ੴ ਸ੍ਰੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹ

TASNIFAT - I - 'GOYA'

Persian writings of:

BHAI NAND LAL 'GOYA'

Court Poet of

SHRI GURU GOBIND SINGH

Containing

DIWAN-I-GOYA, ZINDGI NAMAH, JOT VIKASH (Hindi & Persian), GANJ NAMAH and TAUSIF-O-SANA

Compared, Arranged and Edited by

MAHAN SINGH GYANI

EDITOR, KHALSA SAMACHAR, AMRITSAR.

APRIL 1963

KHALSA TRACT SOCIETY
AMRITSAR.

First Edition

Price Rs. 8/- per (Cloth bound) Copy

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ੴ ਸ੍ਰੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹ

تصنیفاتِ گویا

گورو پیارے طالب صادق گورمکھ بھائی نندلال صاحب گویا

شاعرِ دربار

شری گورو گوبند سنگھ جی کلغی دھر مہاراج پادشاہِ دہم

کی

چھ تصانیف دیوانِ گویا۔ زندگی نامہ۔ جوت بکاس (ہندی و فارسی)، گنج نامہ
و توصیف و ثنا

مرتبہ

مہاں سنگھ گیانی ایڈیٹر "خالصہ سماچار" امرتسر

خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی۔ امرتسر

~~NOVEMBER 1962~~

APRIL 1963

First Edition. Price Rs. 8/- per (Cloth bound) Co

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Desire of worship brought me into existance,
Otherwise, I had no liking to come.



By [illegible] from a [illegible] the Central Sikh Museum, [illegible]

BHAI NAND LAL "GOYA"

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ملک الشعرا سخنور بے مثال

بھائی صاحب بھائی نند لال گویا جیو!

ازعقیدت مند قلم گوہر رقم شری لکش ویر سنگھ صاحب مضطر نابھوی

اے بزرگِ نیک سیرت پاک طینت خوش خصال
اے سخن سنج و سخن گو شاعر شیریں مقال

نکتہ دان و نکتہ سنج و نکتہ در نکتہ سرا
خوش زبان و خوش بیان و خوش کلام و خوش کمال

صوفیٔ سرشار بیخود، گوہرِ بحرِ علوم
صاحبِ کسب و ہنر، در فنونِ بے مثال

مخزنِ عرفان و حکمت نیک دل روشن ضمیر
گنجِ اوصاف و فضائل جامع الفیض و کمال

مقبولِ حق، عارف و صاحبدل و پرہیزگار
بندۂ درگاہِ عالی واقفِ اسرار و حال

صاف ظاہر پاک باطن صادق القول و عمل
ستگورو بایک نظر کردت ز بخشائش نہال

فخرِ شعراء زینتِ بزمِ گورو گوبند سنگھ
نور افشاں مثلِ شمع انجمن روشن جمال

کامیابِ بخششِ نظرِ عنایاتِ گورو
فیض یابِ صحبتِ پاکِ رسول ذوالجلال

قطعہ

آنچہ خوش کن منظرِ دربار کلغی دھر بود
نذر گزرانید گویا چوں کلامِ بے مثال

بندگی نامہ بنامِ زندگی شد سرفراز
یافت از ستگور حیاتِ جاودانی نند لال

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

جز ثنا و بندگئے ربِ شعارِ تو نبود
غیر لفظِ یادِ حق ننوشتۂ دیگر مقال

باعثِ برکات و رحمت گنجِ توصیف و ثنا
عالی دیوانت کلیدِ قفلِ دریائے وصال

زندگی نامہ بسانِ چشمۂ آبِ حیات
ہر کہ خواند مے کند در بندگی حاصل کمال

درسِ تصنیفِ مقدس می دہد از حق سبق
کلمہ کلمہ جملہ جملہ مظہرِ حسن و جمال

ہست ہر شعر و غزل جامِ مئے عرفان و شوق
آستانِ مرشدِ کامل نماید ہر خیال

شد معطر از بوئے گلہائے گویا باغِ ہند
یادگارِ جاوداں باشد سخن از تو کمال

افتخارِ قوم و ملک و ملک الشعرائے ہند
مرحبا اے شاعرِ فرخ رخ و فرخندہ فال

از گلستانِ گورو گوبند سنگھ سوئے ترا
با خرامِ ناز گویا می وزد بادِ شمال

مرشدِ کامل ترا بنمود منزل گاہِ تو
اے زہے آں صحبتِ پاک شدہ بیزوال

ہر سخن آئینہ دارِ الفتِ پاکِ گورو
مالا مال از ذکرِ اقدس دامنِ فکر و خیال

زیست و عمر و نفس ہا فنا فی العشقِ گورو
حمد گو لب ہا، زبانت دائما مدحت سگال

اے بزرگِ نیک و عالی دستِ مضطر را بگیر
تا نہ باشم پیشِ ستگورِ روزِ غرقِ انفعال

جاوداں باد از من بر تو درودِ بیکراں
دائما رحمت کند بر روحِ اقدس ذوالجلال

کے تواند شد فراموش گفتگوئے پاکِ تو
زندۂ جاوید باشد بھائی صاحب نندلال

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ایک اونکار ستگور پرساد

دیباچہ

مُدّت سے آرزو تھی، نہ صرف ہماری، بلکہ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کی بھی کہ شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے خصوصی شاعر بھائی نندلال صاحب مُتخلّص بہ گویاؔ کی تصنیفات تمام فارسی رسم الخط میں یک جا جمع کی جائیں مگر اُن کے قلمی نُسخہ جات دستیاب نہ ہو سکے اور یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ پچھلے سال ماہ مارچ ۱۹۶۱ء میں ہم نے اخبار "خالصہ سماچار" میں زندگی نامہ کا پنجابی ترجمہ شائع کرنا شروع کیا اور بھائی نندلال صاحب کی تصنیفات کی تلاش کے لئے اپیل شائع کی۔ جس کے جواب میں دیوانِ گویاؔ و زندگی نامہ کا ایک قلمی نُسخہ نیز ایک دو اور مطبوعہ کُتب ہمارے پاس پہنچ گئیں۔ شریان ڈاکٹر بلبیر سنگھ صاحب (برادرِ حقیقی شریان بھائی صاحب بھائی ویر سنگھ صاحب۔ جو ڈیرہ دُون میں مقیم ہیں) سے گذارش کی گئی۔ اُنہوں نے بڑی محنت سے قلمی نُسخوں کے ذخیرہ سے ایک فارسی نُسخہ ڈھونڈ نکالا۔ جس میں بھائی نندلال صاحب کی پانچ عدد تصنیفات شامل ہیں۔ اور شائد یہ وُہی نُسخہ ہے جس میں سے محترم بھائی صاحب بھائی ویر سنگھ جی نے ۱۹۱۴ء میں گنج نامہ کا پنجابی ترجمہ کر کے خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے ٹریکٹ نمبر ۴۸۶ کی صورت میں شائع کیا تھا۔ مگر معلوم

ہوتا ہے کہ بعد ازاں یہ نسخہ کسی ایسی جگہ رکھا گیا جو سامنے نہ آیا اور "گنج نامہ" کا نام طباعت
کیوقت سہواً "توصیف وثناء" چھپ گیا۔

نسخہ مذکور کے ملنے سے ہماری بڑی ڈھارس بندھ گئی اور اُمید بر آتی نظر آئی۔ کئی ایک
شائع شدہ پنجابی ترجمے منثور و منظوم جو بازار سے مل سکتے تھے یا دوستوں سے جمع ہو سکتے
تھے جمع کئے گئے تاکہ اُن کا آپس میں مقابلہ کر کے جہاں تک ہو سکے درست تصنیفات پیش کی
جائیں۔ جب دیکھا گیا تو گورمکھی میں شائع شدہ کتب میں املا و تلفظ کی بیشمار غلطیاں سرزد ہو
گئی تھیں اور کئی جگہ اصل عبارت ہی بدل گئی تھی۔ جو فارسی ناخواندہ گورمکھی نویسوں کی عنایت
ہے۔ چنانچہ ہم نے گورمکھی اور فارسی کے نسخوں کا مقابلہ کیا اور دستیاب شدہ تصنیفات کے
مسودہ جات تیار کئے اور اشعار میں جو کمی وبیشی اور عبارت میں جسقدر اختلافات پائے گئے
اس غرض کے لئے نوٹ کر لئے گئے تاکہ کسی فارسی اور عربی کے عالم وفاضل سے اصلاح کرائی
جا سکے اور وہ یہ فیصلہ دے سکے کہ ان اختلافات میں سے کونسی عبارت اس قدر صحیح معنی خیز
اور علمِ عروض کی رُو سے درست ہے جو باور کی جا سکے کہ واقعی ملکِ الشعراء بھائی نندلال صاحب
کی قلمِ گوہر رقم کی نوشتہ ہوگی۔

یہ مشکل خودبخود حل ہوگئی۔ اور ایک ایسے ہی صاحب مل گئے جنہوں نے گورُد گھر کی
یہ نشکام سیوا متواتر کی ہے۔ لہذا بموجب اقرار ان کے ذکر و نام کی اشاعت کی مطلق اجازت
نہیں ہے۔ اس جذبہ کے ماتحت کہ قوم کی خاطر جو کچھ کیا گیا وہ منت کشِ تفسیر ہذا نہیں۔

ہم ناظرین پر یہ واضح کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اشعار کی تصحیح میں مندرجہ ذیل باتوں
کو مدِنظر رکھا گیا ہے:-

اوّل۔ شعر کا وزن علمِ عروض کے لحاظ سے اختلاف والی کونسی عبارت سے درست
سمجھا جا سکتا ہے۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

دوئم شعر کے معنی کس لفظ کی موجودگی میں (وزن قائم رکھتے ہوئے) درست اور معنی خیز ہیں۔
سوئم بھائی صاحب بھائی نند لال جی کے دیگر اشعار کی روشنی میں کون سے لفظ کی موزونیت قرین قیاس ہے۔ حتی الوسع یہ کوشش کی گئی کہ بھائی نند لال صاحب کی قلم سے لکھے گئے اشعار کا صحیح نقشہ ہی تلاش کر کے دیا جائے اور اپنی طرف سے کسی تبدیلی یا اضافہ کی آزادی نہ لیجائے۔ اس کوشش میں ہم کہاں تک کامیاب ہو پائے ہیں ناظرین اس کے مطالعہ سے خود اندازہ کر سکیں گے۔

بھارت کی آزادی کے بعد یہاں پنجاب کے مدارس میں اردو کی تعلیم تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ جب اردو ہی نہ پڑھا جائے تو فارسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ کوئی صاحب یہ کہے کہ بھائی نند لال صاحب کی تصنیفات کو فارسی رسم الخط میں شائع کرنے سے کیا مطلب؟ ہمارے خیال میں اس گرانقدر قومی و ادبی سرمایہ کو فارسی میں زندہ رکھنے کی ایسے حالات میں ہی سب سے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ گورمکھی حروف میں جو کتب فارسی کی اب تک شائع ہوئی ہیں وہ غلطیوں سے معمور ہیں۔ ان میں اشعار کے اصل الفاظ دریافت کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ اگر فارسی رسم الخط میں یہ قیمتی ادبی خزانہ اب قائم نہ رکھا جائے تو کل اس کی صحیح حالت قائم رکھنا ناممکن ہو جائے گا۔ اگر یہ فارسی رسم الخط میں زندہ رہیں تو زمانہ میں ادیب ہوتے ہی رہیں گے اور ان کیلئے ان سے استفادہ اٹھانا مشکل نہیں ہوگا۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ جس طرح اردو فارسی کی تعلیم ختم ہو رہی ہے اسی طرح ان تصنیفات کے باقی ماندہ قلمی نسخہ جات بھی (جو کہ پنجاب میں ایک دو ہی سنے جاتے ہیں) ہو سکتا ہے کہ کسی الماری کے تاریک کونہ میں پڑے ہوئے دیمک کی خوراک بن جائیں یا قدر دانوں کی وفات کے بعد ناخواندہ اولاد کے ہاتھ ردی کے ڈھیر میں شامل ہو جائیں اور ہماری آج کی لاپرواہی سے ہمارا لامحدود خزانہ تباہ و برباد ہو جائے۔ لہذا مناسب یہی سمجھا گیا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اور جسقدر بھی تصنیفات دستیاب ہو سکیں۔ ان کو ایک دو قلمی نسخوں کی صورت میں نہ رہنے دیا جائے بلکہ سینکڑوں

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہیں طبع کر دیا جائے تاکہ یہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جتنا دیدہ زیب اور خوبصورت ہم ان کو طبع کرنا چاہتے تھے ویسا نہیں ہو سکا۔ تاہم موجودہ حالات میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔

ملک الشعرا بھائی نندلال صاحب کی مختصر سوانح حیات :-

بھائی نندلال صاحب متخلص بہ گویا سری گورو گوبند سنگھ صاحب کے باون شعرا میں سے ممتاز عربی فارسی کے عالم و فاضل اور برگزیدہ شاعر تھے۔ آپ کی ولادت غزنی میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد ماجد شری چھجو رام کھتری جو فارسی کے بڑے عالم تھے روزی کی تلاش میں اپنا وطن پنجاب چھوڑ کر غزنی جا بسے تھے اور وہاں کے حاکم کے میر منشی کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ ۱۶۳۰ء کا ہے۔ اس قیام میں ہی ۱۶۳۳ء میں آپ کے ہاں بھائی نندلال صاحب کا جنم ہوا۔ باپ کی اعلیٰ علمیت کے سبب بھائی نندلال جی کو بھی اوائل عمر سے ہی تعلیم و تربیت درست ملی۔ آخر یہ بھی بڑے لائق اور فاضل ہو گئے۔ شری چھجو رام جی فقیرانہ روش کے شخص تھے اسی لئے بھائی نندلال صاحب کا دل بھی فقر و عرفاں کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ بارہ برس کی عمر ہونے پر والد نے اپنی کل کی ریت کے مطابق بھائی نندلال کو اپنے کل گورو سے وشنو دھرم کی دیکھیا دلانی چاہی۔ مگر اس چھوٹی عمر میں ہی اس ہونہار نونہال نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور جواب دیا کہ جب تک میں خود اپنی تسلی نہ کر لوں کسی کو گورو تسلیم نہیں کروں گا۔

بھائی نندلال صاحب کی جب ۱۹ برس کی عمر ہوئی تو پہلے والدہ محترمہ اور پھر والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ والئے غزنی نے ان کو آپ کے والد مرحوم کی جگہ دیوان مقرر نہیں کیا بلکہ کچھ کم عہدہ دے دیا۔ جس پر آپ دل برداشتہ ہو گئے اور غزنی چھوڑ کر اپنے آباؤ اجداد کے وطن پنجاب آنے کی ٹھان لی۔ چنانچہ ایک قافلہ کے ساتھ چل دیئے۔ اور ملتان پہنچ کر دہلی دروازہ میں اپنا گھر بنا کر رہنے لگے۔ آپ کا ایک خادم (جو غزنی سے آپ کے ساتھ آیا تھا) وہ آپ کو "آغا" کہہ کر

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

پکارا کرتا تھا، جس سے اس محلے کا نام آغا پورہ پڑ گیا۔ یہاں رہتے ہوئے آپکی شادی خانہ آبادی ایک اچھے کھتری گھرانہ میں ہوگئی۔ رفیقۂ حیات جو ملی وہ گورو گھر کی شردھالو لڑکی تھی۔ گھر میں آکر سکھ گورو صاحبان کا کلام جب اس نے بلاناغہ پڑھنا شروع کیا تو آپ کے دل پر بھی جو والد ماجد کی صحبت بابرکت سے متاثر تھا اور ایشور بھگتی کے جذبات سے بھرا ہوا تھا بہت اثر ہوا۔ چنانچہ آپ بھی گوربانی کے شائق ہو گئے۔ سری گورو نانک دیوجی کی الہامی بانی پر وشواس بڑھتا گیا۔ تسکینِ قلبی حاصل ہوئی اور یہ پیار رفتہ رفتہ بڑھتا اور گہرا ہوتا رہا۔ آپ کے گھر دو لڑکے لکھپت رائے اور بیلا رام پیدا ہوئے قیاس کیا جاتا ہے کہ جب آپکی عمر ۴۰ برس کے قریب ہوئی تو آپکو شری گورو نانک دیوجی کی گدی کے موجودہ وارث و تخت نشین شری گورو گوبند سنگھ صاحب شہنشاہِ دہم کی قدم بوسی کی خواہش ہوئی۔ جو ان دنوں شری آنندپور صاحب میں تشریف فرما تھے۔ بچے اب جوان ہو چکے تھے۔ گھر کا کام کاج ان کے سپرد کر کے آپ نے آنندپور کی راہ لی۔ آنندپور پہنچ کر شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے درشن کئے۔ دیدارِ فیض آثار سے دل کو تسکین اور قلب کو ایسی راحت ملی کہ عاشق و فریفتہ ہو گئے۔ من کو شانتی اور دل کو قرار ملنے سے شری گورو صاحب میں گورو بھاونا اور عقیدت مرشد مستحکم ہوتی گئی۔ صدق و صفا ارادت اور شردھا بھاونا کے دلی جذبات فارسی اشعار کا پیراہن پہن پہن کر نمودار ہوتے رہے۔ بہت سی غزلیں لکھیں جن میں گورو مہاراج کی فیاضی۔ سخاوت۔ شجاعت اور کشف و کرامت وغیرہ کثیر التعداد اوصاف کی ثنا خوانی کی۔ یہ غزلیں آپ کے دیوان میں موجود ہیں۔ آپ اپنا تخلص گویا کرتے تھے۔ جس کے معنی ہیں کہنے والا۔ گویا گورو گوبند سنگھ صاحب کے اوصاف حمیدہ کہنے والا۔ بعض اوقات آپ نے اپنے نام کا آخری لفظ لعل بھی اپنے شعروں میں بطور تخلص استعمال کیا ہے۔

گورو گوبند سنگھ صاحب کے پاس کچھ وقت رہ کر آپ پھر آگرہ چلے گئے اور اورنگ زیب کے بڑے شہزادہ معظم بہادر شاہ کے پاس بطور میر منشی ملازم ہو گئے۔ دوران ملازمت اپنے فرائض

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

منصبی اِس خوبی سے سرانجام دیئے کہ شہزادہ موصُوف آپکی دانشمندی. علمیّت اور خلوص کا بیحد قدر دان و دِلدادہ ہوگیا۔ کئی برس آپ شہزادہ کی مُلازمت میں رہے۔ مگر یکایک ایک ایسا واقعہ ظہور پذیر ہُوا جسکی وجہ سے آپکو آگرہ کو خیرباد کہنا پڑا۔

ایک دِن شہنشاہ اورنگ زیب کے دربار میں قرآن شریف کی کسی آئت کی بادشاہ نے اپنے عُلماء سے تشریح طلب کی، حاضر عُلماء و فُضلاء نے اپنے اپنے خیال ظاہر کئے مگر شہنشاہ کی ان سے تشفّی نہ ہُوئی۔ شہزادہ معظّم بھی وہاں موجُود تھے۔ اُنہوں نے دربار سے واپس گھر آکر یہ رُوداد اپنے میر مُنشی بھائی نندلال کو سُنائی۔ اُنہوں نے اِس آیت کی فوراً ایسی تشریح کرڈالی کہ شہزادہ دنگ رہ گیا۔ اگلے روز شہزادہ نے اپنے والد شہنشاہ اورنگ زیب سے اُسی آیت کا ذِکر کرتے ہوئے تشریح کردی۔ بادشاہ شُشدر رہ گیا اور کہنے لگا ہاں یہ تشریح دُرست ہے۔ مگر یہ تمہاری دانش اور غور و خوض کا نتیجہ نہیں ہے؟ معظّم نے صاف صاف بتادیا کہ یہ تفسیر و تشریح میری نہیں میرے میر مُنشی کی عقل و رسا کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ بھائی نندلال صاحب اگلے دِن شہنشاہ کے دربار میں بلوائے گئے۔ بادشاہ نے کچھ اور گفت و شنید کی۔ اِنعام دینا چاہا مگر یہ دیکھ کر کہ یہ عالم مُسلمان نہیں ایک ہندو ہے، دِلی کدُورت سے کچھ ٹھٹھک گئے۔ انہیں شاباش دے کر رُخصت کیا اور دل میں یہ ٹھان لیا کہ ان کو کسی نہ کسی طرح مُسلمان کرلیا جائے۔ ایسا عالِم فاضل ہندو رہنا مُناسب نہیں۔" شہزادہ کو ہدائت کی گئی کہ ان کو سمجھا بُجھا کر مُسلمان کرلو۔ ہم اِن کو بہت اِنعام اور بڑا مرتبہ دیں گے۔ شہزادہ جب بھائی نندلال کو مِلا تو اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ میرے والد ماجد تُم پر بہت خُوش ہیں مگر وُہ تمہیں ہندو نہیں دیکھنا چاہتے۔ اگر تُم مُسلمان ہو جاؤ تو وُہ بھی خُوش ہوں گے اور میں بھی نیز تُم بھی اعلیٰ منصب پاؤ گے۔ اگر تُم مُسلمان ہونا نہ چاہو تو مَیں تمہیں مجبُور نہیں کروں گا۔ مَیں تمہارا خیر اندیش دوست ہُوں۔ لیکن والد کے حُکم کے سامنے مَیں تمہاری حفاظت نہیں کرسکوں گا۔ بھائی نندلال یہ سخن سُن کر بہت مایُوس ہوئے۔ آپ

شری گورو گوبند سنگھ جی کے سچے طالب تھے جن کے دربار میں یہی اُپدیش ملتا تھا کہ جان بیشک جائے لیکن دھرم نہیں چھوڑنا۔ چنانچہ انکو یہ پیش کش زنہار منظور نہیں تھی۔ شہزادہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت ملی اور "اے روشنی طبع تو برمن بلا شُدی" کہتے ہوئے آگرہ کو چھوڑ کر آنندپور کی طرف رُخ کر لیا۔ راستہ میں زخم خوردہ دِل گورو مہاراج کے پریم میں بہہ چلا۔ تازہ واردات سے ویراگ کا عالم چھا گیا اور دین و دُنیا میں ایک ہی سلامتی کا ٹھکانا دِکھائی دِیا۔ سچے بادشاہ کی عظمت۔ بخشش و بزرگی کے اوصاف کا وِرد کرتے ہوئے مثنوی کی شکل میں دِلی جذبات قلمبند کرتے چلے گئے۔ نیز مرشدِ کامل کی توصیف کے ساتھ ذکر و طاعت و فکر و ریاضت۔ نام سمرن۔ گوربانی کے اعلیٰ خیال۔ اِنسانیت کے اصُول اور صدق و صفا کے جذبات منظّم ہوتے چلے گئے۔ آنندپور پہنچنے تک یہ تصنیف پانچ صد سے اُوپر اشعار کا مجموعہ ہو گئی۔ جاتے ہی آپ نے یہ قلمی نسخہ شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے مقدس قدموں میں رکھ دیا اور آگرہ میں پیش آمدہ واردات بے کم و کاست سُنا دی۔ شری گورو کلغی دھر جی نے دِلاسا دیا اور قلمی نسخہ کو دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ بھائی نندلال نے عرض کیا یہ "بندگی نامہ" ہے۔ جو اس سفر میں حضور ہی نے لکھوایا ہے۔ یہ بندہ جسمِ اِنسانی میں محض بندگی کی خاطر ہی آیا ہے :-

ہوائے بندگی آورد در وجود مرا ٭ وگرنہ ذوقِ چنیں آمدن نہ بود مرا

شری گورو مہاراج نے حکم دیا اسے دربار میں سناؤ اور اس کے معنی بھی ساتھ ساتھ کرتے جاؤ تاکہ سنگت میں جو فارسی نہیں سمجھ سکتے وہ بھی اس سے لطف اندوز ہو سکیں۔ بھائی صاحب پڑھتے سناتے گئے۔ سکھی وشواس اور بھاونا میں سرشار آپ کے جذباتِ اعلیٰ سُن کر سب دنگ رہ گئے۔ آخری اشعار میں ایک شعر تھا:-

آبِ حیواں پُر شدہ چو جامِ اُو ٭ "بندگی نامہ" شُدہ زاں نامِ اُو

کتاب ختم ہو گئی۔ گورو جی نے قلمی نسخہ بھائی صاحب کے ہاتھ سے لیا اور اس پر اپنی قلم مبارک سے یہی شعر "بندگی نامہ" لفظ کی بجائے "زندگی نامہ" بدل کر لکھ دیا اور اس تصنیف کو نئی زندگی بخش دی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بھائی نند لال صاحب انکساری میں تھے کہ ان اشعار میں طاعت و بندگی پر ہی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کا نام بندگی نامہ ہی موزوں ہے۔ مگر گورو گوبند سنگھ صاحب نے دیکھا کہ ان خیالات میں گوربانی کا زندگی بخش مفہوم۔ نیک زندگی بسر کرنے کا ذوق۔ یاد ذکر کی تلقین اور سمرن کا چاؤ لبریز ہے۔ یہی بندگی اصل زندگی ہے۔ لہٰذا اس تصنیف کا نام "زندگی نامہ" ہی ہونا چاہیئے۔

بھائی نند لال صاحب بہت عرصہ آنند پور صاحب میں رہے اور پھر گورو مہاراج کا حکم پاکر اپنے گھر ملتان چلے گئے اور وہاں بھی اپنا وقت زہد و ریاضت۔ گورو صاحبان کی صفت و ثنا، اور گوربانی کے مطالعہ میں صرف کرتے رہے۔ توصیف و ثنا شائد اسی وقت کی تصنیف ہے۔ آخر ۷۲ برس کی عمر میں ۱۷۰۵ء میں آپ کا انتقال پر ملال ہو گیا۔

بھائی نند لال صاحب کی کل تصنیفات نو بتائی جاتی ہیں۔ جن میں سے آٹھ فارسی عربی کی ہیں اور ایک ہندی کی۔ ان کے نام یہ ہیں:-

۱۔ دیوانِ گویا ۲۔ زندگی نامہ ۳۔ جوت بکاس ہندی

۴۔ جوت بکاس فارسی ۵۔ گنج نامہ ۶۔ توصیف و ثنا۔

۷۔ ارض الالفاظ ۸۔ دستور الانشا ۹۔ خاتمہ

ہم پہلی چھ تصنیفات اس مجموعہ میں شائع کر رہے ہیں اور کم و بیش یہی چھ کتب ہیں جن کا تعلق خاص طور پر سکھ اعتقاد۔ سکھ بھاونا۔ اور سکھ روایات سے ہے۔ باقی تینوں ابھی تک ہمیں دستیاب نہیں ہو سکیں۔ مگر بتایا جاتا ہے کہ ارض الالفاظ میں الفاظ کی اہمیت۔ ان کا باہمی تعلق اور علیحدہ علیحدہ استعمال سکھایا گیا ہے۔ گویا کہ یہ ایک علمی ادبی اور درسی کتاب ہے۔ دوسری تصنیف دستور الانشا میں فارسی انشا پردازی سکھائی گئی ہے کہ بادشاہان و حاکمانِ وقت و عزیز و اقارب کو عریضے اور خطوط کیسے لکھے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک تدریس کی کتاب ہے۔ غالباً یہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

دونوں تصنیفات آپ کے میر منشی کے عہدہ پر فائز ہونے کے وقت کی اختراع ہیں۔ تیسری تصنیف "خاتمہ" ابھی تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

اس مجموعہ میں جو تصنیفات شامل کی گئی ہیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے:-

۱۔ **دیوانِ گویا۔** اسمیں شاعر بے مثال بھائی نند لال صاحب کی ۶۳ غزلیات، ۱۸ رباعیات اور ۲۶ ابیات ہیں۔ یہ کتاب گورمکھی حروف میں کئی ایک اصحاب کی طرف سے پنجابی نظم یا نثر میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ بھائی میگھراج غریب پنشنر مظفر گڑھ نے سمت ۴۴۴ گورنانک شاہی میں اس کا ترجمہ پنجابی نظم میں "پریم پھلواڑی" کے نام سے شائع کیا تھا۔ بیدی بابا برج بلبھ سنگھ صاحب اونہ نواسی نے بھی ترجمہ منظوم "پریم پٹاری" نامی طبع کیا۔ پنڈت نرائن سنگھ گیانی نے ۱۹۵۳ء میں اور بھائی گنگا سنگھ پرنسپل سکھ شہید مشنری کالج امرتسر نے بھی "پریت ریت" کے نام سے ترجمہ مشمولہ نظم و نثر شائع کیا۔ ہر دو اصحاب نے ایک ایک شعر کا ترجمہ پہلے نثر میں دیا پھر مکمل غزل پنجابی نظم میں اتاری ہے۔ یہ دونوں کتابیں آج کل بازار میں ملتی ہیں۔ ان سب ترجموں میں کل ۶۰ یا ۶۱ غزلیات ہیں۔ رباعیات اور ابیات بھی کم ہے۔ ہم نے جو غزلیں وغیرہ اس مجموعہ میں طبع کی ہیں وہ سب سے زیادہ ہیں جو اب تک تلاش کی جا سکی ہیں۔ شاعر مقدس و بزرگ نے انمول موتی پروئے ہیں اور ہر شعر میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے ہیں۔ درد و عشق، عرفان و حقیقت اور رموزِ معرفت کا مصرعہ مصرعہ ترجمان ہے۔

۲۔ **زندگی نامہ۔** سخن سنج بے نظیر کی ۵۱۹ اشعار کی ایک نادر مثنوی ہے۔ اس کا ترجمہ بھی چند ایک اصحاب نے نظم یا نثر میں کسی وقت کیا تھا۔ مگر آجکل دستیاب نہیں۔ بھائی میگھراج جی غریب نے سمت ۴۴۸ گورنانک شاہی میں "پریم سہرودر" کے نام سے اس کا منظوم ترجمہ شائع کیا۔ سنت بابا سروپ سنگھ جی نے بھی ۴۹۹ اشعار کا ترجمہ پنجابی نثر میں سمت ۴۳۹ گورنانک شاہی ۱۹۰۸ء میں شائع کیا۔ ان کے علاوہ ایک اور نثر میں کئے گئے ترجمہ کا بھی پتہ چلا ہے

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

سنت سروپ سنگھ جی کے گورمکھی حروف میں شائع شدہ ترجمہ سے شریمان سنت مکھن سنگھ جی ایودھیاواسی کی تحریک سے شری نرنکار پرشاد نے ۱۹۳۲ء میں ترجمہ کے بغیر فارسی حروف میں ہی زندگی نامہ کے ۴۹۹ شعر ایک چھوٹے سے ٹریکٹ میں شائع کئے تھے۔ مندرجہ صدر مترجم کتب میں زندگی نامہ کے شعروں میں اکثر کمی و بیشی ہے۔ ہمیں اس تصنیف لطیف کے جو اشعار مختلف نسخہ جات سے دستیاب ہوئے ہیں اور جو ہم نے اس مجموعہ میں شائع کئے ہیں ان کی تعداد سب سے زیادہ یعنی ۵۱۹ ہے۔ یہ کتاب پند و نصائح۔ عبادت و ریاضت۔ ذکر و فکر اور حقائق و معارف کا دفتر ہے۔ مقصد حیات کا بیان ہے اور حادی راہ خدا کی رحمت و شفقت کی آئینہ دار ہے۔

۳۔ جوت بکاس ہندی۔ یہ ۴۳ اشعار کی ہندی تصنیف ہے۔ اسکے آغاز میں شری گورو ارجن دیو جی کی تصنیف "جیتسری کی وار" کا ایک شلوک دیا گیا ہے۔ جسمیں گورو کی تعریف ہے اور یہی شلوک ہے جسکی تشریح عالی فطرت بھائی نند لال جی نے اپنے ۴۳ ہندی اشعار میں کی ہے۔ ان میں گورو کی تعریف کے علاوہ سکھوں کے دس ہی مقدس گورو صاحبان کو ایک ہی جوت بیان کیا گیا ہے۔ سکھ مذہب کے اعتقاد میں ست گورو کا درجہ بڑا اونچا ہے جو خاکی انسان کو خالق سے پیوند کرکے خاکی کو نوری کر دیتا اور حیات ابدی بخش دیتا ہے یہ تصنیف خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر کی طرف سے ٹریکٹ نمبر ۴۹۷ گورمکھی حروف میں ۱۹۱۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ بعد ازاں بھی ایک دو بار طبع ہو چکی ہے مگر اب نایاب ہے۔

۴۔ جوت بکاس فارسی۔ شریمان بھائی صاحب بھائی ویر سنگھ جی کے ذخیرہ کے قلمی نسخہ میں اس تصنیف "جوت بکاس فارسی" نامی کے شروع میں لفظ "ترجمہ" لکھا ہوا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قادر الکلام بھائی نند لال کی قلم جو جولانی فارسی و عربی میں دکھا سکتی تھی وہ ہندی میں نہیں۔ لہذا جوت بکاس ہندی کے ۴۳ اشعار پر ہی اکتفا کی گئی مگر وہی مضمون لے کر جب آپ نے فارسی کی طرف رجوع کیا تو ۱۷۹ اشعار گہر بار رقم ہو گئے۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اِس کا منظوم ترجمہ بھائی میگھراج جی غریب نے ۹ بھادوں سمت ۱۹۷۵ بکرمی مطابق ۱۹۱۸ء کو لاہور سے شائع کیا تھا۔ شری میگھراج جی اپنے اِس منظوم ترجمہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ یہ تصنیف بھائی نندلال صاحب کی مُلتان کی رہائش کے زمانہ کی ہے۔ غالباً جبکہ وہ شری گورُو گوبند سنگھ صاحب کی قدمبوسی کرکے بعدازاں مُلتان آ ٹھہرے تھے۔ شری میگھراج جی کا یہ ترجمہ اب نایاب ہے۔ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر کیطرف سے اِس کا ترجمہ گورمُکھی نثر میں پچھلے سال ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔

ستگورُو صاحبان کی توصیف کا ہر شعر حامل ہے۔ اپنے مُرشدِ کامل کی مدح سرائی شاعرِ شیریں بیاں نے دلکش پیرایہ میں کی ہے۔

۵۔ گنج نامہ۔ فاضلِ باکمال بھائی نندلال صاحب کی یہ ایک ایسی تصنیف ہے جو گویا فارسی نثر و نظم کا ایک مُرقّع ہے۔ آغاز میں کچھ تمہیدی اشعار ہیں۔ بعد میں سلطنتِ اوّل شری گورُو نانک دیوجی مہاراج سے سلطنت دہم شری گورُو گوبند سنگھ صاحب تک دس مقدّس گورُو صاحبان کی نثر و نظم میں ثناخوانی ہے۔ ہر سلطنت کے شروع میں قدرے فصیح و بلیغ اور مُرقّع نثر دی گئی ہے۔ بعدازاں چند اشعار درج ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں شری مان بھائی صاحب بھائی ویر سنگھ جی نے اِس کا پنجابی ترجمہ کرکے خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر کی طرف سے، جس کے وُہ خود بانی تھے، ٹریکٹ نمبر ۴۸۶ کی صُورت میں شائع کیا تھا جسمیں پنجابی ترجمہ کے علاوہ فارسی اصل بھی گورمکھی اور فارسی حرُوف میں دی گئی تھی جس کے شروع میں شہرۂ آفاق بھائی نندلال صاحب کی مختصر سوانحِ حیات بھی درج ہے۔ یہ کتاب سوسائٹی کی طرف سے دو تین بار بعد میں بھی شائع ہو چُکی ہے۔ مگر اس کا نام سہواً "توصیف و ثنا" طبع ہوتا رہا ہے۔ جو ایک علیحدہ تصنیف ہے۔ جدید طباعت کیوقت نام دُرست کردیا جائے گا۔

ماہرِ فصاحت وبلاغت نے جوشِ عقیدت سے ستگورُو صاحبان کی بےنظیر تعریف کی ہے اور فضائلِ تقدّس کا حقیقی بیان کیا ہے۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

۶. توصیف وثنا - تفضیلت مآب بھائی صاحب کی یہ ایک ایسی تصنیف ہے جواب تک
شائع نہیں ہو سکی - پہلی بار اِس مجموعہ میں ہی طبع ہو رہی ہے ۔ اِس کے آغاز اور انجام پر چند شعر
ہیں ۔ باقی تمام کِتاب نثر میں ہے اور نثر بھی اعلیٰ قِسم کی مُرصّع ۔ مُسجّع و مُقفّیٰ ہے ۔ اِسکی سب سے
بڑی خوبی یہ ہے کہ اِس کتاب میں ایک ہی معنی رکھنے والے عربی و فارسی کے کثیر الفاظ کا ایسی
مُنبت کاری سے مجموعہ مرتّب کیا گیا ہے کہ آپکی لیاقت ۔ تحقیق ۔ کمالِ نکتہ دانی ۔ زباندانی اور لغاتی
عِلمیّت دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے ۔ جِس طرح گورُو گوبند سِنگھ صاحب نے شری "جاپ جی
صاحب" اور "اکال اُستت" میں اکال پورکھ کی ذُومعنی اِلفاظ میں صفت وثناء کی ہے کچھ ایسے
ہی پیرایہ میں فارسی و عربی میں بھائی نندلال جی نے اپنے مُرشدِ کامل شری گورُو گوبند سنگھ صاحب کی مدح و
توصیف کی ہے ۔ بھائی صاحب وِیر سنگھ جی کے ذخیرہ کے قلمی نُسخہ میں اِس تصنیف کے اوراق پر
باریک قلم سے مُشکل اِلفاظ کے معنی بھی دیئے ہوئے ہیں ۔ اِس مجموعہ میں ہم نے بھی وُہ معانی بعینہٖ دینے
کی کوشش کی ہے ۔ اِس تصنیف کی اصل عبارت اُوپر جلی قلم میں دی گئی ہے ۔ اور اُس کے نیچے
اِس کے معنی تاکہ ناظرین کو اصل تصنیف کا مفہُوم سمجھنے میں کچھ آسانی ہو سکے ۔ معنی بھی گو فارسی میں ہیں
لیکن یہ سلیس فارسی ہے جس کو قدرے فارسی پڑھے ہوئے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں ۔

ہزاراں نُکتہ اندر ہر اشارت　　　ہزاراں معنی اندر ہر عبارت

یہ علم و کمال کی قابلِ قدر تصویر ہے ۔ جِس میں شاعرِ بلند ہمّت نے معنی کے دلآویز رنگ بھر دیئے
ہیں ۔ جذباتِ عقیدت پھُول بن بن کر کھِل رہے ہیں ۔

باقی ماندہ تصنیفات کا ہم بیان کر چُکے ہیں ہمیں دستیاب نہیں ہو سکیں ۔ بیشک انکی اہمیّت
عِلمی اور ادبی طور پر ضرور ہے مگر سِکھ اعتقاد یا سِکھ روایات سے اِن کا کوئی تعلّق معلوم نہیں ہوتا ۔ جہاں
تک سِکھ دھرم اور سِکھ اعتقاد کا تعلّق ہے یہ چھ تصنیفات بیش قیمت اور نادر ہیں ۔ لہٰذا ان کو
ہی اِس مجموعہ میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے ۔ اُمید ہے صاحبانِ ذوق لُطف اندوز ہوں گے اور

ہماری یہ کوشش مقبول ہوگی۔

ہم تہ دل سے شریمان ڈاکٹر بلبیر سنگھ صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس کام کو اپنے اہم ترین فرضوں میں شمار کر کے اسے پایۂ تکمیل تک جلدی پہنچانے کے لئے سرگرم دلی امداد دی اور ہر مرحلہ پر پُراشتیاق رہنمائی کی۔

ہم ان اصحاب کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے سخنور بزرگ بھائی نند لال صاحب کی تصنیفات کی طباعت کے لئے خالصہ سماچار کی ایک معمولی سی اپیل پر بے حد اشتیاق ظاہر کیا۔ اور خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر کو اس کارِ خیر کے لئے فوراً ہی رقوم بھیج کر اسے جلدی شائع کرنے کی ترغیب دی۔

ان کے نام نامی ہیں:-

۱. میجر مختار سنگھ صاحب جالندھر۔
۲. ڈاکٹر ملک بلونت سنگھ صاحب فیروز پور شہر
۳. سردار پنجاب سنگھ سجن سنگھ شمشیر سنگھ صاحب کانپور۔
۴. سردار کرتار سنگھ صاحب ڈرافسمین ریٹائرڈ سونی پت
۵. سردار نند سنگھ صاحب انجینئر کرتار پوری
۶. بی بی ہربنس کور جی
۷. کیپٹن ڈاکٹر پورن سنگھ جی فرید کوٹ
۸. سردار پیارا سنگھ جی کوہلی بمبئی

کیپٹن ڈاکٹر پورن سنگھ صاحب نے تو خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ خود ہی اس کی طباعت کا خرچ ادا کر دیں گے اور دوبارہ اپیل نہ کی جائے۔ اپیل تو پھر نہیں کی گئی مگر جو رقوم خالصہ سماچار کی پہلی اپیل پر ہی خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کو پہنچ گئی تھیں وہ ان اصحاب کا بھائی نند لال صاحب کی تصنیفات کے لئے قابلِ تحسین شوق ظاہر کر رہی تھیں۔ ان کا واپس کرنا ان کے جذباتِ شوق

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

کی توہین تھی۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب سے عرض کر دیا گیا کہ ان سے ضرورت کے مطابق باقی مصارف لے لیا جائے گا۔ جو آپ نے ایک بڑی رقم کی شکل میں ادا کیا۔ ہم ان سب صاحبان کے بے حد مشکور ہیں جن کے اشتیاق، ہمت، حوصلہ افزائی اور قابلِ قدر امداد سے یہ تصانیف چھپ سکی ہیں اور ہماری دیرینہ آرزو بھی بر آئی ہے۔ یہ تصنیفات زندہ جاوید رہیں گی، "نوشتہ بماند سیہ بر سفید"

۱۸ ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

مہان سنگھ گیانی
ایڈیٹر خالصہ سماچار امرت سر

وزیر ہند پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام بی بی لاجونت کور پرنٹر کے چھپی
اور سردار صاحب کرتار سنگھ آنریری سیکرٹری خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے شائع ہوئی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اِک اونکار ستگور پرساد

تعارف

بھائی صاحب بھائی نندلال گویا کی تصانیف اور شاعرانہ کمالات پر تبصرہ

(از قلم شری لکش ویر سنگھ صاحب مُضطر نابھوی)

شاعرِ باکمال بھائی صاحب بھائی نندلال گویا کی شہرت اور مقبولیت جاودانی ہے۔ ان کا بلند پایہ و مقدس کلام چوتھی بانی کے عالیقدر منصب اور پاک اعزاز سے سرفراز و مفتخر ہے۔ ستگورو حضور نے خود ان کے شعرو سخن پر آبِ حیات چھڑک دیا ہے۔ بیش بہا تصانیف سے کون نا آشنا ہے۔ فارسی دان شائقین۔ اہلِ ذوق۔ عقیدت مند۔ راگی۔ پاٹھی اور گرنتھی صاحبان ہی نہیں خواص و عوام بھی ان کی غزلیات۔ نظمات اور صفت و صلاح سے بہرہ ور ہیں۔ معرفت و تصوف سے بھرے ہوئے شعر کیرتن ہو یا پاٹھ یا کتھا ہر جگہ ہی عاملین کو کیف و مستی کے جام لنڈھاتے ہیں۔ ہر کتاب لاجواب ہے اور ہر تصنیف اپنی اپنی جگہ بے نظیر ہے + محاسنِ سخن۔ پاکیزہ زبان جو محاسنِ سخن اور نوادرِ سخن سے پُر ہے شاعرِ عالی کی ہمہ گیر واقفیت۔ قابلیت۔ مذاقِ شعر۔ ذوقِ سلیم اور استعدادِ علمی کی حامل ہے۔ علمیت اور شاعری کی قدر قدردانانِ عالم کے سرتاج سری گورو گوبند سنگھ جی کلغی دھر مہاراج نے اس طرح فرمائی کہ دربارِ گہر بار کے باون شعرائے نامدار میں سے بھائی صاحب کو ممتاز اور برگزیدہ رکھا گیا۔ اہلِ مذاق ان کے قیمتی جواہر کو پرکھیں گے تو نظم سلکِ جواہر اور غزل خریطۂ لعل و گہر پائیں گے۔ سچے اور تُلے ہوئے الفاظ، خوبیٔ ترکیب۔ الہامی روانی۔ حسین بندش۔ صدقِ محاورہ صفائیٔ زبان اور سادگیٔ بیان سونے پر سُہاگہ کا کام دیتی ہے۔ کلامِ بلند مقام کمالاتِ صوری و معنوی سے آراستہ ہے۔ انواعِ سخن میں بیدِ طُولیٰ ہے۔ جدتِ طبع، معنی طرازی اور خوش خیالی عجیب و غریب ہے۔ سرزمینِ پنجاب نے ایسا صاحبِ فضل و کمال اور دیدہ ور شاعرِ بزرگ دُوسرا پیدا نہیں کیا ہوگا۔

نوادرِ سخن | کلام میں ہر جگہ نصائح کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ نکاتِ معرفت اور رموزِ عشق سے ہر شعر مملو ہے درسِ محبت اور بابِ طاعت سے مضامین رنگین ہیں۔ لفظ لفظ چراغِ راہ ہے اور حرف حرف ان کی شاعری و درویشی کا آئینہ دار ہے۔ پاکیزہ ذوق۔ متانت اور شگفتگی مسلمہ ہے۔ ادب و سخن کا مذاق بچپن ہی سے بہت بلند اور راست تھا۔ علم و فضل ان کی بزرگی اور نکتہ دانی کی طرح رفیع المنزلت ہے۔ تخیل اور فکرِ سخن کا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

طائرِ آسمانِ معرفت کو چُومتا ہے۔ رموز و اسرار کو نکتہ رس طبع کچھ اس طرح آشکارا کرتی ہے کہ صاحبِ نظر بیخود ہو جاتا ہے۔
اربابِ ذوق جا بجا ان کے کلام میں خوبیوں کے موتی جڑے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تکرارِ الفاظ حُسن، لُطفِ سخن کی لذت
بڑھاتا ہے تو خوبئ استعارہ اور لطفِ تشبیہہ حُسنِ شعر کو دوبالا کرتے ہیں، ندرت و متانت تازگی اور مسائلِ تصوف
سے خوبئ کلام میں مزید اضافہ ہے۔ روانئ زبان اور الہامی بیان نہائت برگزیدہ اور پسندیدہ ہے۔ مضامین لطیف
اور تراکیب اعلیٰ ہیں۔ حُسنِ استعمال بے پناہ ہے۔ ایسے صاحبدل بزرگ اور درویش شاعر

شاعری

صدیوں کے بعد ہی اہلِ زمانہ کو مشکل سے عطا ہوتے ہیں۔ ان کی شاعری حقیقی ہے جو واقعات
محبّت اور احساساتِ فطرت کی ترجمان ہے۔ وارداتِ قلب جذباتِ عُلوی سے پُر ہیں۔ تصنّع سے کہیں لگاؤ یا

تخیّل

بحث نہیں۔ اصلیت، راستی اور حقیقت اشعار کی چلمن سے جھانک رہی ہے۔ معاملہ بندی
اور جذبہ نگاری بے مثل ہے۔ صاحبِ سخن اپنے دامن موتیوں سے بھر بھر کرلے جاتے ہیں۔
رفعتِ خیال ارض و سما کی خبر لاتی ہے۔ مطابقتِ الفاظ و مضمون کمالِ قلم کا نمونہ ہے۔ مشقِ سخن طفلی ہی سے پُختہ
اور سلیم معلوم ہوتی ہے۔ مُنہ سے شعر کہتے تھے تو گویا موتی جھڑتے تھے۔ علم و کمال، نیکی و بزرگی نے ان کو حیاتِ جاوید

فکر و بیاں

بخشی ہے۔ قلب و زبان ہم آہنگ ہیں اور قلم جذباتِ دل کی صاف صاف ترجمانی کرتا ہے۔
تلمیح و کنایہ خوبئ شعر کے لئے جابجا موجود ہیں۔ سوز و گداز جو شاعری اور شرحِ محبّت کی جان ہے
بلند پایہ کلام میں نگینوں کی طرح جڑا ہوا ہے۔ فصاحت و بلاغت کلامِ عالی کی زینت ہیں اور حُسنِ بیان جاذبِ قلب و
نظر ہے۔ آپ کا درد بھرا دل شعر و سخن کی صورت کاغذ پر آجاتا ہے۔

نظم و غزل

نظم فردوسی، نظامی اور مولانا رُوم کی طرح قدرتی اور الہامی روانی رکھتی ہے۔ غزل سعدی،
حافظ اور خسرو کے ہم پلہ ہے۔ فارسی شعرائے ہند میں ان کا درجہ مسلّم ہے۔ چشم جوہری ہی
ان کے دُرہائے سخن کو پرکھ سکتی ہے۔ آپ شاعری کے آسمان پر سُورج بن کر چمکے اور آئندہ بھی اپنے شعر و سخن کی کرنوں
سے اربابِ ذوق کے قلب و نظر کو منوّر کرتے رہیں گے۔

ذاتِ مبارک

ان کی مُبارک ذات فخرِ روزگار اور جامعِ کمالات ہے۔ سخندانی اور نکتہ سنجی اظہر من الشمس ہے
گلزارِ معانی میں ایسے بوقلموں پھول کھلائے ہیں جن کو زبہار خزاں کا ڈر نہیں۔ بہارِ جاوداں
سے چمنِ سخن کی آرائش کی ہے اور گلستانِ شاعری میں آبِ حیات کا چشمہ بہا دیا ہے۔ شاعرِ اعظم

علمیّت

بزرگ درویش اور صاحبِ کمال عالم و فاضل تھے۔ ستگرو کلغی دھرجی مہاراج سے بے پناہ
عقیدت اور بیکراں محبّت تھی۔ ہر شعر ہر معنی اور ہر لفظ اپنے آقا اور مُرشدِ کامل کی محبّت، عقیدت اور چاہ کا آئینہ دار
ہے۔ دل کی لگن ہر حرف سے ٹپک رہی ہے۔ تفسیرِ سخن آسان نہیں ہے۔ جہاں شعر ہیں آپ کا مرتبہ بلند اور اعلیٰ ہے

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

فطرت نیک۔ طبع سلیم۔ سخن راست اور فہم سنجیدہ ہے، عمر شریف فقر، ریاضت، قناعت اور عبادت میں گزری ہے۔ بندگی اور طاعتِ مولا کی دولتِ لازوال سے دِل کے خزانے بھرپور ہیں۔ لب و زبان حمد و تحمید حق میں معروف ہیں نفس تابع اور نفس مشغول ریاضت ہے، آپکی مبارک ہستی اور پاکیزہ کلام کسی تعارف۔ تعریف یا تفسیر و تشریح کے محتاج نہیں، نیک طبع سخنور نے جو بات بھی منہ سے نکالی پند و نصیحت سے بھری ہوئی ہے۔ سرِ راہ ہدایت کے لاکھوں دیئے روشن کر دیئے ہیں جن کی لَو سے راہگیر اپنا راستہ پہچان کر منزل کی طرف بڑھتے جائیں گے۔ آپکی زبان برگِ گل کی طرح رنگین، لطیف اور پاکیزہ ہے۔

درویشی و سخنوری

آپکی ہمہ گیر قابلیت اور وسیع معلومات کو روشنیٔ طبع اور درویشی نے چار چاند لگا دیئے ہیں جو سخن نکلا راست۔ جو بات کی پند و ہدایت کی علمبردار، اور جو کچھ لکھا حمد و طاعت کا ذخیرہ بندگی نامہ جو درسِ طاعت اور بابِ ہدایت ہے حضورِ ستگورو مقبول و منظور ہو کر زندگی نامہ کے نام نامی سے سرفراز اور سرخرو ہوا۔

علم و کمال

صنائع و بدائع اِن کی عالمگیر ادبی واقفیت اور علمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ آپ تاریخ دانی کے علاوہ مذہبی کتب قرآن، شاستر، ویدانت اور دیگر کتبِ تصوف کے عالم تھے۔ نیز میدانِ عرفان کے شہسوار اور بزرگی کے علمبردار تھے۔ گورو گھر کے مداح چار بھائی آسمانِ عظمت پر چمکے ہیں۔ اوّل بھائی گورداس جیو۔ دوئم آپ۔ سوئم بھائی سنتوکھ سنگھ جیو۔ چہارم شاعر و درویش بھائی ہربر سنگھ جیو جن کی مقبولیت و اہمیت منتِ کشِ تفسیر ندا نہیں ہے۔

طرز و انداز

روشن ضمیر سخنور نے حمد و ثنا کے نغمے اور صفت و صلاح کے ترانے گائے ہیں۔ روشن بیانی نے محفلِ شعر و سخن کو جگمگا دیا۔ ایک عالم ان کے پند و وعظ سے بہرہ ور ہے۔ متین و سنجیدہ انداز۔ شیرینی، شگفتگی اور برجستگی زبانِ معجز بیان سے شعر بن کر قرطاس پر اُبھرتی رہی۔ گلہائے سخن قلم اعجاز رقم سے کھلتے اور بکھرتے رہے اور چشمۂ دِل سے جھرلوں کی طرح شعر پھوٹتے رہے جو تسکین و سکون کے دریا بن کر یونہی بہتے رہیں گے۔

ادب

سازِ حیات کی صدائیں نصیحت آفرین جملے۔ چراغِ راہ کلمے۔ ادب آموز نکتے اور جواہر پارے قوم و وطن کیلئے متاعِ بیش بہا اور فروغِ عقل و دانش ہیں۔ شانِ ادب سخنور پاک سرشت کے شایاں ہے بمقام

معیار

سخن ارفع و اعلیٰ ہے۔

خصائل و شمائل

آپ اخلاقِ سنجیدہ اور اوصافِ حمیدہ کے حامل تھے۔ علم و عمل میں یکساں اور جملہ صفات سے موصوف تھے۔ جسکی وجہ سے دربارِ ستگورو میں قدر و منزلت کے علاوہ کامل عنایاتِ حضوری سے سرفراز اور فیض یاب رہے۔ آپ واصلِ حق اور فنافی الذات گورو ہیں نیز مرشدِ کامل کی نظرِ فیض اثر سے مالا مال اور نہال ہیں۔ انکساری و عاجزی سے وُہ مقام حاصل کیا ہے جو جھانکنے سے بھی نظر نہیں آتا۔ خود فرماتے ہیں:

؎ من چہ ذرّہ مشتِ از خاکِ غریب ٭ ایں ہمہ دولت ز مُرشد شُد نصیب

عقیدت و ارادت

قادر الکلام اُستاد اپنے مُرشدِ کامل کے عشق میں تن من اور دھن وار کر امر ہو گئے ہیں
اشکوں کے وُہ پاک قطرے جو اُلفتِ ستگور میں ٹپکے ہیں ستاہوار موتی بن گئے ہیں محبت
کا بیان عقیدت کی زبان سے کیا ہے، جو پھول اور موتی بارگاہِ ستگور میں نذر ہو کر مقبول ہو چکے ہیں ان کا بیان دُشوار اور
تعریف مُشکل ہے۔

قدرِ سخن

عقیدت کیش بھائی نندلال صاحب کے شرزھا اور پریم بھرے شعر ہندوستان بھر کے گوردواروں
میں ہی نہیں بلکہ سری دربار صاحب امرتسر اور دیگر پاک بارگاہوں اور مقدس تختوں اور پوتر
استھانوں میں صبح و شام گوربانی کے بعد پڑھے اور گائے جاتے ہیں۔ قوم ان کی ذاتِ ستودہ صفات پر فخر و ناز کرتی
ہے جنھوں نے فارسی میں پیمبرانِ پاک حضور ستگورو صاحبان کی بے مثل توصیف و مدح سرائی کی ہے۔

تفصیلِ سخن

بلند ہمت شاعر و درویش نے جو قیمتی تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں اُن میں سے جو کچھ دستیاب
ہو سکیں وُہ دیوانِ گویا۔ زندگی نامہ۔ جوت بگاس ہندی و فارسی۔ گنج نامہ اور توصیف و ثناء
خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر نے بہت محنت اور ہمت سے تصنیفاتِ گویا کی صورت شائع کی ہیں۔ ایڈیٹر خالصہ سماچار
بھائی بہال سنگھ گیانی خصوصاً تحسین کے مستحق ہیں جو اس کارِ خیر اور خدمتِ ادب کے محرک ہیں۔ ان کی محنت اور آرزو
سے آج یہ کتب زیورِ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی ہیں۔

تفسیرِ سخن

ہر کتاب ایک الگ تفسیر و تشریح کی طالب ہے۔ مختصراً بندہ کچھ خیالات
گوزہ میں دریا کہاں سما سکتا ہے۔ ہمارا فہمِ ناقص میں بھائی صاحب کا بلند پایہ کلام نہیں آ سکتا۔ جس کے لئے نادم ہے۔
ظاہر کر سکا ہے۔

دیوانِ گویا:- نامور سخن سنج نے کتنے حسین پیرایہ میں اپنے دیوان کی ابتدا کی ہے۔ گویا مقصدِ حیات
زمانہ کو کھول کر بتایا ہے ؎

ہوائے بندگی آورد در وجودِ مرا ٭ وگرنہ ذوقِ چنیں آمدن نبود مرا

روح نے ہستی کا لباس پہنا ہے ورنہ اور کوئی غرض، مطلب، شوق یا بندگی، نیکی اور سیمرن کے لئے
(طاعت، بندگی، نیکی اور سیمرن کے لئے روح نے ہستی کا لباس پہنا ہے ورنہ اور کوئی غرض، مطلب، شوق یا
جہانِ رنگ و بُو کا تماشہ محض یہاں آنے کے لئے جاذبِ نظر نہیں۔ مقصدِ حیات عبادت ہے اور بس۔)
چمنستانِ گلزارِ معانی نے اپنے دیوان میں گلہائے شعر و سخن کے دلفریب گلدستے سجائے ہیں۔ کیفیاتِ عشق و محبت کی
ترجمانی حقیقی طور پر کی ہے۔ تصوّف کا رنگ، درد و سوز، پاکیزگی، متانت، حکمت و معرفت سے دیوانِ عالی آراستہ ہے
انداز جاذبِ قلب و نظر ہے۔ ان بیش بہا موتیوں کو جوہری ہی پرکھ سکتے ہیں۔ ہر شعر جمالِ حقیقی سے آشنا اور ہر خیال

عرفان و محبت سے مملو ہے۔ قلمِ گلزار رقم کے یہ پھول ہمیشہ شگفتہ و تازہ رہیں گے۔ یہ کبھی مرجھا نہیں سکتے۔

ع یہ موتی کسی پلڑے میں تولے نہیں جاتے

ہر غزل سحر و اعجاز کا مرقع ہے۔ تخیل پاکیزہ اور فکر اعلیٰ ہے۔ ندرتِ بیان اور جدتِ ادا کلام کی جان ہیں۔ زبان کی شیرینی، بیان کی سلاست اور دل کا سوز تصوف و معرفت کے ساتھ ساتھ شاملِ تغزل ہے۔ اربابِ علم و ذوقِ کمالِ شاعر کو ملاحظہ کریں گے تو مصرعہ مصرعہ بے پناہ پائیں گے۔ سعدی کی سادگی و صفائی۔ حافظ کی مستی و شیرینی اور خسرو کی لطافت اور مٹھاس ہر شعر سے جھلکتی ہے۔ عجب کیف پرور اور روح افزا کلام ہے۔ روانی۔ شیرینی اور درد و اثر نے شعر کا حقیقی جامہ پہن لیا ہے۔ نصیحت اور معنی آفرینی خاص جوہر ہے۔ اسلوبِ بیان نادر ہے۔ ترکیب دل پسند اور دلپذیر ہے۔ سخن سنجی اور قادر الکلامی اظہر من الشمس ہے ؎

ہست ہر شعرِ غزل جامِ مئے عرفان و شوق ⁂ عالی دیوانت کلیدِ قفلِ در ہائے وصال

بلند اور پاک جذبات احساسات کے ساتھ شعروں کے پردہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ واقعاتِ زمانہ کی ترجمانی بھی ہے۔ مرشدِ کامل کی محبت اور جوشِ عقیدت موجزن ہے۔ یہ مختصر دیوان مگر کسی ضخیم دیوان کا بچا ہوا سرمایہ معلوم ہوتا ہے جو دستبردِ زمانہ سے قوم و وطن کے پاس باقی رہ گیا ہے۔ غزل کے اشعار کی تعداد کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ پچیس ہوتی ہے اور طاق ہوتی ہے۔ یہاں کسی غزل میں چھ اور کسی میں آٹھ شعر ہی رہ گئے ہیں باقی عدم پتہ ہیں۔ کئی مشہور غزلیں خواجہ حافظ کی مشہور ردائف میں کہی ہیں اور کتنی کامیاب ملاحظہ ہوں، حافظِ شیرازی کی طرح آپ کے ہر شعر میں ایک درس اور ہدایت ہے۔ ریاضت اور صفائیِ قلب کی تلقین ہے۔ مشاہدہ کے لئے آئینۂ اشعار میں نورِ حقیقت کے جلوے ہیں۔ معرفتِ الٰہی کا بیان ہے۔ ذکر و فکر، یاد و خیال کا تذکرہ اور عشق و محبت کا حال ہے۔ مرشدِ کامل اور رہبرِ منزل کی مہربانی۔ عنایت۔ دستگیری اور ضرورت پر بحث ہے۔ مقصدِ حیات کا ذکر ہے باب پند و نصیحت ہے اور ذریعۂ مقصود کے حصول کا طریقہ اور وسیلہ بنایا ہے۔ مرشدِ کامل حضور ستگورو جیو کا ادب ہر لفظ سے ظاہر ہوتا ہے جن کے مہر و کرم کے بغیر منزل ہاتھ نہیں آتی۔ سالک بزرگ کی توجہ و رہنمائی ہی سے طالب اپنے مقصد کو پہنچتا ہے۔ دل کی روشنی کے لئے مرشدِ کامل کی چرن دھوڑ درکار ہے۔ فارسی کے چند مسلم الثبوت درویش شعراء کے ہم معنی منتخب اشعار بھی نقل ہیں۔ اگرچہ استادانِ سخن جداگانہ طرز و ادا رکھتے ہیں تاہم طالبانِ معرفت مطالعہ کرکے بھائی نند لال صاحب گویا کی قادر الکلامی۔ سخن سنجی اور بلند پایہ دانی خود ملاحظہ کریں۔

دل کی روشنی کے لئے مرشدِ کامل کی چرن دھوڑ درکار ہے :-

گویا:- خاکِ قدمش روشنیِ دل کند ⁂ گر ترا با سالکاں باشد سبب

حافظ:- گر در سرت ہوائے وصالست حافظا ⁂ باید کہ خاکِ درگہ اہلِ بصر شوی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

خسرو :- خسروا پائے یک مردان گیر / بامسیحا نشیں و پیش بمیر

مولانا روم :- قال را بگزار مرد حال شو / پیش مرد کاملے پامال شو

ضرورت مرشد پر بحث ہے :-

گویا :- ہمیشہ صحبت مردان حق طلب گویا / کہ طالبان خدا واصلان اللہ اند

حافظ :- کلید گنج سعادت قبول اہل دل ست / مبادکس کہ دریں نکتہ شک وریب کند

مرشد کامل کے بغیر راہ عشق طے نہیں ہوتی۔ انکی دستگیری اور شفقت ساتھ چاہیئے۔ حسن بیان ملاحظہ ہو :-

گویا :- فدائے خاک درش می شود ازاں گویا / ہر کہ خاک نہ گردد بمدعا نرسد

حافظ :- بکوئے عشق منہ بے دلیل راہ قدم / کہ من بخویش نموم صد اہتمام و نشد

ادب اور خدمت مرشد کامل کے متعلق لکھتے ہیں :-

گویا :- ما پائے شاہ سر افگندہ ایم / از دو عالم دست را افشاندہ ایم

" :- فداست جان و دل من بخاک مقدم پاک / ہر آنکسے کہ بسوئے تو رہ نمود مرا!

حافظ :- بیا کہ چارۂ ذوق حضور و نظم امور / بہ فیض بخشی اہل نظر توانی کرد

مقصد دل ہادی برتر کی مہربانی سے ملتا ہے۔ صرف جنگلوں میں مجاہدہ سے کام نہیں بنتا :-

گویا :- ایں متاع حق بہ پیش صاحبان دل بود / چوں بہ صحرا مے روی در گوشۂ ویرانہ نیست

فیض و برکت مرشد کامل کے بارہ میں لکھتے ہیں :-

گویا :- سیے بحال غریبان پارسا نرسد / رسیدہ ایم بجائے کہ بادشاہ نرسد

حافظ :- کیمیائیست عجب بندگی پیر مغاں / خاک او گشتم و چندیں در جاتم دادند

حرمت خاک پاک (گوروکی چرن دھوڑ) کی فضیلت و برکت بیان کرتے ہیں :-

گویا :- مشت خاک درگہ او کیمیا گرے کند / ہر گدا را بادشاہ ہفت کشورے کند

برائے روشنی چشم دل اگر خواہی! / بخاک درگہ او ہیچ توتیا نرسد

خاک درگاہ تو صد تاجت بہر فرق من / عاصیم گر دل ہوائے تاج و افسرے کند

حافظ :- باغ بہشت و سایۂ طوبیٰ و قصر حور / با خاک کوئے دوست برابر نمی کنم

نعمت کوئے دوست (آستان مرشد کامل) اور گدائی در ستگور کی برکت کا ذکر ہے :-

گویا :- گدائے کوئے ترا میل پادشاہی نیست / ہوائے سلطنت و ذوق کجکلاہی نیست

" :- ہزار خلد بریں را بہ نیم جو نخرند! / ازاں کہ ہیچ بداں کوئے دگر بار نرسد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

روضۂ باغِ ارم قربان کنم　　بسکہ مارا کوئے او باشد لذیذ

گویا:- تا بہ گردِ سرکوئے تو بگردید دلم　　روضۂ خلدِ بریں را بکنم پا انداز

حافظ:- واعظ مکن نصیحتِ شوریدگاں کہ ما　　با خاکِ کوئے دوست بفردوس ننگریم

اپنے مرشدِ کامل کی محبت میں وہ شعر کہا ہے جو سارے دیوان کی جان ہے:-

گویا:- دین و دنیا در کمندِ آں پری رخسارِ ما　　ہر دو عالم قیمتِ یک تارِ موئے یارِ ما

مرشدِ کامل سے التجا اور عرض و معروض کرکے رحم و کرم کے طالب ہیں:-

گویا:- اے خاکِ درگہِ تو شفا بخشِ عالم است　　رحمے بکن بحالِ غریبانِ دردناک

حافظ:- اے خسروِ خوباں نظرے سوئے گدا کن　　رحمے بمنِ سوختۂ بے سر و پا کن!

اثرِ خوشِ صحبتِ مرشدِ کامل کا بیان ہے:-

گویا:- صحبتِ مردانِ حق بس اثر است　　طالبانِ راہست چندیں احتیاج

تاثیرِ نگاہِ مرشدِ کامل، مرشدِ کامل کی نظرِ فیض اثر طالب کے لئے ذکر و فکر، ریاضت و طاعت کا باب کشادہ
کرتی ہے، نفس کو حرص و طمع سے فارغ کرکے خالقِ برتر کی محبت بخشتی ہے اور آخر
منزلِ مقصود پر پہنچا دیتی ہے:-

گویا:- بزیرِ سایۂ طوبیٰ مرادہا یابی!　　بزیرِ سایۂ مردانِ حق، خدا یابی

خوشبوئے دوست:-

گویا:- زندہ میگردم ز بوئے مقدمش　　بسکہ مارا بوئے او باشد لذیذ

حبِ درویشاں کی تلقین کرتے ہیں:-

گویا:- بر فقیرانِ خدا رحمے بکن　　تا دریں دنیا بیابی انبساط

عاشقانِ حق ہی پوشیدہ رازوں سے آگاہ ہیں۔ اسرارِ حقیقت سے ظاہر پرست واقف نہیں ہیں۔ جو
مقامات کے پیچھے دوڑتے ہیں:-

گویا:- ایں متاعِ شوق را از عاشقانِ حق بخواہ　　زانکہ در جانش بجز نقشِ رخِ جانانہ نیست

حافظ:- رازِ درونِ پردہ ز رندانِ مست پرس　　کیں حال نیست صوفیٔ عالی مقام را

گدایانِ عشق۔ چونکہ طالبِ مولا ہیں اور ماسوائے حق کسی شئے پر نظر نہیں رکھتے۔ ان کے ظاہری حال کو خستہ
ہے حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے:-

گویا:- تمام دولتِ دنیا بہ یک نگاہ بخشند　　بقیں بداں کہ گدایانِ او شہنشاہ اند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حافظ:- ببیں حقیر گدایانِ عشق راکیں قوم شہانِ بے کمر و خسروانِ بے کلہند

اُلفت دونوں جہانوں کے ظہور سے پیشتر موجود تھی:-

گویا:- نبود ہیچ نشاں از آسمان و زمیں کہ شوقِ روئے تو آورد در سجودِ مرا

حافظ:- نبود رنگِ دو عالم کہ نقشِ اُلفت بود زمانہ طرحِ محبّت نہ ایں زماں انداخت

اجتماعِ خاطر کے بغیر تسکینِ رُوح ناممکن ہے۔ طاعت و بندگی کے لئے اوّل جمعِ خاطر درکار ہے:-

گویا:- تُرا کہ نیست بیک گوشہ خاطرِ مجموع مقامِ ایمن و خوش گوشۂ فضا چہ کُند

حافظ:- ہر آں کہ خاطرِ مجموع و یارِ نازنیں دارد سعادت ہمدمِ او گشت و دولت ہم قریں دارد

اِستغنائے درویشی کا ذکر ہے:-

گویا:- ہزار تختِ مرصّع فتادہ در راہ اند قلندرانِ تو تاجِ رنگیں نمے خواہند

حافظ:- حافظ غبارِ فقر و قناعت ز رُخ مشوے کایں خاک بہتر از عملِ کیمیا گری

قناعت و فقر کا بیان ہے۔ قانع مرد وُہی ہے جو دُنیا و آخرت سے دستبردار ہے۔

گویا:- بادشاہے جہاں جُز شورش و غوغا بیش نیست پیشِ درویش کہ او از مُدعا خواہد گذشت

ہر آنکہ مملکتِ دل گرفت سُلطاں شُد کسے کہ یافت تُرا ہم چو او سپاہی نیست

حافظ:- درویشم و گدا و برابر نمے کنم پشمیں کلاہِ خویش بصد تاجِ خسروی

سعدی:- دِلا گر قناعت بدست آوری در اقلیمِ راحت کُنی سروری

عطار:- با قناعت ساز دائم اے پسر گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر!

رضا، تسلیم، توکّل و شُکر کا ذِکر کرتے ہیں:- امورِ خداوندی کے تابع صبر و شُکر سے راضی برضا اور خوش رہنا چاہیئے:-

گویا:- مدام شاکر و شاداب چوں دلِ گویا تمام مطلب و فارغ ز مُدعا می باش

حافظ:- ز سیم و زر ت نیست برو شاکر باش چہ بہ از دولتِ لُطفِ سخن و طبعِ سلیم

سعدی:- مطلب گر توانگری خواہی! جُز قناعت کہ دولتیست ہنی!

طاعتِ مولا بیں لازوال دولت ہے منزلِ استقامت کی تشریح ہے:-

گویا:- بیادِ دوست تواں عُمر را بسر بُردن کہ در برابرِ آں ہیچ کیمیا نرسد

خاقانی:- پس از سی سال ایں معنی محقق شد بہ خاقانی کہ یکدم با خُدا بُودن بہ از مُلکِ سُلیمانی

حافظ:- گدائے کوئے تو از ہشت خُلد مستغنی است اسیرِ بندِ تو از ہر دو عالم آزاد است

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

عرفان کی تعلیم کرتے ہیں :-

گویا :- بگذر از بیگانگی و شو بخود تو آشنا   ہر کہ با خود آشنا شد. از خدا بیگانہ نیست

ضبطِ عشق کا بیان ہے :-

گویا :- گویا خموش باش کہ سودائے عشقِ یار   تا ایں سراست از سرِ خود وا نمے کنیم

حافظ :- بدردِ عشق بساز و خموش شو حافظ   رموزِ عشق مکن فاش پیشِ اہلِ عقول

طلبِ مولا کا ذکر ہے :-

گویا :- ما نمے خواہیم ملک و مال را گویا ازاں   سایۂ زلفِ ترا بالِ ہما فہمیدہ ایم

از دوست غیر دوست تمنا نمے کنیم   ما بہر دردِ خویش مداوا نمے کنیم

فرمودۂ کلک و زبان کی حقیقت ظاہر ہے :-

گویا :- شعر گویا زندگی بخش است چوں آبِ حیات   بلکہ از پاکیزگی ز آبِ بقا خواہد گذشت

شعر گویا بیش از شیر و شکر   میوہ در ہندوستاں باشد لذیذ

حافظ :- حافظ چہ طرفہ شاخِ نباتیست کلکِ تو   کش میوہ دلپذیر تر از شہد و شکر است

سحر خیزی، بیداریٔ سحر کی برکت و فضیلت کا تذکرہ ہے :-

گویا :- بیداری است زندگیٔ عارفانِ شوق !   گویا حرام کردم از آئندہ خوابِ صبح

حافظ :- ہر آنچہ رسد از نورِ فیض سبحانی   نصیبۂ دلِ شخصے کہ شب سحر خیز است

استدلال کی تشریح ہے :-

گویا :- اے دل بسوئے مدرسہ گر میل نداری   بارے بسوئے خانۂ خمار تواں رفت

حافظ :- بر درِ مدرسہ تا چند نشینی حافظ   خیز تا از درِ مے خانہ کشادی طلبیم !

فنائے ہستیٔ موہوم :-

گویا :- فرش کردم در قدومم راہِ تو   دیدہ و دل را کہ بودہ در بساط

معیت باحق :- گویا :- دلِ عاشق بہ اندک فرصتے معشوق میگردد   سراپا جاں شود ہر کس کہ با جانانہ مے سازد

حیاتِ ابدی :- گویا :- در ہر دو کون گردنِ او سربلند شد   منصور وار ہر کہ بسوئے دار مے رود

منزلِ عشق دراز است بپا نتواں رفت   سر قدم ساز کہ تا در رہِ آں یار شوی

آپ کا کلام لفظی و معنوی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے۔ روانی قدرتی ہے۔ ہر شعر میں سوز و درد ہے اور پڑھنے والے پر قدرتی طور پر ایک اثر ہوتا ہے۔ پروردگار کی حمد بجا لاتے ہیں۔ اور مرشدِ کامل کا واسطہ دیکر التجائے بخشش کرتے ہیں۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گویا:- اے کمالِ تو کمالست و کمالست و کمال — اے جمالِ تو جمالست و جمالست و جمال
مُرشدِ کامل ما بندگیت فرماید — اے زہے فالِ مُبارک کہ کُند صاحبِ حال

عبادت کی تلقین کرتے ہیں:-
گویا:- قدم آں بہ کہ در راہِ خُدا بیہودہ مے باشد — زبانے بہ کہ در ذکرِ خُدا آسُودہ مے باشد

خدمتِ دُنیا، متاعِ دُنیا حقیر ہے۔ اس سے اجتماعِ خاطر نہیں ہو سکتا بلکہ اسبابِ پریشانی ہی نکہ مال و زر سے فراہم ہوتا ہے:-

گویا:- ز فیضِ مُرشدِ کامل مرا معلوم شُد آخر — کہ دائم مردمِ دُنیا بہ غمِ آسُودہ مے باشد

رُباعی { گویا تا کے ایں سرائے معدُوم — گاہے لازم شوی و گاہے ملزوم
تا کے چوں سگاں بر استخواں جنگ کُنی — دنیا معلوم و اہلِ دُنیا معلوم

عُمر خیام | رُباعی | دُنیا دیدی، و ہر چہ دیدی ہیچ است — واں نیز کہ گُفتی و شنیدی ہیچ است
سرتاسر آفاق دویدی، ہیچ است! — واں نیز کہ در خانہ خریدی، ہیچ است

تلاشِ حق:- گویا:- دیدی آخر طالبِ مولا رہِ مولا گرفت! — حاصلِ عُمرِ گرامی را ہمیں دُنیا گرفت

عشقِ مولا:- گویا:- بغیر عشقِ خُدا، ہیچ عشق قائم نیست — بغیر عاشقِ مولا ہمہ فنا پندار

ربن ہر پریت ہور پریت سب جھُوٹی۔ (گوربانی)

ترکِ آخرت:- گویا:- سایۂ طوبیٰ و فردوس نخواہد ہرگز — ہر کہ منصُور صفت سایۂ دارے دارد
حافظ:- حافظِ مقیم در گہِ او باش و عیش کُن — کاندر بہشت بہتر ازیں گوشہ نیست جائے

بیخودی در محبتِ الٰہی، ننائی العشق:-
گویا:- ما بندۂ عشقیم خُدا را نشناسیم — دُشنام ندادیم دُعا را نشناسیم
خسرو:- خلق مے گوید کہ خسرو بُت پرستی مے کُند — آرے آرے میکُنم با خلقِ عالم کار نیست
حافظ:- فاش مے گویم و از گفتۂ خود دلشادم — بندۂ عشق ام و از ہر دو جہاں آزادم
گویا:- بیمارِ نرگسیم کہ نرگس غلامِ او ست — ما آرزوئے خضر و مسیحا نمے کُنیم!
خسرو:- از سرِ بالینِ من برخیز اے ناداں طبیب — دردمندِ عشق را دارُو بجز دیدار نیست

دیدارِ حق:- گویا:- ہر طرف دیدار، اما دیدۂ بینا کجاست — ہر طرف نُور است و ہر سُو شعلۂ الوار ہست
خسرو:- ہست بہ تختگاہِ دل جلوۂ قُرب روز و شب — یک بجلوۂ چُناں چشمِ خیال کے رسد

ذکرِ خُدا و سمرن کی تفسیر و توقیر بیان کرتے ہیں:-

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گویا:- غیر یادِ خدا دمے که گذشت — این زوال ست پیش اہلِ کمال

" ما بیادِ حق ہمیشہ زنده ایم — دائم از احسانِ او شرمنده ایم

" غافل نشوند یکدم از یادِ خدا — دیگر از بلند و پستی نکنند

عطار:- زنده دار از ذکر صبح و شام را — در تغافل مگذران ایّام را

سعدی:- نشاید سر از بندگی تافتن! — که دولت به طاعت توان یافتن

حافظ:- اے بے خبر بکوش که صاحب خبر شوی — تا راه رَو نباشی و کے راہبر شوی

مشاہدهٔ انوارِ تجلّیات:- خدا کو حاضر و ناظر جاننا اور ہر شے میں تجلّی کا مشاہده کرنا:-

گویا:- خدا که در ہمه جاست حاضر و ناظر — کجاست دیده که بیند بہر طرف دیدار

" :- ہر جا که دیده ایم، جمالِ تو دیده ایم — ما جُز جمالِ دوست تماشا نمے کنیم

نَحنُ اقرب الله مِن جبلِ الوَرِید (آیۂ قرآن) :- (ہم اپنے بنده سے اُسکی گردن کی شہ رگ سے زیاده نزدیک ہیں)

گویا:- اے که نزدیک تو از شہ رگ و عالم حیراں — یارِ ما این چه خیالست و خیالست و خیال

" چُوں ز شہ رگ ہست شہ نزدیک تر — چُوں بصحرا مے رَوی اے بے خبر (زنده)

معرفت و عشقِ حقیقی سے طالب داخلِ حصولِ کمال کے لئے ریاضت، بندگی اور جہد و سعی درکار ہے۔ بالحق ہوتا ہے:-

گویا:- یادِ او کُن یادِ او گویا مدام — تا بیابی از غمِ عالم فراغ

دائما دِل را بسُوئے حق بیار — تا به آساں بگذری این پُلصراط

توکّل صرف خدا کی رحمت پر کرنا چاہیئے۔ اعمال پر بھروسہ بے سُود ہے۔ بخشش فقط رحمتِ ایزدی اور مہرِ خداوندی سے ملتی ہے:-

گویا:- ما نمے لافیم از زُہد و ریا — گر گنہ گاریم حق بخشنده است

عطار:- تکیه کم کُن خواجه بر کردارِ خویش — دِل بنه بر رحمتِ جبّارِ خویش

حافظ:- برعمل تکیه مکُن خواجه که در روزِ ازل — تو چه دانی قلمِ صُنع بنامت چه نوشت

مستی و ذوق و شوق:-

گویا:- ما نیز چو گویا زِ ازل مست الستیم — این قاعدهٔ زُہد و ریا را نشناسیم

حافظ:- حافظ مکُن ملامتِ رنداں که در ازل — ما را خدا ز زُہد و ریا بے نیاز کرد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اثرِ بندگی گویا:۔ آسماں بسجدہ کُند پیشِ زمینِ کہ برو — یک دو کس یک دو نفس ذکرِ خدا بنشیند

اثرِ محبت۔ گویا:۔ اے زہے دم کو بیادش بگذرد — سر بہماں خوش کو رود در کارِ عشق

ترکِ مدّعا۔ گویا:۔ گدائی در کوئے تو بہ ز سلطانیست — خلافت دو جہاں ترکِ مدّعا دیدم

عارفِ مولا، طالبِ حق دنیا و آخرت کا طالب نہیں ہوتا۔ وہ ذکر و فکر اور حمد و تحمید میں معروف و مشغول اور غرقِ توحید ہوتا ہے:۔

گویا:۔ ہر کس ز خدائے خویش چیزے خواہد — گویا ز خدا یادِ خدا مے خواہد

〃:۔ ہر بندہ کہ طالبِ مولا باشد — در ہر دو جہاں رتبہ اش اولیٰ باشد

ملامتِ نفس۔ گویا:۔ صد کار کردۂ کہ نیاید بکارِ تو — گویا بکن کہ باز بیاید بکارِ عمر

ارادت و عقیدت۔ گویا:۔ مے فروشد دلِ دیوانہ خود را، گویا — با مئیدِ کرم آنکہ خریدار شوی

تعریفِ قلب، دل وہی ہے جس میں عشق و محبت، شوق و ذوق ہو۔ اور ذکر و فکر کے سبب پُر نور ہو:۔

گویا:۔ اے زہے دل کو ز عشقِ حق پُر است — خم شدہ پُشتِ فلک از بارِ عشق!

عشق و محبت، حال و وصال:۔

گویا:۔ ما بجز حدیثِ عشقِ تو حرفے نخواندہ ایم — در راہِ عشق ایں ہمہ تکرار مے کنیم

بے ثباتیِ عالم۔ گویا:۔ از گذشتن ہا چہ مے پرسی دریں دہرِ خراب — بادشاہ خواہد گذشت و ہم گدا خواہد گذشت

سعدی:۔ جہاں بر آب نہادست و زندگی بر باد — غلامِ ہمّت آنم کہ دل برد ننہاد

حافظ:۔ جمشید جز حکایتِ جام از جہاں نبرد — زنہار دل مبند بر اسبابِ دنیوی

اثرِ جدائی۔ گویا:۔ دلِ من بے تو چناں است چہ گوید گویا — ہم چو آں شمع کہ دائم بود مش سوز و گداز

حافظ:۔ اے مجلیاں سوزِ دلِ حافظِ مسکیں — از شمع بپرسید کہ در سوز و گداز است

ارتقاءِ منزلِ مقصود۔ گویا:۔ دلِ من فارغ و در کوئے تو پرواز کند — گر ز راہِ کرمِ خویش بہ بختی پر و بال

خودی، ہمارے قلب اور حواس پر پردہ ہے اسی لئے جمالِ حقیقی کے مشاہدہ سے محروم ہیں:۔

گویا:۔ از خود نمائیِ تو خدا ہست دور تر — بینی درونِ خویش شوی از خودی خلاص

حافظ:۔ جمالِ یار ندارد نقاب و پردہ ولے — غبارِ رہ بنشاں تا نظر توانی کرد

تعلیمِ نفس، ہمیں ہر نفس غنیمت شمار کرنا چاہیئے۔ جو کچھ کرنا ہے کریں۔ ایسا نہ ہو سفر کا وقت آجائے اور کچھ نہ کر پائیں:۔

گویا:۔ باشد رواں چو قافلۂ موج پے بہ پے — آبے برش یک نفس از جوئبارِ عمر

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گویا :- این عمر گرانمایہ غنیمت شمر آخر — ما صبح ندیدیم کہ او شام ندارد

حافظ :- وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی — حاصل از حیات اے جان یکدم است تا دانی

سعدی :- صاحبا عمر عزیز است غنیمت دانش — گوئے خیرے کہ توانی ببر از میدانش

گویا :- ہاں مغتنم شمار دمے را بذکر حق! — چوں باد میرود ز نظر در شمار عمر

خطاب بہ نفس خود. گویا :- یکدم بخویش راہ بزدم کہ بیستم — اے وائے نقد زندگیم رائیگاں گذشت

حافظ :- بیا حافظ بہ پند تلخ کن گوش — چرا عمرے بہ غفلت مے گذاری

ملامت غفلت. گویا :- وائے بر لحظے کہ بیہودہ گذشت — الغیاث از غفلت ما الغیاث!

سعدی :- اے کہ پنجاہ رفت در خوابی — مگر این پنج روزہ دریابی

حافظ :- بہل کہ عمر بہ بیہودہ بگذرد حافظ — بکوش و حاصل عمر عزیز را دریاب

اسرار حق۔ گویا :- گوش گر شنوا بود جز نام حق کے بشنود — گر زباں گویا بود در ہر سخن اسرار ہست

حافظ :- آنکس ست اہل بشارت کہ اشارت داند — نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

یاد الٰہی سے غفلت صاحبدلوں کے لئے مرگ ہے :-

گویا :- در آں زماں کہ نیائی بیاد مے میرم — بغیر یاد تو زیں زیستن چہ سود مرا

عطار :- از خدائے خویشتن غافل مباش — غافلا نہ در رہ باطل مباش

گویا :- غفلت از وے یک زماں صد مرگ داں — زندگی یاد ست نزد عاقلاں (زندگی نامہ)

دربیان عجز و انکساری بندہ :-

گویا :- خود نما را بندگی منظور نیست! — او ہمیشہ صاحب و ما بندہ ایم

گریہ باعث نزول رحمت ہے :-

گویا :- تا بیائی یک نفس بہر نیاز خدمت — چشم گوہربار ما خوش لولوئے لالہ گرفت

" دو چشم من کہ دریائے عظیم الشاں بود گویا — ز ہر اشکم بود شادابی صد باغ باغ ایں جا

" با ساحل مراد کجا آشنا شویم — تا چشم ما بیاد تو دریا نمے شود

حافظ :- ز دریائے دو چشم گوہر اشک — جہاں در لولوے لالہ گرفتہ است

بیان بادۂ عشق و معرفت و ساقی (مرشد کامل) :-

گویا :- ساقیا برخیز و ہاں پر کن ایاغ — تا ز نوشش او کنم رنگیں دماغ

سعدی :- بیار آں شراب چو آب حیات — کہ یابد ز نوشش دل از غم نجات

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حافظ :- ساقی بنورِ بادہ بر افروز جامِ ما — مطرب بگو کہ کارِ جہاں شُد بکامِ ما

عمر خیام :- ساقی مئے معرفت مرا مکرمت است — در مشربِ بے حریفاں معصیت است

شکرِ خالق کی تعلیم ہے :- گویا :- زاں آفریدہ است مرا آں خدائے پاک — جُز حرفِ حق کہ غیر نیاید زِ جسمِ خاک

سعدی :- چگونہ شکرِ ایں نعمت گذارم — زِ منّتِ خاک ما را آفریدی

ہمہ اوست :- گویا :- بگردِ کعبہ و بُت خانہ ہر دو گردیدم — دگر نیافتم آنجا ہمیں ترا دیدم !

حافظ :- در کعبہ و بُت خانہ تو مسجودی و معبود — رُو سوئے تو باشد ہمہ صاحب نظراں را

عمر خیام :- بُت خانہ و کعبہ خانۂ بندگی است — ناقوس زدن ترانۂ بندگی است !

زمزمۂ عشق :- گویا :- زندہ مانی دائما اے نیک خوئے — بشنوی گر زمزمہ از تارِ عشق !

" :- بادشاہاں سلطنت بگذاشتند — تا شوند محرم از اسرارِ عشق

عمر خیام :- { سر دفترِ عالمِ معانی عشق است — سربیتِ قصیدہ خوانی عشق است
اے آنکہ خبر نداری از عالمِ عشق } — ایں نکتہ بداں کہ زندگانی عشق است

حُسنِ عمل :- گویا :- بغیر عارفِ مولا کسے نجات نیافت — اجل زمین و زماں را گرفت در منقار

عمر خیام :- روزے کہ جزائے ہر صفت خواہد بود — قدرِ تو بقدرِ معرفت خواہد بود

مقصدِ حیات، خدا کی خاص عبادت، محبت، صدق اور اخلاص کے ساتھ اس کا سمرن کرنا ہے یہی مقصدِ حیاتِ انسانی ہے :-

گویا :- خوش است عمر کہ در یاد بگذرد ورنہ — چہ حاصل است ازیں گنبدِ کبود مرا

ہر کس کہ زِ شوقِ تو قدم از سر ساخت — نہ طبق چرخ علم برافراخت

شُد آمدنش مبارک و رفتن ہم — گویا آنکس کہ راہِ حق را بشناخت

افشائے راز، حقیقی راز کی باتیں افشا نہیں کرنا چاہئیں۔ منصور کا یہی جرم تھا جسکی پاداش میں دار پر کھینچا گیا :-

گویا :- چوں انا الحق بر زباں اظہار کرد — شرح آں منصور را بر دار کرد (زندگی نامہ)

" بے ادب پا را منہ منصور وش در راہِ عشق — رہ روِ ایں راہ را اوّل قدم بر دار ہست

" ہر کہ شُد در راہِ مولا بے ادب — ہمچوں منصورش سزد بر دارِ عشق

حافظ :- گفت آں یار کزو گشت سرِ دار بلند — جُرمش آں بود کہ اسرار ہویدا می کرد

مدعی اسرارِ عشق سے محض بے خبر ہیں :-

گویا :- گفتگوئے ہر کس در ادراکِ خود است — لب فرو بند کہ تا محرمِ اسرار شوی

سعدی :- ایں مدعیاں در طلبش بے خبر اند — کانرا کہ خبر شُد خبرش باز نیامد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حافظ :- اربابِ خرد ذوقِ مئے عشق چہ دانند — از حالتِ ما نیست خبر بے خبراں را

بھیکا :- بھیکا بات اگم کی کہن سُنن کی ناہ! — جو جانے سو کہے نہ جو کہے سو جانے ناہ

ذاتِ خدا ادراکِ بصر سے بالا ہے۔ لوگ اپنی اپنی سمجھ اور بصر کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ جیساکہ ہے کسی کو معلوم نہیں محض خیالات ہیں:-

گویا :- ہر کہ گوید تو چہ باشی و چہ گوید جز تو — گشت حیراں ہمہ عالم ہمہ در عینِ جمال

حافظ :- ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند — بقدرِ بینش خود ہر کسے کند ادراک

طالب صادق — عشق و محبت میں وہی شخص راست ہے کہ خدائے برتر کے سوائے اسے کچھ یاد نہ آئے۔ نہ ہی وہ غیر پر نگاہ کرے:- گویا:- بسوئے غیر میفگن نظر کہ بے بصریست — تمام چشم شو سوئے دوست و اِمی باش

" ما یارِ ہمدمیم نہ بینیم غیرِ او — ما چشمِ خود بروئے کسے وا نمے کنیم

حافظ:- مردمِ دیدہ ما جز برخت ناظر نیست — دلِ سرگشتۂ ما غیر ترا ذاکر نیست

بیانِ انتظار- گویا:- در انتظارِ تو چشمم سفید شد — من چوں کنم کہ بے تو دلاسانے شود

" یکہ امشب نامدی از انتظار — سوخت محفل چشمِ آتشبارِ شمع

" برائے دیدنِ او دیدہ ام شد چشمۂ کوثر — بیا جاناں کہ قربانِ تو جانِ مستمندِ من

عارفِ کامل:- فنائے ہستئ موہوم سے عارفِ کامل کو معیتِ حق حاصل ہوتی ہے اسکی نظر صورت پر نہیں بلکہ حقیقت پر ہوتی ہے۔ صاحبِ نظر بت خانہ میں ہو یا کعبہ میں وہ حقیقت شناس ہے۔ وہ خدا کو کسی خاص عقیدہ میں محدود نہیں کرتا۔ جب سالک انتہائے سکون پر پہنچتا ہے تو اس کا قلب ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ غیر کا خیال تک اس کے نزدیک نہیں آتا:- گویا:- ہر جا کہ بنگرند جمالِ تو بنگرند — صاحبدلاں نظارۂ روئے تو مے کنند

گویا :- برہمن مشتاقِ بت زاہد فدائے خانقاہ! — ہر کجا جامِ محبت دیدہ ام سرشار ہست

" چند میگوئی تو اے گویا خمش شو زیں سخن — شوقِ مولا منحصر بر کعبہ و بت خانہ نیست

حافظ :- در عشق خانقاہ و خرابات شرط نیست — ہر جا کہ ہست پرتوِ روئے حبیب ہست

شرابِ عشق (ذکر و یاد) اور ساقئ طریقت (مرشدِ کامل) کے فیض سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے:- محبوب (خدا) کے انوار کا جلوہ پیالہ (قلب) میں نظر آتا ہے۔

گویا :- پیالے ساغرِ رنگیں زمے کن پر ایاغ ایں جا — نشۂ لعل میگونت زحق بخشد سراغ ایں جا

حافظ :- ما در پیالہ عکسِ رخِ یار دیدہ ایم — اے بے خبر ز لذتِ شربِ دوامِ ما

فنا ہو کر ہی بقاء حاصل ہوتی ہے۔ خودی کو محو کرنا چاہیئے تاکہ سرافرازی حاصل ہو۔ عشق کا راستہ بھی عجیب

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

راستہ ہے۔ یہاں وُہ سر اُٹھاتا ہے جس کا سر نہیں رہتا:۔

گویا:۔ اے بوالفضول گویا از عشقِ او مزن دم — گو پا نہد دریں راہ آنرا کہ سر نباشد
گویا:۔ سر پا شُدہ۔ پا سر شُدہ در راہِ مُحبت — گُم و لیکن سر و پا را نشناسیم!
حافظ:۔ عجب راہیست راہِ عشق کانجا — کسے سر بر کُند کش سر نباشد
گویا:۔ منزلِ عشق درازست بپا نتواں رفت — سر قدم ساز کہ تا در رہِ آں یار شوی

قلبِ سلیم اگر مصفیٰ ہو تو اسمیں عرش سے فرش تک سب کچھ نظر آتا ہے۔ غفلت کے سبب دِل کو معلوم نہیں اسمیں کیا خوبی ہے، آنکھ اگر حقیقی بصارت رکھتی ہو تو جلوہِ حقیقی نظر آتا ہے:۔

گویا:۔ دِل اگر دانا بوَد اندر کنارش یار ہست — چشم گر بینا بوَد در ہر طرف دیدار ہست
حافظ:۔ سالہا دِل طلبِ جامِ جم از ما مے کرد — آنچہ خوُد داشت ز بیگانہ تمنا مے کرد

طالبِ مَولا، دُنیا و آخرت کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ جو عشقِ خُدا کا طالب ہے، وُہ دُنیا و عاقبت سے دستبردار ہے۔ بہشت و دوزخ سے اِسے مطلق سروکار نہیں۔ جو عشقِ الہیٰ میں مُبتلا ہو وُہ بلاشک دونوں جہانوں سے آزاد ہے:۔

گویا:۔ ہرگز بہ سیرِ روضہِ رضواں نمے رَود — گویا کسے بجانبِ کوُئے بُتاں گزشت
گویا:۔ گدائے درگہِ تو بادشاہِ ہردوسَراست — اسیرِ خطِ ترا حاجتِ رہائی نیست

خلوتِ دِل میں جمالِ حقیقی ہے۔ ترکِ دُنیا کرکے صحرا و دشت میں مجاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں یہی دِلؔ "کوُئے دوست" ہے

گویا:۔ صد روضہِ رضواں ست چوُں درخانہ شگفتہ — گویا بچہ سُوئے در و دیوار تواں رفت
حافظ:۔ خلوت گزیدہ را بہ تماشا چہ حاجت است — چوُں کوُئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است

سرمایہِ عشق کے بغیر منزلِ مقصوُد ہاتھ نہیں آتی۔ ذوق و شوق کے ساتھ سالکِ بزرگ کی صحبتِ بابرکت درکار ہے جب تک یادِ حقیقی اور فنائے خوُدی کی پوُنجی ساتھ نہیں ہے انوارِ صفات کا جلوہ نظر نہیں آسکتا۔ رہبرِ منزل بھی دِلِ ناقص پر توجہ و عنایت نہیں کرتا۔

گویا:۔ بغیر بدرقہٗ عشق کے رسی با دوست — بغیر جذبہِ شوقِ تو رہنما چہ کُند

ظہورِ عالم کی تفسیر دلکش پیرایہ میں کی ہے:۔

گویا:۔ ندانستم من از روزِ ازل ایں نقشِ آدم را — کہ نقّاش از برائے بوُدنِ خود خانہ مے سازد
حافظ:۔ ایں ہمہ عکسِ مئے و نقشِ مخالف کہ نمود — یک فروغِ رُخ ساقیست کہ در جام اُفتاد

وجہِ مُطلق کے مشاہدہ کی طرف آنکھیں لگی ہوں۔ وہ صوُرت جو ادراک و فہم سے بالا ہے۔ کسی شئے کے مانند کس طرح ہوسکتی ہے۔ گویا:۔ ریزہ دلاں کہ چشم ندارند مُطلقاً — خورشید را مقابلِ رُوئے تو مے کُنند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حافظ:- عارضش را بمثلِ ماہِ فلک نتواں خواند — نسبتِ دوست بہر بے سروپا نتواں کرد

مُرشدِ کامل مشتِ خاک کو ذرّہ سے سُورج بنا دیتا ہے۔ فنا، ہستی موہومہ کے بعد ہی بقائے دوام حاصل ہوتی ہے:-

گویا:- کیمیا گر، گر زِ مِس سازد طِلائے دور نیست — طالبِ حق خاک را خورشیدِ انور مے کُند

حافظ:- دست از مِس وجود چوں مردانِ حق بشوئے — تا کیمیائے عشق بیابی و زر شوی!

وجدان (شناخت) گویا:- صحبتِ عارف میسّر گر شود ایں عجب دان — ایں تنت را طالبِ حق شوقِ اکبر مے کُند

مجاہدہ و ریاضت:- گویا:- کیست گویا کو مُرادِ دل نیافت — ہر کسے با نفسِ خود کردہ غضب!

تزکیہ۔ نفس، نفس کو پاک کرنا لازم ہے:-

گویا:- دائما دِل را بسُوئے حق بیار — تا بہ آساں بگذری ایں پُلِ صراط

تصفیہ قلب، دِل کو صاف کرنا چاہیئے تاکہ معرفت حاصل ہو:-

گویا:- گر زِ راہِ شوق سازی سینہ صاف — زود بینی خویشتن را بے گزاف

بگذر از لذّاتِ ایں خمسہ حواس — تا بیابی لذّتے زاں جامِ صاف

جذبۂ ذوق و شوق:- گویا:- ایں دیدہ نیست آنکہ از و اشکے چکد — جامِ محبت است کہ سرشار مے رود

حضورِ قلب:- گویا:- منم یک مُشتِ گِل گویا درونِ نُور او لامع — بگردش دائما گردد دلِ پُر ہوشمندِ من

بیانِ عشق، جس کی سرشت میں عشق ہے وہ خود بخود خاموشی سے فدائے حق ہے۔ البتہ خام فریاد و نالہ سے کام رکھتے ہیں:-

گویا:- پروانہ وار گِردِ رُخِ شمع جاں دہیم — چوں عندلیب بیہودہ غوغائے کنیم

حافظ:- آتش آں نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع — آتش آں ہست کہ بر خرمنِ پروانہ زدند

درگاہِ عشق۔ گویا:- صد ہزاراں سر بکف در راہِ او — ایستادہ تکیہ بر دیوارِ عشق!

بھائی نندلال صاحب حقیقی شاعر تھے۔ آپ کے کلام سے آپ کے حالاتِ زندگی اور مقامات کا پتہ لگتا ہے۔ اپنے ستگورو کی مدح وصفت کرنے والے اور توصیف گانے والے بہت سے سخنور اور شاعر پیدا ہو سکتے ہیں مگر بھائی نندلال جیسا عقیدتمند مدحت سرا کوئی نہ ہوگا:-

مدحتِ ستگورو:- دین و دُنیا در کمندِ آں پری رُخسارِ ما — ہر دو عالم قیمتِ یک تارِ مُوئے یارِ ما

قدرِ لعلِ او بجز عاشق نداند ہیچ کس — قیمتِ یاقوت داند چشمِ گوہر بارِ ما

مستانِ شوق غلغلہ دارند در جہاں — صد جاں فِدائے یک سرِ مُوئے تو مے کُنند

آئینۂ خدائے نُماہست رُوئے تو — دیدارِ حق زِ شیشۂ روئے تو مے کُنند

تمام دولتِ گیتی فدائے خاکِ درش — کہ تا فداش نہ گردد بمدّعا نرسد

سلہ مُرادِ بلبل

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

خاکِ درگاہِ تو صد تاج است بہرِ فرقِ من
ما صیم گر دل ہوائے تاج و افسرے کند

کسے کو دید دیدارِ مقدس !
رادِ عمر را حاصل نکو کرد

ذکر وصفش بر زباں باشد لذیذ
نام او اندر جہاں باشد لذیذ

زندہ میگردم ز بوئے مقدمش
بسکہ ما را بوئے او باشد لذیذ

تبسم تو جہاں را حیات مے بخشد
قرارِ دیدۂ ما جدلانِ پُر اسرار

من از جواں کہ پیر شدم در کنارِ عمر
اے با تو خوش گذشت مرا در کنارِ عمر

ماکہ دیدیم سرِ کوئے تو اے محرمِ راز
در ہمہ روئے نگندیم سرے بہرِ نیاز

دلِ من بے تو چنانست چہ گوید گویا
ہمچوں آں شمع کہ دائم بودش سوز و گداز

دل نثارِ قامتِ رعنائے او !
جاں فدائے جانِ جاناں است و بس

آبِ حیاتِ ما سخنِ پیرِ کامل است
دلہائے مُردہ را یکند زندہ و خلاص

فرشِ کردم در قدوم راہِ تو !
دیدہ و دل را کہ بودہ در بساط

صبح دم گویا تماشائے عجیب
جملہ عالم خفتہ و بیدار شمع !

اے خاکِ درگہِ تو شفا بخشِ عالم است
رحمے کن بحالِ غریبانِ دردناک

مرشدِ کامل ما پندگیت فرمایہ !
اے زہے فالِ مبارک کہ کند صاحبِ حال

ما نمے خواہیم ملک و مال را گویا ازاں
سایۂ زلفِ ترا بالِ ہما فہمیدہ ایم

ما بپائے شاہ سر افگندہ ایم
از دو عالم دست را افشاندہ ایم

ما بندۂ عشقیم خدا را نشناسیم
دشنام ندادیم و دعا را نشناسیم

نمے گنجد بچشم غیرِ شاہِ خود پسندِ من
بہ چشم خوش نشست آں قامتِ بختِ بلندِ من

مبرائے باد، خاکم از درِ دوست
دشمنم سرزند کہ ہرجائی ست

بزیرِ سایۂ طوبیٰ مرادہا یابی !
بزیرِ سایۂ مردانِ حق خدا یابی

گویا ست غلامِ مرشدِ خویش
ایں خط نہ محتاجِ گواہی باشد

اشعارِ بالا حسنِ تصوف، بیانِ معرفت، رنگِ عقیدت، سوز و گداز، تازگی، شگفتگی، سادگی، حکمت، متانت، حقیقت، ندرت اور برجستگی ایسے محاسنِ سخن سے متصف ہیں۔ ان جواہرات کی آب و تاب ہمیشہ لعل و گہر کو شرمندہ کرتی رہیگی۔ بھائی صاحب میں حکمت، نصیحت اور صفت و صلاح کا ایک بے بہا خزانہ دے گئے ہیں ؂

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

شعرِ گویا ہر کسے کو بشنود از جان و دل
کے دِلش پرواہِ لعل و کانِ گوہرے کُند

دِلی کی سرزمین میں خواجہ حافظ، صاحب تبریزی، عُرفی شیرازی اور بیدل وغیرہ قادر الکلام شعرائے نامدار نے سخن سرائی کی ہے۔ ناظمِ شیریں بیاں بھائی نند لال صاحب نے بھی پانچ اشعار کی ایک غزل کہی ہے جو دیوانِ گویا میں تیسرے نمبر پر مُندرج ہے۔ ناظرین پڑھ کر خُود اندازہ لگائیں اور لُطف اُٹھائیں :-

بھائی صاحب نند لال

بدہ ساقی مرا یک جام جاں رنگینیِ دل ہا
بچشم پاک بیں آساں کُنم من جُملہ مُشکل ہا
مرا در منزلِ جاناں ہمہ عیش و ہمہ شادی
جرس بیہودہ مے نالد کُجا بندیم محمل ہا
خُدا حاضر بود دائم ببیں دیدارِ پاکش را
نہ گردابے درو حائل نہ دریائے نہ ساحل ہا
چرا بیہودہ مے گردی بصحرا و بدشت اے دل
چوں آں سُلطانِ خوباں کردہ اندر دیدہ منزل ہا
چوں غیر از ذاتِ پاکش نیست در ہر جا کہ می بینم
بگو گویا کُجا بگذارم ایں دُنیا و اہلِ ہا
(جب ہر جگہ اُسکی پاک ذات کے سوا کوئی دُوسرا نہیں تو بتاؤ اس دُنیا و مافیہا کو چھوڑ کر کدھر جائیں) (ترجمہ)

خواجہ حافظ

اِلا یا ایہا السّاقی اَدِر کاساً و ناوِلہا
کہ عشق آساں نمُود اوّل ولے افتاد مُشکل ہا
مرا در منزلِ جاناں چہ امن عیش چُوں ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محمل ہا
شبِ تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کُجا دانند حالِ ما سُبکسارانِ ساحل ہا
بمے سجّادہ رنگیں کُن گرت پیرِ مُغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسمِ منزل ہا
حضُوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ
متیٰ ما تلق من تہویٰ دعِ الدُنیا و اہملہا!
(اے حافظ! اگر حضُوری کی خواہش ہے تو کبھی غافل نہ ہو۔ جب وصلِ محبُوب کی خواہش کرتا ہے تو دُنیا و مافیہا کو ترک کر) (ترجمہ ۵)

حضرت صابر صاحب

(۱)
اگر خواہی غمِ غُربت طلب کُن از درِ دل ہا
بکوئے دلبرِ جاں دہ کہ گردی شمعِ محفل ہا

(۲)
بمکتب خانۂ رِنداں بیا یکدم اگر خواہی
کتابِ سرِّ دل بر خواں کہ گردد حلِ مشکل ہا

عُرفی شیرازی

دلم در کعبہ رُو کردہ و ہمّت جویداز دل ہا
کہ خواہد باندشش از بے کعبہا در طے منزل ہا

صائب تبریزی

مدار از منزلِ آرایانِ طمع معمائی دل ہا
کہ وُسعت رفت از دست و دِل بردم بہ منزل ہا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اگر با سرِ محمل ریزی از پیرِ مغاں گویم
جرس بکشاید و ناقوس بربندد بہ محمل ہا

ہزاراں عقدہ چوں انگور اوّل داشتم صائب
بیک پیمانۂ ے کرد ساقی حلِ مشکل ہا

مرزا بیدل

کجا راحت چہ آسودن کہ از نایابیٔ مطلب
بپائے جستجو چوں آبلہ خوں گشت منزل ہا
چوں اشک از کلفتِ پندارِ ہستی در گرہ بودم
بیک دم ناگہ از چشمِ خود و حل گشت مشکل ہا

زِ برقِ ایں تحیر آب شد آئینۂ دِل ہا
کہ رہ تا محملِ لیلیٰ است بیروں تاز محمل ہا
کنارِ عافیت کم بود از بحرِ طلب بیدل
شکست اندر موج ناگل کرد بیروں ریخت ساحل ہا

اگرچہ بحور و قوافی مختلف ہیں تاہم بسوخت، الغیاث، نرسد، عمر، باشد، فراق اور شوی وغیرہ کی ردائف میں خواجہ حافظ اور بھائی صاحب گویا کی مشہور غزلیات کے چند اشعار ملاحظہ کریں اور معانی، پروازِ تخیل اور نکاتِ تصوف و معرفت کی شان دیکھیں:-

بسوخت

بھائی صاحب نندلال

دلِ من در فراقِ یار بسوخت
جانِ من بہرِ آں نگار بسوخت
آنچناں سوختم ازاں آتش!
ہر کہ بشنید چوں چنار بسوخت!
من نہ تنہا بسوختم در عشق
ہمہ عالم ازیں شرار بسوخت
آفریں یاد بر دلِ گویا!
کہ اُمید دمے یار بسوخت

خواجہ حافظ

سینہ ام ز آتشِ دل در غمِ جانانہ بسوخت
آتشے بود دریں خانہ کہ کاشانہ بسوخت
تنم از واسطۂ دوریٔ دلبر بگداخت
جانم از آتشِ ہجرِ رخِ جانانہ بسوخت
سوزِ دل بیں کہ زبس آتشِ اشکم دلِ شمع
دوش بر من زِ سرِ مہر چوں پروانہ بسوخت

الغیاث

از دو چشمِ مست و شہلا الغیاث
از لب و دہنِ شکرخا الغیاث
دلبرانِ شوخ عالم در ربود!
میکنم از دستِ آنہا الغیاث

دردِ ما را نیست درماں الغیاث
ہجرِ ما را نیست پایاں الغیاث
دین و دل بردند و قصدِ جاں کنند
الغیاث از جورِ خوباں الغیاث

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گویا

وائے بر نفسے کہ بیہودہ گذشت
الغیاث از غفلتِ ما الغیاث
از نزاعِ کفر و دیں دِل برہم است
بر درِ درگاہِ مولا الغیاث
کے ز دستِ خنجرِ مژگانِ او
میشود خاموش گویا الغیاث

حافظ

ہر زمانم دردِ دیگر مے رسد
زیں حریفاں بر دِل و جاں الغیاث
خونِ ما خوردند ایں کافر دِلاں
اے مسلماں چہ درماں الغیاث
از خدنگِ ناوکِ مژگانِ او
زخم ہا افتادہ در جاں الغیاث

نرسد

کسے بحالِ غریبانِ پارسا نرسد
رسیدہ ایم بجائے کہ بادشاہ نرسد
ہزار خلدِ بریں را بہ نیم جو نخرند
ازاں کہ ہیچ بداں کوئے دلربا نرسد
طبیبِ عشق چنیں گفتہ است میگوید
بحالِ دردِ غریباں بجز خدا نرسد
بیادِ دوست تواں عمر را بسر بردن
کہ در برابرِ آں ہیچ کیمیا نرسد
فدائے خاکِ درش میشود ازاں گویا
کہ ہر کہ خاک نہ گردد بمدعا نرسد

بہ حسن خلق و وفا کس بیار ما نرسد
ترا دریں سخن انکار کارِ ما نرسد
ہزار نقد بہ بازارِ کائنات آرند
یکے بہ سکۂ صاحب عیارِ ما نرسد
دریغ قافلۂ عمر آنچناں رفتند
کہ گردِ شاں بہ ہوائے دیارِ ما نرسد
چناں بزی کہ اگر خاکِ رہ شوی کس را
غبارِ خاطرے از رہگذارِ ما نرسد

عمر

من از جواں کہ پیر شدم در کنارِ عمر
اے با تو خوش گذشت مرا در کنارِ عمر
دم ہائے ماندہ را تو چنیں مغتنم شمار
آخر خزاں بیاورد ایں نو بہارِ عمر
ہاں مغتنم شمار دمے را بذکرِ حق!
چوں باد مے رود ز نظر در شمارِ عمر

اے خرم از فروغِ رخت لالہ زارِ عمر
باز آ کہ ریخت بے گلِ رویت بہارِ عمر
از دیدہ گر سرشک چو باراں رود رواست
کاندر غمت چو برق بشد لالہ زارِ عمر
اندیشہ از محیطِ فنا نیست ہر گزم
بر نقطۂ دہانِ تو باشد مدارِ عمر

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

باشد رواں چو قافلۂ موج پے بہ پے
آبے بنوش یک نفس از جویبارِ عمر
صد کار کردۂ کہ نیاید بکارِ تو!
گویا بکن کہ باز بیاید بکارِ عمر

دِلے در گزار بود نظر سوئے ما نکرد
بیچارہ دل کہ ہیچ ندید از گذارِ عمر

باش

مدام بادہ کش و صوفیٔ صفائے باش
تمام زہد شو و رندِ بے نوائے باش
بسوئے غیر مینگن نظر کہ بے بصریست
تمام چشم شو و سوئے دوست وائے باش
نگویمت کہ سوئے دیر یا حرم مے رو
بہر طرف کہ روی جانبِ خدائے باش
بسوئے غیر چو بیگانگاں چہ مے گردی
دمے زِ حالِ دلِ خستہ آشنائے باش
مدام شاکر و شاداب چوں دلِ گویا
تمام مطلب و فارغ ز مدعائے باش

بدورِ لالہ قدح گیر و بے ریائے باش
ببوئے گل نفسے ہمدمِ صبائے باش
نگویمت کہ ہمہ سال مے پرستی کن
سہ ماہ مے بخور و نہ ماہ پارسائے باش
گرت ہواست کہ چوں جم بسرِ غیب رسی
بیا و ہمدم جامِ جہاں نمائے باش
مرید طاعتِ بیگانگاں مشو حافظ
ولے معاشرِ رندانِ پارسائے باش
چوں پیرِ سالکِ عشقت بمے حوالہ کند
بنوش و منتظرِ رحمتِ خدائے باش

حافظ

بہر کجا کہ روی جانِ من خدا حافظ
بردۂ دل و ایمانِ من خدا حافظ

ز چشمِ بد رخِ خوبِ ترا خدا حافظ
کہ کرد جملہ نکوئی بجائے ما حافظ

فراق

ربود مقدمِ وصلش زمن عنانِ فراق
دہیم تا بہ کجا شرحِ داستانِ فراق
نبود غیر تو در ہر دو چشم و ابر دیم
نیافتیم در آنجا دگر نشانِ فراق
ہنوز ہیچ نیالودہ بود وصلِ ترا
شنیدہ ام سخنِ وصل از زبانِ فراق

زبانِ خامہ ندارد سرِ بیانِ فراق
وگرنہ شرح دہم با تو داستانِ فراق
دریغ مدتِ عمرم کہ بر امیدِ وصال
بسر رسید و نیامد بسر زمانِ فراق
سرے کہ بر سرِ گردوں بفخر مے سودم
ز روئے ہجر نہادم بر آستانِ فراق

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

شوی

گویا

چہ کردہ فراقِ تو بر سر گویا
کہ در شمار نیاید مرا بیانِ فراق

بیوفا نیست کسے گر تو وفادار شوی
وقت آنست کہ ہر وقت خبردار شوی
جاں اگر ہست نثارِ قدمِ جاناں کن
دل بدلدار بدہ زانکہ تو دلدار شوی
منزلِ عشق درازست بپا نتواں رفت
سر قدم ساز کہ تا در رہِ آں یار شوی
گفتگوئے ہمہ کس در ادراکِ خود است
لب فروبند کہ تا محرمِ اسرار شوی
مے فروش دلِ دیوانۂ خود را گویا
بامیدِ کرم آنکہ خریدار شوی

حافظ

چگونہ باز کنم بال در ہوائے وصال
کہ ریخت مرغِ دلم پر در آشیانِ فراق

اے بیخبر بکوش کہ صاحب خبر شوی
تا راہ رو نباشی، کے راہبر شوی
خواب و خورت ز مرتبۂ عشق دور کرد
آں دم رسی بدوست کہ بیخواب و خور شوی
اگر نورِ عشقِ حق بدل و جانت افتد
باللہ کز آفتابِ فلک خوب تر شوی
از پائے تا سرت ہمہ نورِ خدا شود
در راہِ ذوالجلال چوں بے پا و سر شوی
بنیادِ ہستیٔ تو چوں زیر و زبر شود!
در دل مدار، ہیچ کہ زیر و زبر شوی
گر در سرت ہوائے وصالست حافظا
باید کہ خاکِ درگہِ اہلِ بصر شوی

(۲) زندگی نامہ شاعرِ درویش کی یہ مقدس تصنیف مثنوی مولانا روم کی یاد دلاتی ہے۔ رموزِ معرفت کا نادر اور گرانمایہ بیان ہے، سلکِ نظم میں دُرہائے خوش آب پروئے ہیں جن پر لعل و گوہر نثار ہیں۔ ایک ایک شعر معرفتِ الٰہی کی کلید ہے۔ تصوف و عرفان کا ایک پاکیزہ باب ہے۔ لفظ لفظ میں درسِ پند و نصیحت ہے۔ ہر شعر چراغِ راہ ہے۔ جس کی روشنی رہروانِ راہِ حق کے لئے باعثِ ہدایت اور فروغِ عقل و دانش ہے، مطالعۂ نظم باعثِ سعادت و برکت ہے۔ دیدہ ور مقصدِ حیات سے آگاہ ہوکر اپنا دامنِ مراد موتیوں سے بھر لیتا ہے اور صاحبدل فیض یابِ رحمت و معرفت ہوجاتا ہے۔ صاحبِ نظر کے لئے یہ مقدس صحیفہ سرمایۂ حیات ہے

"زندگی نامہ بلسانِ چشمۂ آبحیات ؎ ہر کہ خواند می کند در بندگی حاصل کمال" شاعرِ شیریں زباں نے قوم و ملک پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ یہ کتاب گویا آبِ حیات ہے، جس سے جاودانی زندگی ملتی ہے۔ ہر شعر وجد آفریں ہے۔ استادِ استاداں نے

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

طالبانِ جامِ معرفت کے لئے بادۂ عرفان و شوق کے ساغر جابجا بھر کر رکھ دیئے ہیں۔ شائقینِ تصوف کے لئے کسی بسیط شرحیں لکھ دی ہیں۔ نکتہ نکتہ واضح کر دیا ہے، اسرار و رموز اور مقاصدِ حیات شعر شعر میں بیان فرمائے ہیں۔ شاعرِ عالی کا سینہ گنجِ معرفت۔ دل مخزنِ علم و حکمت اور ضمیر روشن ہے۔ مثنویِ معنوی کی طرح یہ مثنوی بھی منتخبِ روزگار ہے ——

" درسِ تصنیفِ مقدس مے دہد از حق سبق ✤ کلمہ کلمہ جملہ جملہ مخزنِ جو دو نوال "

سارے اشعار آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ شاعرِ بزرگ نے دلائل اور پسندیدہ پیرایہ کے ساتھ عرفان و معرفت کا دلکش بیان کیا ہے۔ زباندانی اور کمالِ شاعری کا اعتراف ستگورو حضور نے اس طرح فرمایا کہ ان کی تصنیفِ مقدس کو نظرِ کرم سے حیاتِ جاودانی بخش دی، " بندگی نامہ بنامِ زندگی شد سرفراز ✤ یافت از ستگور حیاتِ جاودانی نندلال "

ہر شعر تبرک ہے، ناظرین خود مطالعہ کریں اور انوارِ سخن سے اپنے دل و دماغ کو منور کریں۔ یہاں چند اشعار پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔ ہر شعر سے کتنے عقدے حل ہوتے ہیں۔ حرف حرف سے کرنیں پھوٹتی ہیں۔ جو دل کی تاریکی کو دور کر کے سینہ میں اجالا پھیلا دیتی ہیں۔

۱۔ مرشدِ کامل طالب پر بندگی و طاعت کا دروازہ کھول کر اثرِ صحبت اور نظرِ رحمت سے اسے ریاضت، ذکر اور عشقِ الٰہی میں مشغول کر دیتا ہے۔ یہی دولتِ جاوید ہے :- { مرشدِ کامل :- (ستگور حضور) ✤ طالب :- (سکھ شیوک) }

گویا :- صحبتِ نیکاں اگر باشد نصیب ✤ دولتِ جاوید یابی اے حبیب
محرمِ حق مرشدِ کامل کند ✤ دولتِ جاوید را حاصل کند
منزلِ او بر زبانِ اولیاست ✤ روز و شب کاندر دلش یادِ خداست

۲۔ مرشدِ کامل کی نظرِ فیض اثر طالب کے نفس کی اصلاح اور نفس کی تربیت کرتی ہے :-

گویا :- مرشدِ کامل چو باشد رہنما ✤ با خدائے خویش گردی آشنا
" مرشدِ کامل علاجِ دل کند ✤ ایں مرادِ دل بہ دل حاصل کند
مولانا رومؒ :- چشم روشن کن ز خاکِ اولیا ✤ تا بہ بینی ز ابتدا تا انتہا !

۳۔ مرشدِ کامل پارس ہے وہ طالب کو تانبہ سے زرِ خالص کر دیتا ہے، جملہ نقائص نکال کر اوصاف بھرتا ہے اور حقیقت کے رنگ میں طالب کو رنگ دیتا ہے۔

گویا :- ناقصاں در نظرِ کامل مے کنند ✤ بیدلاں را صاحبِ دل مے کنند
" ایں وجودِ مس ترا سازد طلا ✤ ایں طلا معلوم از یادِ خدا
" صحبتِ شاں کیمیا باشد ترا ✤ تا چہ مے خواہی روا باشد ترا
اے زہے مرشد کہ دل را شوق داد ✤ اے زہے مرشد کہ بندِ دل کشاد
مولانا رومؒ :- گر تو سنگِ خارہ و مرمر بوی ✤ چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

۴۔ طالب دریائے معرفت کو ناخدا (مرشدِ کامل) کے بغیر عبور نہیں کرسکتا:۔

گویا:۔ ایں مرادِ دل کسے بے آں نیافت — ہر گدائے دولتِ سلطاں نیافت
" مرشدِ کامل ہمہ را آرزوست — غیرِ مرشد کس نیابد رہ بدوست
مولانا رومؒ:۔ ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد — او ز غولاں گمرہ و در چاہ شد

۵۔ جب تک مرشدِ کامل سے تعلقِ خاطر پیدا نہیں ہوتا طالب کو حضوریٔ قلب، عرفان اور ذکر و فکر میں ذوقِ سلیم حاصل نہیں ہوسکتا:۔

گویا:۔ واقفِ از مرشدِ کامل شوی — بے تکلف صاحبِ ایں دل شوی
" صحبتِ شاں شوقِ حق بخشد ترا — از کتابِ حق سبق بخشد ترا
" واقفِ ایں رہ چو گردد رہنما — خلوتے در انجمن باشد ترا
" مرشدِ کامل دہد از حق نشاں — نامِ بے مرشد میاور بر زباں
مولانا رومؒ:۔ خاک شو مردانِ حق را زیرِ پا — خاک بر سر کن حسد را ہم چو ما

۶۔ جنہیں مرشدِ کامل مل گیا ہے وہ خوش قسمت ہیں۔ اور دونوں جہانوں میں سرخرو اور ممتاز ہیں:۔

گویا:۔ مرشدِ کامل کسے را دست داد — تاجِ عرفاں را بفرقِ او نہاد
" ہر کہ خاکِ پائے شاں را سرمہ ساخت — بر دلش تحقیق نورِ بدر تافت!
" من چہ ذرہ مشتِ از خاکِ غریب — ایں ہمہ دولت ز مرشد شد نصیب
مولانا رومؒ:۔ بندۂ یک مردِ صاحبدل شوی — بہ کہ بر فرقِ سرِ شاہاں شوی!

۷۔ طالب کو اول ادب درکار ہے۔ بے ادب مقصدِ حقیقی سے محروم رہتا ہے:۔

گویا:۔ بے ادب ہرگز بحق راہے نیافت — راہِ حق را ہیچ گمراہے نیافت!
" در رہِ حق جز ادب تعلیم نیست — طالبِ او را بجز تسلیم نیست!
مولانا رومؒ:۔ از خدا جوئیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

۸۔ مرشدِ کامل کی رحمت و برکت طالب کے حق میں ہو تو سائل اپنی مراد کو پہنچتا ہے:۔

سبز مے سازند چوبِ خشک را — بوئے مے بخشند رنگ بے خشک را
اے زہے مرشد کہ نامِ پاک را — از کرم بخشید مشتِ خاک را

۹۔ خدمتِ مرشد سے ہی حقیقی دولت ملتی ہے:۔

گویا:۔ دولت اندر خدمتِ مردانِ اوست — ہر گدا و بادشاہ قربانِ اوست
عطارؒ:۔ حبِ درویشاں کلیدِ جنت است — دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

۱۰۔ مرشدِ کامل کے بغیر خدا سے حضوری نصیب نہیں ہو سکتی۔ طالب کو اول ستگورو کے حضور حاضر ہونا چاہیئے:۔

گویا:۔ گر حضوری با خدا باید ترا — در حضورِ مرشدِ کامل برو!

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گویا:- عارفِ کامل ترا کامل کُند - ہر چہ مے خواہی ترا حاصل کُند

مولانا روم:- ہر کہ خواہد ہم نشینی با خُدا - او نشیند در حضورِ اولیا!

۱۱- مُرشدِ کامل کی شناخت :-

گویا:- مُرشدِ کامل ہماں باشد ہماں - کز کلامش بُوئے حق آید عیاں!

چشمِ اُو بر غیر ہرگز وا نشد - قطرۂ اُو جز سُوئے دریا نہ شُد

۱۲- مُرشدِ کامل کے حضور لازوال دولت ہے - طالب کو اعتقاد اور خدمت فرض ہے :-

ہر گدا را عزّ و جاہے مے دہند - دولتِ بے اِستغنا ہے مے دہند

۱۳- تاثیرِ صُحبتِ مُرشدِ کامل :-

گویا:- آنچہ در صد سالہ عُمرے نیافت - صُحبتِ شاں ہمچو خورشیدش بتافت

صُحبتِ شاں خاک را اکسیر کرد! - لُطفِ شاں بر ہر دِلے تاثیر کرد!

صُحبتِ شاں نفع بسیار آورد - نخلِ جسمِ خاک را بار آورد

مولانا روم:- یک زمانے صُحبتے با اولیا - بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

۱۴- مُرشدِ کامل کے طفیل علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوتا ہے اور طالب بلا شک بامراد ہو جاتا ہے:-

(دلیل سے - مشاہدہ سے - اور انجامِ مشاہدہ سے پہچاننا)

ہر کہ آید پیشِ شاں چُو ذرّہ وار - زُود گردد ہمچو مہر نُور بار!

ذرّہ را خورشیدِ انور مے کُند - خاک را از حق منوّر مے کُند

از طُفیلِ شاں خُدا را دیدہ ام - دیدہ ام و دیدہ ام و دیدہ ام

۱۵- آبِ حیات کا چشمہ دِل ہی میں ہے مگر مُرشدِ کامل کی توجہ (علم، عین، حق) سے رَسائی ہو سکتی ہے :-

آبِ حیواں اندرونِ خانہ ایست - لیک بے ہادی جہاں بیگانہ ایست!

۱۶- جب تک قلبِ سلیم صاف نہیں انسان بھٹکتا پھرتا ہے - ورنہ گوہرِ مقصود تو دِل کے اندر ہی پوشیدہ ہے جو مُرشدِ کامل کی مہربانی سے ہاتھ آتا ہے :-

او درُونِ دِل تو بیروں مے روی - او بخانہ تو بہ جستجوئے مے روی!

بادشاہِ ہر دو عالم در دِل است - لیک آں وارستہ از آب و گِل است

آنکہ او را جستم از ہر خانۂ - یافتم ناگاہ در کاشانۂ

۱۷- رُوح اور دِل کو ایک ہونا چاہیئے - خاطرِ پریشاں حضوریِ قلب حاصل نہیں کر سکتا :-

گویا:- ہم بدل یادِ خدا و بر زباں - ایں زبانش دِل شُد و دِل شُد زباں

ظاہر و باطن شدہ یکساں اُو - ہر دو عالم بندۂ فرمانِ اُو

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ذکر را اخلاص مے باید نخست — ذکر بے اخلاص کے باید درست

عطار :- عبادت باخلاص نیت نکوست — وگرنہ چہ آید ز بے مغز پوست

۱۸- بندہ کو خاکساری، انکساری، عاجزی اور بندگی درکار و واجب ہے:-

سعدی :- صاحباں را صاحبی باشد شعار — بندہ را در بندگی فصل بہار

گویا :- تا توانی بندہ شو صاحب مباش — بندہ را جز بندگی نبود تلاش

" تا توانی بندہ شو سلطاں مباش

۱۹- صحبت درویشانِ حق:-

مولانا روم:- با بزرگے صحبتے مے بایدت — از ہمہ اوّل ہمیں مے بایدت

گویا :- صحبتِ مردانِ حق را دوستدار — تا تو ہم گردی ز بینش پائیدار

" گر ترا عقلست با دانش قریں — باش درویش و بدرویشاں نشیں

عطار :- اے نفس گر بدیدۂ تحقیق بنگری — درویشی اختیار کنی بر تونگری!

سعدی :- صحبتِ مرداں اگر یک ساعت است — بہتر از صد خلوت و صد طاعت است

۲۰- بشر بندگی، طاعت اور سمرن کے لئے پیدا ہوا ہے:-

مولانا روم:- بندہ پیدا شد برائے بندگی — خوش علاجے ہست بہرِ زندگی

گویا :- حق تعالیٰ بندگی فرمودہ است — بندہ اندر بندگی آسودہ است!

" دولت جاوید باشد بندگی — بندگی کن بندگی کن بندگی!

گر تو خواہی حرّی و دل زندگی! — بندگی کن، بندگی کن، بندگی

مولانا روم:- نشاید سر از بندگی تافتن — کہ دولت بطاعت تواں یافتن

سعدی:- یادِ حق آمد غذا ایں روح را — مرہم آمد ایں دلِ مجروح را

عطار:-

زندگی وہی ہے جو یادِ الٰہی میں بسر ہو:-

۲۱- زیستن را معنیٔ دانی کہ چیست — اے خوشا عمرے کہ در یادش بزیست

عمر آں باشد کہ او در یاد رفت — عمر نبود آنکہ او برباد رفت

۲۲- بے ثباتی عالم:- گویا:- دولتِ گیتی نباشد پائیدار — یک نفس دل را بسوئے حق بیار

سعدی:- منہہ دل بریں دیرِ ناپائیدار — ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

عطار:- با چہ ماند ایں جہاں گویم جواب — آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب

حاصلِ دنیا ہیچ ہے۔ جو شخص اسبابِ دنیا کے لئے یادِ حق سے غافل ہیں نادان ہیں:-

۲۳- گویا:- حاصلِ دنیا ہمیں دردِ سر است — ہر کہ غافل شد ز حق گاؤ خر است!

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

۲۴ - دُنیا اور اسبابِ دُنیا، یادِ الٰہی سے غفلت کا نام ہے :-

گویا :- چیست دُنیا دِلباسِ دُنیوی! — از خُدا غافل شُدن اے مولوی

مولانا رُوم :- چیست دُنیا از خُدا غافل بُدن — نے قماشِ نقرہ و فرزند و زن

۲۵ - دُکھ اور سُکھ کی تعبیر کتنی مختصر مگر جامع کی ہے، مختصر پیرایہ میں مکمل شرحِ غم و آرام ہے :-

غمِ چہ باشد؟ غفلت از یادِ خُدا — چیست شادی؟ یادِ آں بے مُنتہا

۲۶ - یادِ حقیقی سے بے پایاں نعمتیں ملتی ہیں :-

یادِ او گر مُونسِ جانت بود — ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود

۲۷ - ایک سانس بھی اس کی یاد سے غافل نہیں رہنا چاہیئے - اور دِل کو اسبابِ دُنیوی پر مائل نہیں کرنا چاہیئے :-

گویا :- کُفر باشد از خُدا غافل شُدن — بر لباسِ دُنیوی مائل شُدن

غفلت از وے یک زماں صد مرگ داں — زندگی با او است نزدِ عاقلاں (عارفاں)

عطّار :- ترکِ لذاتِ جہاں باید گرفت — دامنِ صاحبدلاں باید گرفت

۲۸ - در حمدِ خُدائے برتر :-

آں خُداوندِ زمین و آسماں — زندگی بخشِ وجودِ اِنس و جاں

ہر کہ باشد دائما در یادِ او — یادِ حق دائم بود ارشادِ او

۲۹ - عشقِ حقیقی، طالب کو اپنی لگن کے سوائے کچھ یاد و خیال نہ رہے :-

گویا :- دِیدہ از دیدارِ حق پُر نور کُن — غیرِ حق از خاطرِ دِل دُور کُن

مولانا رُوم :- طالباں در راہِ حق خوں خوردہ اند — بندگی و حق گذاری کردہ اند

۳۰ - مشاہدۂ تجلیاتِ انوار سے قُربِ خُدا حاصل ہوتا ہے :-

گویا :- گر تو خواہی صاحبِ عرفاں شوی — جاں بجاناں دِہ کہ تا جاناں شوی

ہر کسے کو طالبِ دیدار شُد — پیشِ چشمش جُملہ نقشِ یار شُد

مولانا رُوم :- دِل بدلدارے بدہ و آزاد شو — جاں بجاناں واگذار اے جانِ من

۳۱ - ذِکر، مطلوبِ حقیقی کی پاک یاد کا نام جو ہر وقت زبان و دِل پر ہونے سے بشر واصل بالحق ہو جاتا ہے :-

گویا :- گر نشانِ زندگی سے بایدت — بندگئ حق ترا اے شایدت

" شوقِ مولا معنئ ذِکرِ خُدا ست — کاں طلسمِ جسمِ ما را کیمیا ست

" یا الٰہی بندہ را توفیق دِہ — تا بیادت بگذرد ایں عمرِ بہ

عطّار :- باش دائم اے پسر در یادِ حق! — گر خبرداری ز عدل و دادِ حق!

۳۲ - ذِکر، باطل سے مُنہ موڑ کر حق کی طرف رجوع ہونے کا نام ہے - باطل سے مُراد یہ دُنیا دہنی موہوم ہے

اس سے معرفتِ نفس اور معرفتِ عالَم حاصل ہوتی ہے، طالبِ حق پر حقائق منکشف ہوتے ہیں اور اسرارِ معنوی حاصل ہوتے ہیں:-

آں خوبانے بہ کہ ذکرِ او کُنند   خاطرے آں بہ کہ فکرے او کُنند

مولانا رومؒ:- ع   فکر آں باشد کہ بکشاید رہے۔

۴۳- بندگی میں لازوال دولت بلکہ بادشاہت ہے:-

گویا:- در لباسِ بندگی شاہی تُراست   دولتے از ماہ تا ماہی تُراست

مولانا رومؒ:- لاجرم در بندگی سُلطاں شُدند   بہتر خلق و جہاں ایشاں شُدند

۴۴- معرفتِ الٰہی:- گویا:- شوقِ عرفانش کسے را دست داد   کز کلیدش قُفلِ دل را وا کُشاد

عطارؒ:- ہر کہ عارف شُد خدائے خویش را   در فنا بیند بقائے خویش را!

حافظؒ:- عارفے کو سیر کرد اندر مقامِ نیستی   ہست شُد چوں سنئے از عالمِ اسرار داشت

۴۵:- ذکرِ قلب، یادِ حق کے سوا سب کچھ بھُول جائے۔ دِل وہی ہے جس میں عشق و محبت کی آگ بھری ہو اور ذکر و فکر ذوق و شوق کے سبب پُر نُور ہو:-

گویا:- حرفِ حق در دِل اگر مادی کُنند   در تنِ ہر مُوئے او حق جا کُنند
" اے زہے اِنساں کہ حق را یافتہ   رُو ز یادِ غیرِ حق بر تافتہ!
" ہر دمے کو بگذرد در یادِ او   با خُدا قائم بُود بنیادِ او
گر تُرا یادِ خدا باشد مُدام   تا شوی اے جانِ من مردِ تمام

عطارؒ:- اشتیاقِ حق بُود ذکرِ دِلت!   کوشش تا ایں ذکر گردد حاصِلت

۴۶- نُورِ حق، طالبِ حق کا دِل ذکرِ خدا سے پُر نُور ہوتا ہے اور صاحبِ دل کا وجُود ہمہ تن تجلّی ہوتا ہے:-

گویا:- ہر کہ خُود را سُوئے حق مے آوردش   از رُخِ او نُورِ حق مے باردش
" :- ایں وجُودت روشن از نُورِ حق است   روشن از نُورِ خدائے مُطلق است

سعدیؒ:- دِل از نُورِ طاعت منوّر بُود   سعادت زِ طاعت میسّر بُود

نظامیؒ:- نظامی تا توانی پارسا باش   کہ نُورِ پارسائی شمعِ دِلہاست!

مولانا رومؒ:- گر ہمی خواہی کہ بفروزی چو روز   ہستیِ ہمچو شبِ خُود را بسوز!

۴۷- ذکرِ خدا سے نُورِ قلب، نُورِ رُوح، نُورِ اسرار، نُورِ محبّت اور نُورِ حقیقت پیدا ہوتا ہے:-

ہر کسے کو با خُدا دِل بستہ است   اُو زِ چرخِ نُہ طبق بر جستہ است
شوق از یادِ حقش مُمتاز کرد   سر فراز و صاحبِ اسرار کرد
ذِکرِ مولا گر بدِل قائم شُدے   بر سرِ تختِ نگیں قائم شُدے

عطارؒ:- ذرّۂ دردِ خُدا حاصِل تُرا   بہتر از ہر دو سرا حاصِل تُرا

مولانا روم :- ؏ جہد کن تا نورِ تو رخشاں شود

۴۸ - مثنوی تحفۃ العاشقین مصنفہ شاہ عبدالصمد صاحب نقشبندی میں زندگی نامہ کے شعر نمبر ۳۰ ، ۳۱ ، ۳۳ ، ۳۵ ، ۳۸ ، ۵ ، ۹ ، ۴۱ ، ۴۳ ، ۴۴ ، ۴۶ ، ۴۷ ، ۴۸ ، ۶۰ ، ۶۴ ، ۶۹ ، ۷۰ ، ۷۲ ، ۷۳ ، ۹۴ ، ۹۵ ، ۹۹ ، ۱۰۰ مولانا روم کے نام سے درج کئے گئے ہیں مگر مثنوی معنوی میں کہیں یہ شعر تمام و کمال نہیں ملے ۔ یہ مثنوی ۱۲۷۰ھ کے لگ بھگ لکھی گئی ہے جس میں جگہ جگہ مولانا روم ، عطار ، سعدی اور زندگی نامہ کے اشعار متذکرہ صدر تحفۃ دیئے گئے ہیں ۔ چونکہ زندگی نامہ کا انداز ، رنگ اور بحر و وزن "مثنوی معنوی" سے ملتا ہے لہٰذا غلطی سے شاہ عبدالصمد صاحب نے یہ اشعار گویا مولانا روم کے نام سے لکھ دیئے ہوں گے ۔ زیرا کہ تین علیحدہ مکمل مثنوی ہا کی بغور ورق گردانی کے بعد یہ نتیجہ حاصل ہوا ہے ۔ ہرگز ایسے اشعار کسی جگہ شش دفاتر میں موجود نہیں ہیں :-

مصرعہ ثانی شعر نمبر ۳۴ خواجہ حافظ کا ہے "خاک بر سر کن غم ایام را" جو ہدیۃ درج ہے (غزل ردیف الف ہدیہ محاورہ بھی ہے ۔ خاک بر سر کردن)

مصرعہ ثانی شعر نمبر ۳۱ مولانا روم کا ہے "بندگی کن بندگی کن بندگی" جو تحفۃ مندرج ہے (دفتر سوئم مقام عنا حکایت ہفتم)

مصرعہ اول شعر نمبر ۴۸ جزوی طور پر مولانا روم کا ہے ۔ "تا توانی بندہ شو سلطاں مباش" ۔ لیکن اس میں تصرف جائز کر کے اسے

؏ تا توانی بندہ شو صاحب مباش

اور بلند کر دیا گیا ہے ۔

یہ ضروری نہیں کہ مندرجہ صدر مصرع ارادتاً یا ضرورتاً بھائی صاحب نے اپنی مثنوی میں شامل کئے ہوں بعض اوقات سخنور کی زبان پر بے اختیار وہی کلام آجاتا ہے جو پہلے بھی نازل ہو چکا ہو یا معمولی رد و بدل کے بعد نئی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ زندگی نامہ میں اشعار معرفت اور بیان و مضمون مسلسل ہے ۔ برخلاف اسکی مثنوی معنوی میں حکایتوں اور تمثیلوں کے بعد مختلف آیتوں اور حدیثوں کے مطابق اثر مضامین اور انجام نظم رونما ہے ۔ مقدس زندگی نامہ بیانِ معرفت نہیں ہے بلکہ جوہر عرفاں با عطر معرفت ہے ۔

۴۹ - در مدحت و توصیف و ثنائے مرشدِ کامل ، در صفت برکت و رحمتِ ستگورو حضور کلغی دھر جی مہاراج بادشاہ صادق راہِ منزل میں شاعرِ عالی نے بیشتر یہ مثنوئ معرفت موزوں کی ہے ۔ اسبابِ دنیوی سے دل ہٹا کر تمام و کمال اپنے مرشدِ کامل کے پاک آستان کی طرف مرکوز ہے ۔ احوالِ واقعی اور مشاہدات بیان کر رہے ہیں :-

ہر کہ گردِ کوئے شاں گردید یافت — در دو عالم ، ہمچو مہر و بدر تافت
میچکد از حرفِ شاں قند و نبات — بارد از ہر موئے شاں آبِ حیات
ما کہ از احسانِ شاں شرمندہ ایم — بندۂ احسانِ شاں را بندہ ایم
صد ہزاراں ہم چو من قربانِ شاں — ہر چہ گویم ، کم بود ، در شانِ شاں

من چہ ذرّہ مشتِ از خاکِ غریب
ایں ہمہ دولت ز مرشد شد نصیب

ہر کہ شاں را دیدہ حق را دیدہ است — خوشۂ گل از باغِ محبت چیدہ است

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

او برنگِ صاحبی با عزّ و جاہ | ما برنگِ بندگی اندر پناہ
اے زہے مرشد کہ دِل راشوق داد | اے زہے مرشد کہ بندِ دِل کشاد
اے زہے مرشد کہ با حق آشنا | کرد فارغ از غم و رنج و بلا
صورتِ حق معنیٔ مرشد بود | ہر کہ برگردد ازو مرتد بود
صورتِ حق مرشدِ کامل بود
نقشِ او دائم درونِ دِل بود
اے زہے مرشد کہ نامِ پاک را | از کرم بخشید مشتِ خاک را

(۴۳) جوت بکاس ہندی و فارسی

یہ شاعرِ اعظم کا ایک پاکیزہ گلدستۂ عقیدت ہے۔ خلوص و ارادت سے پیمبرانِ عالی حضور ستگورو صاحبان کی شانِ برتر میں مختصر مگر جامع اشعار رقم کئے ہیں اور اپنے مرشدِ کامل کی بے نظیر توصیف و ثنا کی ہے۔ تلمیحات و استعارات دلکش اور معنی خیز ہیں۔ یہ مقدس مثنوی بوستانِ سعدی کے وزن میں لکھی گئی ہے جسکی عظمت مسلّمہ اور تلاوت باعثِ برکت و سعادت ہے۔ قدرتی روانی کے ساتھ ساتھ جوشِ عقیدت موجزن ہے۔ یہ تصنیف ادب و عقیدت کا ایک پاکیزہ باب ہے۔ سالکِ راہ اور مرشدِ کامل کا عشق رگ رگ میں پیوستہ ہے۔ کلامِ عالیمقام بے حد موثر اور روح افزا ہے۔ جذباتِ الفت ترجمانِ فطرت ہیں۔ فردوسی کی طرح رزم اور نظامی کی طرح بزم کا حسین منظر کھینچا ہے۔ آپکی ہمہ گیر قابلیت اور عظیم واقفیت ہر شعر سے عیاں ہے۔ نامور سخنور نے مدحتِ ستگورو لاجواب پیرایہ میں کی ہے۔ عربی و فارسی کی زمین پُر معنی ہیں۔ جوت بکاس ہندی بھی جس میں صرف ۴۳ بند ہیں صفت و صلاح کی ایک مختصر نظم ہے۔ مضمون تقریباً ایک ہی ہے۔ لیکن جوت بکاس فارسی جس میں ۱۷۹ شعر ہیں زیادہ بسیط اور واضح ہے۔ اسے ترجمہ کہنا غالباً درست نہیں ہے۔ اپنی ہے۔ بطور تبرک چند اشعار تحریر ہیں۔

اپنی جگہ دونوں آزاد تصانیف ہیں۔ مظہرِ قدرت اور مقدرِ رحمت ہیں۔ آپکی سری گورو نانک دیو جی مہاراج مرشدِ العالمین، جگت گورو، نورِ خدا۔ عظمت و مکرمت مسلّمہ ہے۔ پیغمبرِ حق اور مقبلِ خدا ہیں، دنیا کے لئے روشنی و ہدایت اور جگ کے لئے فیض و برکت ہیں۔ توصیفِ ستگورو میں بھائی صاحب یوں نغمہ سرا ہیں:-

۱۔ گورو نانک آمد نرائن سروپ | ہماناں نرنجن نرنکار روپ
حقش آفریدہ ز نورِ کرم | ازو عالمے را فیوضِ اتم!
حقش گفت خود مرشدِ العالمین | نجات الورا رحمت اللہ نبیں!
منور ازو ہر دو عالم بحق | حقش داد بر جملہ مقبل سبق

عظمت و بزرگی کا ذکر کرتے ہیں

۲- ایک ہی مقدس تجلی اور ایک ہی نورِ ربانی دسوں ستگورو صاحبان اور پیمبرانِ یزداں میں جلوہ گر رہا۔ سب ایک ہی سروپ اور ایک ہی جوت ہیں۔ دیدہ ور شاعر و درویش یہ حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:—

ہمو گورو گوبند و ہمو نانک است　　ہمہ شبدِ او جوہر و مانک است

۳- یہ تصنیفِ لطیف صنائع و بدائع کی خوبیوں سے مزین ہے۔ نعتِ پیمبر کا حق خوب ادا کیا ہے۔ عربی ترکیبیں بھی شامل ہیں۔ اور کہیں کہیں روشِ سعدی شیرازی ہے۔ سری گورو گوبند سنگھ مہاراج کی شانِ اقدس میں رقمطراز ہیں۔ یہ اشعار، صنائعِ معنوی کی صنعت تنسیق الصفات میں کہے گئے ہیں اور نعتِ سعدی شیرازی کے دو مصرعوں میں تصرف جائز کرکے مدحتِ ستگورو میں نادر و نایاب موتی پروئے ہیں۔ جہاں شیخ سعدی نے اسی صنعت میں صرف تین شعر کہے ہیں وہاں ہمارے شاعر و درویش نے فی البدیہہ تقریباً بیس شعر ان سے بہتر کہہ دیئے ہیں۔ ناظرین خود ملاحظہ کریں کہ طالبِ صادق نے عربی ترکیب میں کتنی کامیاب نعت کہی ہے۔ اسمیں پے در پے صفات سے موصوف کا ذکرِ خیر ہے اور معانی میں بیشمار خوبیاں ہیں۔

شیخ سعدی نعت

کریم السجایا جمیل الشیم
نبی البرایا شفیع الامم
شفیع الوریٰ خواجۂ بعث و نشر
امام الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر

بھائی نندلال صاحب گویا

کریم السجایا جمیل الخصال　　عموم العطایا شمول النوال
شفیع البرایا ضمان الوریٰ　　محیط السخایا ذکا الہدیٰ
وفور العطایا عمیم النعم!　　کثیر الفیوض و کفی الکرم!
عظیم المنازل رفیع المکان　　کریم الشمائل منیع البنیان!
مقدس جناب و معلیٰ خطاب　　گدائیش ہزاراں مہ و آفتاب
کریم المنش مالکِ الفیض و جود
ہمہ قدسیاں پیشِ او در سجود

سپہر نورِ خدا کی تنویر اور فضل کا بیان ہے:—

ز فیضش مکین و مکاں بہرہ ور　　ز نورش جہاں یافتہ زیب و فر!

۴- ستگورو جیو نے بھارت میں آکر ظلم و ستم کے اندھیروں کو مٹایا اور راستی، نیکی اور دھرم کے اجالوں کو جگ میں پھیلا دیا:—

پرستش دو گوہر فروزاں چو مہر　　یکے جائے فضل و دگر جائے قہر
باوّل جہاں را شدہ حق نما　　بہ ثانی ہمہ ظلم و ظلمت زدہ
ہم کذب و ناراستی گشت دور　　شبِ تیرہ گردید رخشاں چوں نور

۵- صنائع لفظی و معنوی میں ستگورو حضور کی فصیح و بلیغ تعریف کرکے آپکی عظمتِ پیمبری اور شانِ سرمدی کا ذکر کرتے ہیں:—

ہزاراں چو جمنا ہزاراں چو گنگ　　بپا اندرش سر نہادہ ز ننگ
ہزاراں علی و ہزاراں ولی　　بپائش نہادہ سرِ سروری!

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

چہ اعلےٰ چہ ادنےٰ ہمہ بر درش — سر افگندہ و بندہ و چاکرش
چہ خاک و چہ آتش چہ باد و چہ آب — چہ خورشیدِ رخشندہ و ماہتاب
ہمہ انبیا و ہمہ اولیا — ہمہ اصفیا و ہمہ اتقیا
بخاکِ درش سر نہادہ بہ عجز! — بپا اندرش اُوفتادہ بہ عجز

۶- بھائی صاحب علم معانی، علم بیان، علم بدیہہ اور علم عروض اور دیگر علوم کے ماہر اُستاد تھے۔ تمام کلام زیورِ فصاحت و بلاغت سے آراستہ ہے۔ محاسن بیشمار ہیں، جدّتِ طبع سے مُرشدِ کامل کی انوکھی تعریف و توصیف کی ہے۔ ہر شعر خوبیوں سے بھر پور ہے۔

در اوصافِ ستگورو:- زبانہا زِ توصیفِ او گنگ و لال — سخن را بوصفش چہ حدّ مجال
(صنعتِ ترصیع) در کرامات و اعجاز ستگورو:- کرم ہا و افضالِ او بیحلی — کرامات و اعجازِ او کبریا
صنعتِ مراعاۃ النظیر، در توصیفِ سخاوت و کرم:- محیطِ فیوض و کرم را گہر — سپہرِ سخا و عطا را قمر
تنسیق الصفات در مدحتِ فیض و بخشش — جہانِ سخا عالمِ مکرمت — محیطِ عطا قلزمِ عاطفت
" تضاد، در صفتِ ضمیرِ منیر:- ہمہ دیدہ آمد تنِ قدسِ او — ہویدا بہ چشمش ہمہ پشت و رو
" مقابلہ، در بزرگی و کرامت:- جہانبانِ مُلکِ نفضال و کرام — مہمّاتِ دارین را انتظام
" سجع موازنہ، در تعریفِ شہسواری و جنگ آوری:- بمیدانِ جنگ آوری شہسوار — بجولانِ خصم افگنی نامدار!
بہ بحرِ تحارب دمندہ نہنگ — دلِ خصم سوزاں بہ تیر و خدنگ
فروزندہ مہرے بہ ایوانِ بزم — دماں اژدہائے بہ میدانِ رزم!
" ذو القافیتین) رزم و بزم — بہ رزم اندروں نرہ شیرِ دماں — بہ بزم اندروں ابرِ گوہر فشاں
" مراعاۃ النظیر) در مدحتِ شجاعت — اگرچہ بہ تسخیرِ ہر دو جہاں — نیازش نباشد بہ تیغ و سناں
(سجع مطرّف) — ولے جوہرِ تیغ افروختہ — ز برقش دلِ دشمناں سوختہ
در وصفِ تیر افگنی — چناں ناوکش حلقہ در کرہ کرد — کہ ارجن نکردہ بروزِ نبرد!
(صنعتِ تجنیس) در ذکرِ سعادتِ صفت و صلاحِ ستگورو — ہر آنکس کہ او خواند نامش بصدق — رواشد ہر اُمید و کامش بصدق

دربیانِ برکت و شفقتِ ستگورو- اگر کسی کی قسمت رُوٹھی ہوئی ہو تو ستگورو حضور کے پوتّر چرنوں میں سیس رکھنے سے اس کا مقدر سیدھا ہو جاتا ہے۔ اور وہ عقیدت مند سائل کامیاب و کامرانِ زندگی ہو جاتا ہے۔

ہر آنکس کہ از راہِ صدقِ اعتقاد — بپائے ہمایون او سر نہاد
سر افراختش حق ز ہر سربلند — اگر بد نگوں بخت و اختر نژند!

۷- اگر آبِ حیات سے مُردہ اجسام جی اُٹھتے ہیں تو ستگورو جیو کے چرن امرت سے مُردہ دِل اور جان میں نئی زندگی آ جاتی ہے یاد و ذکر و بندگی اور عرفان و معرفت ہی حقیقی زندگی ہے۔ ورنہ انسان مُردہ کے برابر ہے جس نے حق کو نہ پہچانا

طالبِ صادق کو آپکی مہر سے بقائے دوام مِل جاتی ہے۔

زِ حیواں اگر مُردہ گُل ہا زِ بیند　　　　ازیں آب جانہا و دِل ہا زِ بیند

طُفیلش ہمہ مُجرماں را نجات　　　　زِ پاشوئے اُو مُردگاں را حیات

(صنعتِ ذوالقافیتین) :-

۸- سنگورو جیو کے سری امرتسر کے سامنے گنگا اور کُل ۶۸ تیرتھ عاجز ہیں۔

چہ گنگا مقابل بہ امرت سَرش　　　　کہ ہر شصت و ہشت (۶۸) آمدہ چاکرش

۹- مدحتِ ستگورو کلغی دھر جی مہاراج۔

ازیں برگزیں تر کہ آید گماں　　　　ازیں برتریں تر کہ گوید زباں

جہاں در جہاں مکرمت ذاتِ او　　　　زِ حد برتر آمد کمالاتِ او

سِرِ لعل بادا بنامش فدا!　　　　ازو باد جان و دِلش را نوا

(۵) **گنج نامہ** :- یہ ناظم سحرالبیان کی نظم و نثر کا مقدس خزانہ ہے۔ عقیدت کے موتی اور ارادت کے پھول جو ستگورو صاحبان کے پوتر چرنوں میں چڑھائے گئے ہیں قوم و وطن کے لئے سرمایۂ سعادت ہیں۔ ناثرِ باکمال نے نثر فصیح و بلیغ اور عبارت مسجع و مقفیٰ لکھی ہے نظم صنائع و بدائع سے مزین ہے تصنیفِ شریف لفظی و معنوی خوبیوں سے بھری ہوئی ہے۔ مدحتِ ستگورو خلوص و محبت کے انوکھے پیرایہ میں کیگئی ہے جسے لاکھوں عقیدتمند برکت و سعادت کے لئے روزانہ پڑھتے اور سنتے ہیں۔

"در باعثِ برکات و رحمت گنج تصنیف و ثنا　　　　آستانِ مُرشدِ کامل نمایدہر خیال"

بھائی صاحب کا اندازِ بیان دلکش اور والہانہ ہے۔ فضائلِ ستگورو علمیت و عقیدت کے ساتھ حسین و جمیل تحریر کی صورت لکھتے ہیں۔ جذباتِ اُلفت شعر و سخن بن کر قرطاس پر اُبھرے ہیں۔ مقدس ستگورو صاحبان کی صفت و صلاح فصاحت و بلاغت سے پُر ہے۔ لفظ لفظ سے صدق و ارادت مترشح ہے، اسلوبِ بیان شگفتہ و شاداب ہے۔ فاضل خوش طبع کی قابلیت اور جذبہ نگاری سُورج کی طرح روشن ہے۔ جذبات ارفع و اعلیٰ ہیں، شانِ ستگورو میں اس قدر مدحیہ کلام آج تک کسی سخنورِ ہند نے فراہم نہیں کیا۔ مدحتِ مُرشدِ کامل کے لئے دِل کی گہرائی سے شاہوار موتی نکلے ہیں جنہیں خلوص و عقیدت کی پاکیزہ لڑیوں میں پرو کر ستگورو کے نذر کیا ہے، یہ تصنیف بے حد مقدس و مُبارک ہے صفت و صلاح کے وقت اِس کے منتخب اشعار سری دربار صاحب امرتسر ہی نہیں بلکہ سبھی مقدس گوردواروں میں پڑھے جاتے ہیں۔ سامعین پر وجد کا عالم چھا جاتا ہے۔ صِدق و صفا اور ارادت و عقیدت کا ہر شعر آئینہ دار ہے۔

بنظرِ سعادت چند اشعارِ آبدار رقم ہیں :-

بلہاری گورو آپنے دیوہاڑی صدوار　　　　"جِن مانس تے دیوتے کئے کرت نہ لاگی وار"

آپ ستگورو پاک کے سچے سیوک اور طالبِ صادق تھے۔ مُرشدِ کامل کے پوتر چرنوں پر دِل و جان سے نثار تھے۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اوّل اُنہیں جذباتِ عقیدت سے منظم ستگورعالی کی توصیف گاتے ہیں۔

دل و جانم بہر صباح و مسا — سر و فرقم ز رُوئے صدق و صفا
باد بر مُرشدِ طریق نثار — ز سر عجز صد ہزاراں بار
کہ ز انساں ملک نمود است او — عزّتِ خاکیاں فزود است او
مُرشدِ پاک نورِ حق آمد — زاں سبب در دلم سبق آمد

مدحتِ ستگوروں میں بُلبلِ ہزار داستان نے دلفریب نغمہ سنجی کی ہے:-
بافشانِ فصاحت و بلاغت نے شعر و سخن کے کیسے کیسے گل بوٹے کھلائے ہیں۔

در توصیفِ مُرشد العالمین، رحمت المذنبین ستگورو نانک دیوجی مہاراج۔

نامِ او شاہِ نانکِ حق کیش — کہ نیاید چنوں دِگر درویش
طالبِ خاکِ اُو چہ خاص و چہ عام — چہ ملائک چہ حاضرانِ تمام

در مدحتِ سلطنتِ دوم فروغِ شمعِ حق برگزیدۂ ذوالجلال سری گورو انگد دیوجی مہاراج۔

ز وصفش زبانِ دو عالم قصیر! — بود تنگ پیشش فضائے ضمیر
گورو انگد آں مُرشد العالمین — ز فضلِ احد رحمت المذنبین!

درمدحِ سلطنتِ سوم سُلطانِ ممالکِ حق پروری سری گورو امرداس جی مہاراج:-

گورو امرداس آں گرامی نژاد — ز انفضالِ حق ہستی اش را مواد
دو عالم غلامش چہ ہژدہ ہزار — نفضال و کرامتش فزوں از شمار

در وصفِ سلطنتِ چہارم محبوبِ سبحان اعظیم سری گورو رامداس جی مہاراج۔

گورو رامداس آں مُطاعِ الوریٰ — جہانبانِ اقلیمِ صدق و صفا
ہمہ ساجدش داں بصدقِ ضمیر! — چہ اعلیٰ چہ ادنےٰ چہ شاہ و فقیر

در ثنائے سلطنتِ پنجم سرتاجِ شہیداں حقیقت پرور مقبولِ ذاتِ کبریا سری گورو ارجن دیوجی مہاراج۔

گورو ارجن آں مجمعِ جود و نفضال — حقیقت پژوہ بندۂ حق جمال
جنابش نفضالِ حق آمد ازو — فروغِ جمالِ حق آمد ازو

در تعریفِ سلطنتِ ششم زینتِ انجمنِ ارشاد، ہادی سری گورو ہرگوبند جی مہاراج۔

گورو ہرگوبند آں ابا کرم! — کہ مقبول شد نزد شیخ و برہم
ہمہ ... سلطنت نامور — بفرمانِ او جملہ زیر و زبر

در صفتِ سلطنتِ ہفتم تختِ نشیں سلطنتِ بے زوال سری گورو ہررائے جی مہاراج۔

خلق پرور حق نیش گورو کرتا ہررائے — سلطان ہم درویش گورو کرتا ہررائے
... گورو ... — سرور کونین گورو کرتا ہر رائے!

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

درستائشِ سلطنتِ ہشتم تاجِ مقبولانِ مقبول سری گورو ہرکشن جی مہاراج۔

گورو ہرکشن آں ہمہ فضل وجود | حقش از ہمہ خاصگاں بر ستود!
ہمہ عاصیاں راکفی عصمتش! | ثری تا سما جملہ فرماں برش

درمدحتِ سلطنتِ نہم گوہرِ شہادت سرنہادۂ تسلیم و رضا سری گورو تیغ بہادر جی مہاراج۔

گورو تیگ بہادر آں سراپا انفعال | زینت آرائے محفلِ جاہ و جلال!
حق از ہمہ برگزیدگاں بگزیدش | تسلیم و رضائے را نکو سنجیدش

دراوصافِ سلطنتِ دہم سلطان الاوّل والآخر، باطن الباطن والظاہر جلوہ آرائے مشعلِ حق فروغ سری گورو گوبند سنگھ جی کلغی دھر مہاراج ؎ فدائے آستانِ مرشدِ کامل۔ سخنور بارگاہِ ستگورو عقیدت کیش بھائی نندلال نے اپنے رہبرِ کامل اور پیر دستگیر کی مدح سرائی عجب والہانہ انداز سے قلم برداشتہ کی ہے۔ یہ شعر نہیں بلکہ طالبانِ صادق کے لئے پاٹھ اور منتر ہیں جو غیب سے لسان الغیب کو ودیعت ہوئے ہیں۔ صنائع لفظی و معنوی کی جملہ صنعتوں میں کلکِ معجز رقم نے زریں نقش ونگار کھینچے ہیں:۔

ناصر و منصور گورُ گوبند سنگھ | ایزدی منظور گورُ گوبند سنگھ
حق حق آگاہ گورُ گوبند سنگھ | شاہ شاہنشاہ گورُ گوبند سنگھ
حق را محبوب گورُ گوبند سنگھ | طالب و مطلوب گورُ گوبند سنگھ
خالص و بے کینہ گورُ گوبند سنگھ | حق حق آئینہ گورُ گوبند سنگھ
حق حق اندیش گورُ گوبند سنگھ | بادشاہ درویش گورُ گوبند سنگھ
قادرِ ہر کار گورُ گوبند سنگھ | بیکساں را یار گورُ گوبند سنگھ
مُرشدِ الدارین گورُ گوبند سنگھ | بینش ہر عین گورُ گوبند سنگھ
بادجانش فدائے گورُ گوبند سنگھ | فرقِ او برپائے گورُ گوبند سنگھ

(۶) **توصیف وثنا**؎:- سخنور خوش فکر و تخیّل نے نثر مقفّیٰ کی صورت مرشدِ کامل کی معنی خیز تحریف و توصیف کی ہے۔ اپنے سالکِ بزرگ کی مدح میں نکات و معانی کے گلزار کھلائے ہیں عقیدت اور محبّت الفاظ کی شکل اُبھر آئی ہے، علمیّت، نکتہ دانی اور جدّتِ طبع سے ایک گنجِ اوصاف و فضائل قوم کے لئے شاعرِ روشن ضمیر نے جمع کر دیا ہے۔ طبع سرشار و بیخود نے بحرِ علوم سے نایاب گوہر نکالے ہیں۔ صاحبِ نظر نکتہ دان نے ادب و علمیت کی گرانقدر خدمت کی ہے۔ وسیع معلومات نکتہ رسی اور قابلیت نازشِ ادب ہے۔ سرگروہِ سخن سنجاں نے بے مثال مجموعہ صفت و صفات فراہم کیا ہے۔ دلی ارادت اور قلبی عقیدت نے محاسنِ سخن میں اضافہ کرکے قوم و ادب پر احسانِ عظیم کیا ہے۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بھائی صاحب نے شایانِ شانِ ستگورو مدح سرائی کی ہے۔ نثر مرصع لکھی ہے جو تمام خوبیوں سے پُر ہے ا
اُس دورِ قدیم کی یاد دلاتی ہے جس وقت یہ رنگ مقبولِ زمانہ تھا، اڑھائی سو برس گزرنے پر بھی آپکی جملہ تصانیف
کی تازگی اور شگفتگی میں کوئی فرق اور شک و شبہ نہیں۔ یہ تحریر مشکل پسند طبع کی علمیت اور نکتہ وری کی ترجمان۔
لفظی و معنوی صنائع، سلاستِ الفاظ اور متانتِ معانی نثر کی جان ہیں۔ تمام عبارت دقیق، رنگین اور مسجع و مقفیٰ
سطر سطر موتیوں کی لڑی ہے۔ ہر سہ صنعتِ سجع کے علاوہ دیگر صنعتوں میں تشبیہات و استعارات سے رنگین
تلازم و مناسبات سے مزین اور اصطلاح و تخیل سے آراستہ ناثرِ باکمال نے یہ نثر لکھی ہے۔ آپکی نظم و نثر کی
تعریف مشکل ہے۔ آپ فضل و ہنر، علم و ادب میں شہرۂ آفاق اور یگانۂ روزگار تھے۔ عرفان و حکمت میں اُستاد
زماں اور سخندانی میں قادر الکلام شاعر، علم و عمل سے آراستہ، فصاحت و بلاغت میں ماہر، حقائق و معارف
سے آگاہ۔ رموزِ خفی و جلی سے آشنا۔ عارف۔ صاحبدل و پرہیزگار بزرگ تھے، جس طرف قلم اُٹھایا دل و زبان
نے ہم آہنگ ہو کر عجب بہار دکھلائی ہے۔ یہ فن یہ نعت گوئی اور مدح سنجی حقیقت میں ان کی ذاتِ بابرکت ہی
پر ختم ہے۔ آپ کا کلام، آپکی منزل، آپ کا ذوق، فکر، تخیل، تصور اور بیان بہت اونچا ہے۔ مقبولِ حق
عارف و صاحبدل و پرہیزگار بندۂ درگاہِ عالی واقفِ اسرار و حال توصیف و ثناء کے لئے اپنے مرشدِ کامل
کے پرستار اور طالبِ صادق نے بڑی جانفشانی کی ہے۔ فصیح الفاظ استعمال کئے ہیں جن کے معانی البتہ بلیغ
ہیں۔ تزئینِ عبارت کے لئے کس قدر جواہراتِ معدنِ جگر سے نکالے ہیں۔ شائقینِ کمالِ سخن ہی کچھ اندازہ لگا
سکتے ہیں۔ یہاں ناظرین کی ضیافتِ طبع کے لئے نثر جواہر نگار کے کچھ جواہر پارے دیئے جاتے ہیں۔ جو علمِ بدیعہ
کی لفظی و معنوی مختلف صنعتوں کے سچے دھجے ہیں، علمِ عروض، علمِ معانی اور علمِ بیان کے علاوہ علمِ بدیعہ کے
ماہر اُستاد نے الفاظ و معانی میں خوبیوں کے نگینے جڑ دیئے ہیں۔

سمود اعتلائے مرشدِ شامل
توصیف و ثنائے ستگورو کامل

نمونۂ نثر مسجع و مقفیٰ و مرصع در صنائعِ لفظی (جس سے الفاظ میں خوبی حاصل ہو۔)

(۱) شہنشاہِ ملکِ معرفت، آگاہِ رموزِ حقیقت ، مظہرِ ایزدی و تجلیات، مطلعِ صمدی اشحات

(۲) صنعتِ ترصیع (اسمیں جمیع الفاظ متحدالوزن والقوافی ہوتے ہیں)
سرورِ مقربانِ بارگاہِ احدیت ، افسرِ یگانگانِ درگاہِ صمدیت
ہم ملک بندہ خاصانش را
ہم فلک بندہ سگانش را

(۳) صنعتِ معاد (پہلے ٹکڑے کا آخری لفظ دوسرے ٹکڑے کے آغاز میں ہوتا ہے۔)
درویشِ شاہنشاہِ خطاب ، شاہنشاہِ درویش القاب

(۴) صنعتِ سجع (اسمیں دونوں ٹکڑوں کے آخری کلمات موافق ہوتے ہیں) (۱) سجعِ مطرف (آخری کلمات اگرچہ وزن
میں مختلف ہوں مگر روانی یکساں ہو۔)

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بادشاہِ ہر دو جہاں   کام بخشِ کاراں

(ب) سجعِ متوازی۔ (آخری الفاظ وزن اور روی میں متفق ہوں)

دربائے جود و نضال ، ابرِ بخشش و نوال

(ج) سجعِ موازنہ (سب الفاظ متحد الوزن لیکن مختلف الروی مقابل میں واقع ہوں)

موصوف الملائیکات مسجود القدوسیات ، جزیل وجمیل واکرم ، جلیل ونبیل واعظم۔

(۵) صنعتِ خیفا۔ (جس میں تمام الفاظ بالترتیب منقوط اور غیر منقوط ہوں)

اسنیٰ و اعلیٰ و افضل - اقدس و اطہر و اجزل

(۶) صنعتِ منقوط۔ (سب الفاظ نقطہ دار ہوں)۔

فرخ و فیروز و فرخندہ ۔ باقی و پائیدار و پائندہ

(۷) صنعتِ ذوالقافیتین (دو یا زیادہ قافیہ ہوں)۔

لامکاں گوشہ از ضمیرِ شاں   خلد را توشہ از خمیرِ شاں

ساری نثر صنعتِ ترصیع اور موازنہ سے مرصّع ہے۔ علاوہ ازیں صنائع لفظی کی دیگر اقسام میں بھی ناثرِ فاضل نے بیہ نثر بے ساختہ لکھی ہے:- نمونۂ نثر در صنائع معنوی (جس کے معانی میں کمال حاصل ہو)

(۱) صنعتِ تضاد :- (کلام میں دو کلمے ایک دوسرے کی ضد لانا)

فرمانروائے بالا وزیر   انس افزائے میش وشیر

(۲) صنعتِ مقابلہ :- (دو یا زیادہ معانی کو ایک جا ذکر کرنا جو اوّل معنی کی ضد و مقابل ہوں)

بحر و بر ہر دو را نوا از شاں   مہر و مہ ہر دو را ضیا از شاں

قطبِ دائرۂ سلطنتِ ابد بنیاد   مرکزِ محیطِ عدل و داد

(۳) صنعتِ مراعاۃ النظیر (کئی الفاظ مناسب کلام میں لانا)

ملک الموت را ہراس از شاں   کرسی وعرش را اساس از شاں

گوہر آرائے لوح و قلم   جوہر افزائے صمصام والعلم

(۴) صنعتِ عکس (اوّل جزو کو آخر اور آخر کو اوّل کرنا)

خاتمِ فیروز مندی را نگینِ کبریا   نگینِ تختِ بلندی را نقشِ عالم آرا

(۵) صنعتِ لف ونشر (اوّل چند الفاظ لانا پھر ان کے متعلقہ اشیا کو بیان کرنا)

خرد را صاحب و انصاف را پدرِ مہربان   تمیز را دوستِ دانا و عدالت را پادشاہِ حق نشاں

(۶) صنعتِ جمع (دو یا زیادہ الفاظ کو ایک حکم میں جمع کرنا)

نور بخشِ جمالِ صورت و معنی   حسن افروزِ کمالِ دنیا و عقبیٰ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زیبا و محسن و خوشخو   جوانمرد و سخی و فصیح گو

(۷) صنعتِ تلمیح (کلام میں کسی مشہور قصہ یا واقعہ کی طرف اشارہ کرنا)
بکمالِ شجاعت ناسخِ کارنامہائے بھیم و ارجن۔ حرفِ تراشیں جگناتھ ہنومنت و لچھمن

(۸) صنعتِ تنسیق الصفات (موصوف کو پے در پے صفات سے ذکر کرنا)
عمیم الفیض، کثیر الاحسان، ناصر و منصور و مظفر۔ اشرف و اکمل و انور۔ مقدس و معلی و مطہر

(۹) صنعتِ معما۔ جس میں پوشیدہ بیان ہو۔ رتبع علوی بمدحِ شاں سرگرم   چار و ستادرا از شاں آرند
(۱۹ ناظم) (۲۴ ریشہ)

(۱۰) صنعتِ تشابہ الاطراف۔ (کلام کا اختتام ابتدا کے متناسب ہو)
آسمان و زمیں بپا از شاں   تحت و تا فوق را بقا از شاں

ہر سطر کی صنائع و بدائع کے محاسن سے بے اختیار زیبائش ہے۔ صنائع بالا کی امثلہ بنظرِ اختصار دی گئی ہیں ورنہ دیگر صنائعِ معنوی بھی بکثرت موجود ہیں۔ تمام و کمال تبصرہ کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ ہر جملہ ایک الگ تفسیر کا طالب ہے۔ شائقینِ سخن۔ خود غور و فکر فرمائیں۔

ہر سخن آئینہ دارِ الفتِ پاکِ گورو   مالامال از ذکرِ اقدس دامنِ فکر و خیال

نصائحِ گویا

یوں تو آپ کے ہر ایک شعر میں درسِ نصیحت ہے لیکن یہاں صرف چند پندِ سودمند تبرکاً دی جاتی ہیں:-

(۱) یادِ حقیقی کے بغیر یہ حیات موت کے برابر ہے۔ ہر سانس کو ذاکر رکھنا چاہیئے۔
در آں زماں کہ نیائی بیاد می میرم   بغیر یادِ تو زیں زیستن چہ سود مرا

(۲) اگر قلبِ سلیم مصفا ہو تو اسمیں سب کچھ نظر آسکتا ہے۔ اسے جملہ آلائش سے صاف رکھنا چاہیئے۔
دل اگر دانا بود اندر کنارش یار ہست   چشم گر بینا بود در ہر طرف دیدار ہست

(۳) محبوبِ حقیقی کا جلوہ دیدۂ بینا میں موجود ہے تلاشِ یار میں صحرا و دشت میں سرگرداں رہنا فضول ہے۔
چرا بیہودہ می گردی بصحرا و بدشت اے دل   چوں آں سلطانِ خوباں کردہ اندر دیدہ منزل ہا

(۴) یادِ الٰہی کا ایک لمحہ بھی ساری عمر کے لئے کافی ہے اگر معیتِ حق میں یہ دم گزرے
بایں یکدم کہ یاد آئی تواں عمرے بسر بردن   اگر یکدم کسے باید بشوقِ حق فراغ ایں جا

(۵) استدلال سے معرفتِ حقیقی حاصل نہیں ہوتی۔ طالب کو کمالِ صدق و ارادت سے کام رکھنا چاہیئے کیونکہ یقینِ کامل ہی سے علم و معرفت تک رسائی ہو سکتی ہے۔
فدائے او شوؤ عذرے مخواہ اے گویا   کہ در طریقتِ ما جائے عذر خواہی نیست

(۶) یہ جہان اور اسکی سب نعمتیں تابع مرد کے نزدیک ہیچ ہیں۔ راحتِ دل کے لئے اطمینانِ قلب اور دل

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

پیش درویشے کہ او از مدّعا خواہد گزشت
بادشاہے جہاں جز شور و غوغایش نیست
بے مدّعا چاہیئے :-

(۷) وہ سانس جو یادِ مرشد کے بغیر گزرتا ہے بیکار ہے۔ ہر سانس کو یاد کے وقف کرنا چاہیئے۔
واۓ بر نفسے کہ بیہودہ گزشت   الغیاث از غفلتِ ما الغیاث

(۸) ذوق و شوق سے ذکر و فکر اور عشق و معرفت حاصل ہوتے ہیں۔ مرشد کامل ان کے بغیر طالب کو منزلِ مقصود پر نہیں پہنچاتا، محض زہد و تقوٰے سے حصولِ معرفت ممکن نہیں۔ عشق و عقیدت کے ذریعہ ہی اسرارِ عالم منکشف ہوتے ہیں
بغیر بدرقۂ عشق کے رسی بادوست   بغیر جذبۂ شوقِ تو رہنما چہ کند

(۹) دنیوی آرام و آسائش کے لئے عمرِ عزیز صرف کرنا بے سود ہے۔ طمع کا انجام پریشانی ہے۔
برائے گردۂ نانِ گرد ہر دو نان چہ میگردی   طمع دیدی کہ آدم را اسیر دانہ می سازد
گویا تا کے ایں سراۓ معدوم   - گا ہے لازم شوی دگا ہے ملزوم

(۱۰) اہلِ بصر کو مشاہدۂ حقیقی حاصل ہوتا ہے۔
آئینہ، خدائے نما ہست روئے تو۔ دیدارِ حق ز شیشۂ روئے تو مے کنند

(۱۱) لذّتِ محبت و اسرارِ حق تعالیٰ ہی باقی ہیں ورنہ باقی سب لذّاتِ فانی ہیں۔ عارفِ کامل وہ ہے جو اس کی راہ میں گامزن رہتا ہے۔
قدم آں بہ کہ در راہِ خدا بیہودہ مے باشد   زبانے بہ کہ در ذکرِ خدا آلودہ مے باشد

(۱۲) عشقِ حقیقی کے بغیر ہر شے فانی ہے۔ مطلوب کی طلب میں انتہائے عالی ہمتی کا نام عشق ہے جسے بقائے دوام حاصل ہے :-   فنا پذیر بود ہر چہ ہست در عالم   نہ عاشقاں کہ ز اسرارِ عشق آگاہ اند

(۱۳) صحبتِ بابرکت (ست سنگ) سے مرشدِ کامل طالب کو واصل بالحق کر دیتا ہے۔
مرشدِ کامل چو باشد رہنما   با خدائے خویش گردی آشنا
ہمیشہ صحبتِ مردانِ حق طلب گویا   کہ طالبانِ خدا واصلانِ اللہ اند

(۱۴) طالبانِ مولا بہت کم ہیں اور وہی سچے طالب ہیں جنہیں محبوبِ حقیقی مل گیا ہے۔ وہی سچے بادشاہ ہیں۔ باقی سب محتاج ہیں :- کیست امروز کہ سودائے نگارے دارد   بادشاہ ہست دریں زمرہ کہ یارے دارد
ہر بندہ کہ طالبِ مولا باشد   در ہر دو جہاں رتبہ اش اولیٰ باشد

(۱۵) عشق کے لئے محض انسان کی ہستی ہی قابل ترین ہے۔
ندانستم من از روزِ ازل ایں نقشِ آدم را   کہ نقاشش از برائے بودنِ خود خانہ مے سازد

(۱۶) بغیر مرشدِ کامل منزل پر پہنچنا دشوار ہے۔ رہبر کے بغیر اس راہ میں قدم نہیں رکھنا چاہیئے۔
مرشدِ کامل ہمہ را آرزو ست   بغیر مرشد کسی نیابد رہ بدوست
فدائے خاک درش مے شود ازاں گویا   کہ ہر کہ خاک نگردد بمدعا نرسد

عارفِ کامل ترا کامل کند — ہرچہ می خواہی ترا حاصل کند

(۱۷) خدمت، انکساری اور رہبرِ کامل کی عنایت سے طالب وہ درجہ حاصل کر لیتا ہے جو کسی بادشاہ کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔ — کسے بکالِ غریبانِ پارسا نرسد — رسیدہ ایم بجائے کہ بادشاہ نرسد

(۱۸) فنا ہو کر ہی بقا حاصل ہوتی ہے۔ اوّل خودی کو مٹاؤ پھر کچھ حاصل ہوگا۔ بحرِ عشق کا کنارہ نہیں ہے۔ طالب کو پہلے جان سے ہاتھ دھو کر اور خودی کو فنا کر کے اسمیں داخل ہونا چاہیئے۔ فنائے خودی شرطِ اوّل ہے۔

یادِ حق یعنی ز خود بگذشتن است — از خیالِ غیرِ حق وارستن است
اوّلین سے دل فنائے خویش شو — تا بیابی راہِ حق در کوئے او

(۱۹) یہ زندگانی پانی کی طرح بہتی گزرتی جا رہی ہے۔ ہر سانس کو ذکر و فکر میں لگانا چاہیئے ورنہ لمحے ضائع ہوتے اور گذرتے جائیں گے:- باشد رواں چو تنفس موجِ نے بہ نے — آبِ پوشش یک نفس از جوئبارِ عمر

(۲۰) دُنیا کے لئے انسان سینکڑوں دھندے کرتا ہے جو اِس عالم میں کسی کام نہیں آتے۔ توشۂ آخرت محض انسان کو فراہم کرنا ہے۔ یہاں رہ کر وہ کام کرنا چاہیئے جس سے توشۂ دوسری عالم ہو۔ آرام و آسائش کی خواہش بے فائدہ ہے۔ عمرِ عزیز کو ان فضول اشیاء میں صرف نہیں کرنا چاہیئے:- صد کار کردہ کہ نباید بکارِ تو — گویا مکن کہ باز بیاید بکار عمر

(۲۱) طالبِ معرفت کو عشقِ مجازی کی بجائے محبوبِ حقیقی کی صحیح لگن درکار ہے۔

بسوئے غیر مبیں نظر کہ بے بصیرت — تمام چشم شو و سوئے دوست واہی باش

(۲۲) اہلِ بصیرت کے لئے مرشدِ کامل کی پاک درگاہ کی خاک درکار ہے جس سے بڑھ کر کوئی اکسیر نہیں ہے۔

ز خاکِ کوئے تو کاں سرمۂ اہلِ نظر باشد — نے باشد علاج بہ برائے چشمِ گریانش
مردمانِ چشمِ ما را احتیاجِ سرمہ نیست — بسکہ خاکِ راہِ مردم توتیا فہمیدہ ایم

(۲۳) مرشدِ کامل کا ارشاد دینے طالب کے لئے برکت و رحمت کا موجب ہے۔ جس کی تعمیل صدق و ارادت سے فرض ہے۔

آبِ حیاتِ ما سخنِ پیرِ کامل است — دلہائے مردہ را بکند زندہ و خلاص

(۲۴) انسان کو دُنیا میں دل زبان سے موافق رکھ کر یادِ حقیقی میں محو رہنا چاہیئے اور تدبّر و تفکّر سے مشاہدۂ حقیقت میں مشغول ہونا چاہیئے۔ — درکار دل را بسوئے حق بیار — تا بہ آساں بگذری ایں پلِ صراط

(۲۵) دُنیوی لذات جو قلب کو آسودہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ طالب کو حقیقی لذت اور سرور کی جستجو درکار ہے۔ یعنی طالب مولا ہونا چاہیئے۔ فانی چیزوں کو چھوڑ کر دوامی نعمتوں کی تلاش چاہیئے۔

بگذر از لذاتِ ایں خمسہ حواس — تا بیابی لذتے زاں جامِ صاف

(۲۶) انسان اِس دُنیا میں ایسی زندگی بسر کرے کہ پروردگار کی یاد کسی لحظہ فراموش نہ ہو اور طلبِ حق کی بجائے دوسری طلب نہ ہے۔ — زاں آفریدہ است مرا آں خدائے پاک — جز حرفِ حق کہ غیر نیاید ز جسمِ خاک

(۲۷) یہ دُنیا آنی جانی ہے۔ دل اِس سے لگانا بیہودہ ہے۔ جاہ و جلال سب ہیچ ہے۔ یہ دُنیا کے نظارے درسِ عبرت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہیں۔ اِس پر ناز کرنے والے آج کہاں ہیں۔ یہاں ہر شے بے بُنیاد ہے۔ ہستی نیست ہے۔ فکرِ غم فضُول ہے۔ اور بے ثباتیٔ عالم ظاہر ہے۔

دُنیاست کاں خراب کُن ہردو عالم است — دارا بخاک رفتہ و قارُوں شُدہ ہلاک
دولتِ گیتی نباشد پائیدار — یک نفس دِل رابسُوئے حق بیار
تا کے چو سگاں بر اُستخواں جنگ کُنی — دُنیا معلوم و اہلِ دُنیا معلوم

(۲۸) فقیرانِ خُدا ہی دراصل سچّے بادشاہ ہیں جو حقیقی دولت بخشتے ہیں۔

بادشاہاں را فقیراں بادشاہی دادہ اند — زاں گدائے کُوئے اُو را بادشاہ فہمیدہ ایم

(۲۹) طالبِ صادق دراصل وہی ہے جو دُنیا و عقبیٰ سے بے تعلّق ہے اور عشقِ الٰہی میں صرف اِسی کا طالب ہے۔ وہی عاشقِ صادق اور شاہدِ حقیقی ہے۔

ہر کس ز برائے خویش چیزے خواہد — گویا زِ خُدا یادِ خُدا مے خواہد

(۳۰) دِل طالب کر تفرقہ (اسبابِ دنیا و عقبیٰ) کی بجائے یادِ الٰہی سے جمعیّتِ خاطر چاہیئے۔

چُوں خُدا حاضر اَست در ہمہ حال — تو چرا مے زنی دِگر ہمہ و بال!

(۳۱) طالبِ صادق کو قُربِ الٰہی کی طلب درکار ہے۔ دُنیا و آخرت کی تمنّا نہیں، سُلوک کی تعلیم دیتے ہیں،

از دوست غیر دوست تمنّا نمے کنیم! — ما ہر درویش مداوا نمے کُنیم!

(۳۲) عجز و نیاز، انکساری و خاکساری شرطِ بندگی ہے۔ جب تک خُودی ہے طاعتِ ربّ حاصل نہیں ہو سکتی۔

تا توانی بندہ شو صاحب مباش — بندہ را جُز بندگی نبود تلاش
خُود نما را بندگی منظُور نیست! — او ہمیشہ صاحب و ما بندہ ایم

(۳۳) قلب کے خطُوطات کے نقوش مٹا دو اور مصفّا قلب سے محبّت کرو یہ حقیقی عشق ہے۔

صاحبِ حال بجُز حرفِ خُدا دم نہ زند — غیر ذکرِ ہمہ اُو را بُودش قیل و قال

(۳۴) عاشق نقشِ حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے اور زاہد عقل و صُورت کا، قیل و قال سے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ کیونکہ عقل سے یہ عُقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ زاہد تو خود پرستی ہی گرفتار ہے۔ البتہ عشق ہی ذریعہ معرفت ہے۔

ما جُز حدیثِ عشقِ تو حرفے نخواندہ ایم — در راہِ عشق ایں ہمہ تکرار مے کنیم
زاہد مرا ز دیدنِ خُوباں منع مکُن — ما خُود نظر بسُوئے رُخِ یار مے کُنیم

(۳۵) عاشقانِ الٰہی ظاہر پرستی اور مذہبی قیود سے بے نیاز ہیں اور زاہد محض ریاکار، جلوۂ حقیقی کے مشاہدہ میں طالبانِ صادق اِس قدر محو ہیں کہ دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہیں۔

بگرد کعبہ و بُت خانہ بے خود گردیدم — دگر نیافتم آنجا ہمیں تُرا دیدم!
ہر جا کہ دیدہ ایم جمالِ تو دیدہ ایم — ما جُز جمالِ دوست تماشائی کُنیم

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۳۶) سرِ عشق کو فاش نہیں کرنا چاہیئے :-

گویا خموش باش کہ سوائے عشقِ یار ا　　تا این سر است از سرِ خود رانے کنیم

(۳۷) مطلوبِ حقیقی حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ طالب اسکی دھن میں فنا نہ ہو جائے یعنی خودی کو نہ مٹا دے :-

زیں دیدہ مبیں کہ حجاب است ترا　　بے دیدہ ببیں آنچہ تو دیدن داری

منزلِ عشق درازست بپا نتواں رفت　　سر قدم ساز کہ تا در رہِ آں یار شوی

سر باشدہ یا سر شدہ در راہِ محبت　　گوئیم د لیکن سر و پا را نشناسیم

(۳۸) طالبانِ صادق اسکی لگن کے سوائے ہر شئے سے دستبردار ہیں۔ وہ فقط خوشنودئ محبوب کے طالب ہیں :-

اگر بینی درونِ من بغیر از خود کجا یابی　　کہ غیر از ذکرِ تو نبود درونِ بند بندِ من

در حاصلِ عمر آنچہ ما یافتہ ایم　　در ہر دو جہاں یادِ خدا یافتہ ایم

(۳۹) اپنی ہستی کو محبوبِ حقیقی پر فدا کر دو۔ پھر بقا حاصل ہوگی :-

گر تو خواہی صاحبِ عرفاں شوی　　جاں بجاناں دہ کہ تا جاناں شوی

ہر دل کہ براہِ دوست جاناں شدہ است　　تحقیق بداں کہ عینِ جاناں شدہ است

(۴۰) وقت کو غنیمت جانو۔ ضائع مت کرو۔ وہ کام کرو جس سے شرمندگی نہ ہو۔ حق و باطل میں تمیز پیدا کرو اور غفلت سے بچو :-

کور است ہر آں چشم کہ حق را نشناخت　　دیں عمرِ گرانمایہ بہ غفلت پرداخت

او گریہ کناں آمد و بیرت مرد　　افسوس در یں آمد و شد کار نہ ساخت

(۴۱) مقامِ عشق بلند ترین ہے۔ جو دنیا و آخرت کے طالب ہیں وہ ہرگز اس منزل پر نہیں جا سکتے :-

ہر بوالہوسے سوئے او رہ نبرد　　کیں راہِ تعلق منزلِ مردان است

(۴۲) شوقِ الٰہی کا اگر ایک ذرہ بھی ہو تو یہ دونوں جہانوں کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے :-

یک ذرہ اگر شوقِ الٰہی باشد　　بہتر از ہزار بادشاہی باشد

در لباسِ بندگی شاہی ترا ست　　دولتے از ماہ تا ماہی ترا ست

(۴۳) دنیا کی محبت اور ہوس دل میں نہ ہو بلکہ حق کا عشق ہو۔ یہی ترکِ دنیا ہے۔ جنگلوں یا صحرا میں بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عارف کو کنول کی طرح بحرِ عالم میں رہنا چاہیئے اس کا دامن تر نہ ہو اور وہ اثرِ دنیا سے بالا رہے :-

موجود خدا ست تو کرا مے جوئی　　مقصود خدا ست تو کجا مے پوئی

ایں ہر دو جہاں نشانِ دولتِ تست　　یعنی سخن از زبانِ حق مے گوئی

آنکہ او را جستم از ہر خانہ　　یافتم ناگاہ در کاشانہ

(۴۴) تسکینِ روح مرشدِ کامل کی عنایت کے بغیر ناممکن ہے :-

از مرشدِ کامل ندہد دست بہم　　گویا دلِ غمگین تو چوں شاد شود

(۴۵) مُرشدِ کامل کی ذاتِ اقدس ہی وصلِ حق کا ذریعہ اور قربِ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ اگر طالب پر برکت و عنایت ہو جائے تو وُہ اپنے مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔ بہشت و دوزخ۔ دُنیا و آخرت کی بجائے طالب کو طلبِ حق کی سعی کرنا چاہیئے۔ یہی کامل بندگی اور حقیقی عشق ہے۔

بزیرِ سایۂ طُوبیٰ مراد را یابی! بزیرِ سایۂ مردانِ حق خُدا یابی
مُرشدِ کامل کسے را دست داد تاجِ عرفاں را بفرقِ او نہاد!

(۴۶) مردانِ خُدا کی صحبت ہی سے حقیقی دولت ہاتھ آتی ہے:-

صحبتِ نیکاں اگر باشد نصیب دولتِ جاوید یابی اے حبیب

(۴۷) ہجومِ خُوش دست سنگ را سے طاعتِ ربّ اور عشقِ حق ملتا ہے:-

آں ہجومِ خُوش کہ بہرِ بندگیست آں ہجومِ خُوش کہ محضِ زندگیست
سادہ سنگت نامِ شاں در بندگیست ایں ہمہ تعریفِ شاں اے مولویست

(۴۸) یہاں وُہ کام کر کے جاؤ جو مستحسن ہو طاعتِ ربّ سے سعادت میسّر آتی ہے:-

گر بزرگی بایدت کن بندگی ورنہ آخر میکشی شرمندگی

(۴۹) یادِ خُدا سے ہر مشکل حل ہوتی ہے اور ہر نعمت میسّر آتی ہے:-

حلِ ہر مشکل ہمیں یادِ خُدا ست ہر کہ یادِ حق کُند ذاتِ خدا ست

(۵۰) حقیقی زندگی یادِ الٰہی کا نام ہے:-

زیستن را معنیٔ دانی کہ چیست؟ اے خُوشا عُمرے کہ در یادش بزیست
زندگیٔ بندہ را ایں بندگیست بندگیٔ حق کہ عینِ زندگیست

(۵۱) مُرشدِ کامل کے اوصافِ اعلیٰ یہ ہیں کہ وُہ تصویرِ حق ہو۔ طالب کو ایسے کامل رہنما کی تلاش واجب ہے:-

صُورتِ حق مُرشدِ کامل بود نقشِ او دائم درونِ دل بود

(۵۲) حق و باطل میں ذکر و فکر سے تمیز پیدا ہوتی ہے۔ بندگی سے مقصدِ حیات ہاتھ آتا ہے:-

چُوں دلِ بندہ بذکرش راہ یافت حاصلِ عُمرے دلِ آگاہ یافت

(۵۳) خُفیہ خزانہ کا قُفل نامِ حق کی کلید سے کھُلیگا۔ جو مُرشدِ کامل سے ملیگی:-

قُفل بکشا از کلیدِ نامِ حق از کتابِ گنجِ مخفی خواں سبق
ایں کلیدِ نام پیشِ شاں بود مرہمِ دلہا و ریشِ جاں بود
قُفل را بکشا و مالِ بیکراں در کفِ ما خُود آمد از گنجِ نہاں

(۵۴) اِنسان طاعتِ ربّ کے لئے تخلیق ہُوا ہے:-

بندہ پیدا شُد برائے بندگی خُوش علاجے ہست بہرِ زندگی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(٥٥) طالب کو ادب فرض ہے :-

طالبانِ حق ہمیشہ با ادب   با ادب باشند اندر یادِ ربّ

(٥٦) انسان کو ہرگز بے مرشد نہیں ہونا چاہیئے۔ بے مرشد دونوں جہاں سے محروم ہیں :-

نام بے مرشد میاور بر زباں   مرشدِ کامل دہد از حق نشاں
ایں ہمہ چوں از طفیلِ مرشد است   ہر کہ مرشد را نہ داند مرتد است

(٥٧) یہ دنیا چند روزہ ہے۔ انسان کو خوش اور شادرہ کر حقیقی مسرت کو حاصل کرنا چاہیئے۔ اسے احساسِ غم تا را نہ رہے بلکہ اطمینانِ قلب میسر ہو۔ یہی خوشی اور غم کی حقیقت ہے :-

تا بہ کے در بندِ غم باشی مدام   بگذر از غم یادِ حق کن والسلام
قطرۂ نوری سراپا نور باش   بگذر از غم دائما مسرور باش

(٥٨) ہر سعادت صرف مرشدِ کامل کی عنایت سے طالب کو ملتی ہے :-

اے زہے مرشد کہ نامِ پاک را   از کرم بخشید مشتِ خاک را

(٥٩) حضوریِ قلب کے لئے مرشدِ کامل کی حاضری دو۔ کتنی قیمتی نصیحت اور صاف ارشاد ہے :-

گر حضوری با خدا باید ترو   در حضورِ مرشدِ کامل برو

(٦٠) خودی، خودبینی، جہالت اور کبر و غرور چھوڑ کر بندگی اور طاعتِ ربّ کرو :-

بندگی کن زانکہ او باشد قبول   بگذر از خودبینی و طرزِ جہول

(٦١) صحبتِ بد سے کنارہ لازم ہے :-

آں ہجوم بہ کہ شیطانی بود   عاقبت از وے پشیمانی بود

(٦٢) جو عقیدت سے زندگی نامہ پڑھے گا وہ باسعادت ہوگا اور عرفان حاصل کرے گا :-

ہر کہ خواند از رہِ لطف و کرم   گردد ش در راہِ عرفاں محترم

(٦٣) روآں روآں حمد و ثنا اور سمرن کے لئے زبان بن جانا چاہیئے :-

ہر سر موئم زباں کن از کرم   تا بگویم وصفِ حق را دمبدم

(٦٤) جو شخص ارادت و عقیدت سے ستگورو کے چرنوں میں اپنا سر رکھتا ہے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جاتا ہے۔ جو درشن کر لیتا ہے وہ نورِ حق سے اپنے دیدہ و دل منور کر لیتا ہے اور جو ستگورو کا قرب حاصل کر لیتا ہے وہ واصل بالحق ہو جاتا ہے۔

ہر آنکس کہ او گشت منظورِ او   بوصلِ خودش حق فزود آبرو
ہر آنکس کہ از راہِ صدق اعتقاد   بپائے ہمایون او سر نہاد
سر افراختش حق بہ ہر سو بلند   بگر بد نگوں بخت و اختر نژند (جوت بکاس)

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۶۵) مُرشدِ کامل (ستگورو) کی چرن دھوڑ انسانی وجود کے لئے کیمیا اور آنکھوں کے لئے سُرمہ ہے :-

خاکِ قدمش بتربیت مس ہر وجود | خاشاکِ آستانش توتیائے ہر سعادت آمود - (توصیف و ثنا)

مُشاہدات

:- بھائی صاحب کے قلمِ اعجاز رقم نے ایسے نقش نگار کھینچے ہیں جو سُورج کی کرنوں کی طرح ہمیشہ درخشاں رہیں گے - چشم دید واقعات اشعار کی زبانی رُودادِ دل شمار ہے ہیں ستگورو حضور شہنشاہ دہم کی پُر نُور بارگاہ کا منظر اندس نظموں کے پیرہن میں ہے - ماضی کی داستانیں - دربار پاک کے نظارے - مجلسِ عالی کے نقشے سادھ سنگت کا حال - باغ و بہار کی پُر کیف گفتگو - صحبتِ فیض اثر کا ذکر - برکتِ شفقتِ مُرشد کا بیان - شعار و طرزِ حیات - واقعاتِ زندگی - پند و نصائح - رموزِ معرفت - اسرار و انوار اور دیگر نکاتِ بے بہا کا قیمتی اور نایاب خزانہ تصانیفِ مقدس میں پنہاں ہے - صاحبِ نظر محوِ جمال ہیں اور دیدہ ور بہرہ مند دل و دماغ پر جو اشارات مُنکشف ہو سکے ہیں وہ مذکور ہیں - چشمِ بینا ذرا متوجہ ہو اور دلِ طالب سعی کرے تو معارف و معانی کے باب خود ہی کُشادہ ہو جاتے ہیں :-

(۱) آپ کے علم و کمال اور فہم و ذکا کو دیکھ کر اورنگ زیب بادشاہ نے جب انعام و اکرام کی جگہ سزائے تبدیل مذہب دیدی اور مزید بصورتِ انکار انہیں قابلِ گردن زدنی ٹھہرایا تو فضیلت مآب شاعرِ عالی فطرت اپنا منصب و ملازمت چھوڑ کر توکل بخدا شاہِ شاہاں سری گُرو کلغی دھر جی مہاراج کی پناہ کے لئے عازمِ آنند پور صاحب ہو گئے اور یہ شعر غالباً وقتِ رُخصت موزوں کیا :-

دلِ ظالم بہ قصدِ کُشتنِ ماست | دلِ مظلوم ما بسوئے خدا ست

(۲) راضی برضا پیکرِ تسلیم نے جو اپنے مُرشد کے غلام اور سچے عقیدت مند تھے اس ضمن میں مزید لکھا ہے :-

او دریں فکر تا بما چہ کُند | ما دریں فکر تا خدا چہ کُند

(۳) آنند پور صاحب پہنچ کر آپ ستگورو حضور کی رحمت و برکت سے بہرہ ور ہو گئے تو یہ شعر موزوں ہوا جو تخلیقِ غزل کا بھی محرک ہے :-

دیدی آخر طالبِ مولا رہِ مولا گرفت | حاصلِ عمرِ گرامی را ازیں دُنیا گرفت

(۴) مُلتان یا کہیں دُور چلے گئے تو فراقِ مُرشد نے بقولِ شاعر دل و جان کو جلا رکھا تھا یہ غزل اسی وقت کی یادگار ہے :-

دلِ من در فراقِ یار بسوخت | جانِ من بہرِ آں نگار بسوخت

آفریں باد بر دلِ گویا | کہ بامید روئے یار بسوخت

(۵) جب پھر مُرشدِ کامل کے دیدار فیض آثار سے سرفراز اور مسرت رہو گئے تو یہ شعر آیا :-

بہوش باش کہ ہنگام نو بہار آمد

بہار آمد و یار آمد و قرار آمد

13867

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۶) وہ صاحبِ نظر کتنے خوش نصیب ہیں جنہوں نے اپنی مشتاق آنکھوں سے دین و دنیا کے بادشاہ کو تختِ پر جلوہ افروز دیکھا اور جمال و جلال سے اپنے دیدہ و دل کو منوّر کر لیا، بھائی صاحب نے ستگورو حضور نورِ ربانی کی چشم دید تصویر کھینچی ہے۔

بدر در پیشِ رُخت شرمندہ است　　بلکہ خورشیدِ جہاں ہم بندہ است

(۷) مرشدِ کامل کی صحبتِ بابرکت سے انہیں دونوں جہان کی نعمتیں میسر ہو گئیں، دنیوی منصب، اسباب، مال و جاہ سب حقیر نظر آنے لگے۔ طالبِ صادق نے دیکھ لیا کہ ستگورو کامل کی ایک نظر ہی سے مقصدِ حقیقی ہو جاتا ہے جو اور کسی طرح ممکن نہیں، یہ شعر ترجمانِ حقیقت ہے:-

بادشا ہیٔ دو عالم یک نگاہ روئے تو　　سایۂ زلفِ تو از بالِ ہما خواہد گذشت

(۸) مظہرِ نورِ خدا، مصدرِ ذاتِ عالی گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کو کبھی سحر (امرت ویلے) مشتاقِ جمال نے دیکھا ہو گا بے ساختہ کہہ دیا تھا:-

شرمندہ گشت از رخِ تو آفتابِ صبح　　برخیز زِ خوابِ ناز چوں بیروں برآمدی

(۹) آپ فنا فی المرشد تھے۔ عشق کے نور سے قلب روشن ہو گیا اور وجود منوّر۔ آنکھوں نے حقیقی بصارت حاصل کر لی اور ستگورو کی چرن دھوڑ نے آپ پر کیمیا سے بڑھ کر اثر کر دیا تو آپ ہر شے سے بے نیاز اور فنا طالبِ حقیقی ہو گئے۔ یہ شعر اُسی اکسیر سے متاثر ہو کر کہا گیا ہے۔

برائے روشنیِ چشم دل اگر خواہی　　بخاکِ درگہِ او ہیچ توتیا نرسد

(۱۰) مصوّرِ فطرت نے آنند پور صاحب میں ہولی کا نظارہ، شرکتِ دربار، دیدارِ مرشد اور دربارِ گہر بار کا منظر کس طرح چشم دید کھینچا ہے۔ سری حضور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج بہ نفسِ نفیس شریکِ تقریب ہیں۔ سرِ فرخ پر رنگا دستار۔ دستارِ مبارک پر مرصّع کلغی مفتخر ہے، پاک بدن میں رنگدار جامہ، آنکھوں میں جلالِ ایزدی اور نگاہوں میں رحمت و شفقت، دستِ مبارک میں عنبر و گلال، زعفرانی رنگ اور عرقِ گلاب کی بارش، کتنی جاذب تصویر آئندہ زمانے کے لئے اُتاری ہے، لفظ لفظ گذشتہ واقعات کا حال بیان کر رہے ہیں۔ ہولی تہوار کس قدر اہمیت رکھتا ہے محتاجِ تفسیر نہیں ہے۔ منظرِ پاک ملاحظہ ہو:-

گلِ ہولی بباغِ دہر بو کرد　　لبِ چوں غنچہ را فرخندہ خو کرد
گلاب و عنبر و مشک و عبیرے　　چو باراں بارشے از سو بسو کرد
زہے پچکاریٔ پُر زعفرانی　　کہ ہر بیرنگ را خوش رنگ و بو کرد
گلال افشانیٔ دستِ مبارک　　زمین و آسماں را سرخرو کرد
دو عالم گشت رنگیں از طفیلش　　چو شاہم جامہ رنگیں در گلو کرد

(لفظ شاہم ملاحظہ کریں۔ کس قدر خلوص و خصوصیت کا حامل ہے)

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تفسیر نظم کرتے ہیں :- کسے کو دید دیدارِ مقدّس مرادِ عمر را حاصل نکو کرد
حاضر سادہ سنگت کے دیدار اور منظر کی بابت صاف لکھتے ہیں :-
شود قربان خاکِ راہِ سنگت دلِ گویا ہمیں را آرزو کرد
(۱۱) اگرچہ پہلے ہی آپ مشتاقِ جمال تھے لیکن آغازِ ضعیفی میں آپ مرشدِ کامل کے پاک آستان پر حاضر ہوئے تھے۔ صحبتِ بابرکت اور نظرِ فیض اثر سے آخر منزلِ مقصود پر جا پہنچے۔ اس شعر میں اس حقیقت کا اعتراف ہے :-
من از جواں کہ پیر شدم در کنارِ عمر اے یا تو خوش گزشت مرادِ کنارِ عمر
(۱۲) طالبِ صادق نے شہنشاہ دہم کو جی بھر کر جلوہ افروز دیکھا، صحبت و شفقت سے فیض اٹھایا، زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے مقدّس ارشادات سُنے، دیدار سے تشنۂ جمال نظریں شاداب کیں اور تاثیر کلمات و گفتگو خود ملاحظہ کی۔ ان ہی جذبات سے یہ شعر مملو ہیں :-
ہر کس شنیدہ است بہ دِل گفتگوئے پاک از صدغمِ شدید شدہ زود تر خلاص
آبِ حیاتِ ما سخنِ پیرِ کامل است دلہائے مُردہ را بکُند زندہ و خلاص
(۱۳) آنند پور صاحب سے اپنی رُخصت، ملتان اور سنگورو حضور کے بطرف دکن سفر کے اشارات اس طرح نظم کئے ہیں :- ہر کجا کہ روی جانِ من خُدا حافظ بُردۂ دل و ایمانِ من خُدا حافظ
(۱۴) سنگورو حضور کی شب بیداری، صبحِ صادق کا ذکر و تحمید اور امرت ویلے کے مبارک وقت کا بیان اس طرح چشم دید کیا ہے :-
صبحدم گویا تماشائے عجیب جُملہ عالم خفتہ و بیدار شمع
(۱۵) اپنے مرشدِ کامل، آئینۂ حقیقت اور مظہرِ انوار کے دیدار کی برکات سے دلوں کے ہزاروں چراغ جگمگا اٹھے ہیں۔ تاریکیوں میں اجالا اور ظلمتوں میں نور پھیلا ہے۔ یہی حقیقت اس شعر سے جھلکتی ہے :-
از شعاعِ پرتوِ دیدارِ پاک صد ہزاراں ہر طرف روشن چراغ
(۱۶) جُدائی کے متعلق حقیقتِ حال کا انکشاف کیا ہے۔ مرشدِ کامل سے جُدائی اور اس کی کیفیت، اثر اور لذت کا حال صرف طالبِ صادق ہی کچھ جانتا ہے :-
چہ کردہ است فراقِ تو بر سرِ گویا کہ در شمار نیاید مرا بیانِ فراق
(۱۷) خوش قسمت طالبِ صادق کو مرشدِ کامل نے خود طلبِ حقیقت کا سبق پڑھایا، جُملہ آلائش سے دِل کو صاف کیا اور گوہرِ مقصود عطا کر دیا۔ یہی بیان اس شعر میں صاف کیا گیا ہے :-
مرشدِ کامل ما بندگیت فرماید اے زہے نالِ مبارک کہ کند صاحبِ حال
(۱۸) سنگورو جیو کے پوتر چرنوں پر سچّی شردھا اور پریم سے بھائی صاحب نے اپنا سبھی رکھ دیا تھا۔ حقیقی طور پر ترکِ آخرت کر کے طالبِ مولا ہو گئے تھے۔ یہ تفسیر شعر ہذا کر رہا ہے :-

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ما بپائے شاہ سرافگندہ ایم　　از دو عالم دست را افتادہ ایم

(۱۹) اپنے مرشدِ کامل کے غلام ہونے سے عقیدتمند طالب کس قدر فخر کرتا ہے۔ یہ افتخار بلاشبہ وجہِ سعادت ہے :-

گوبابت غلام مرشدِ خویش　　این خط نہ محتاج گواہی باشد

(۲۰) شاعرِ بزرگ سے اِن کے فضل و کمال کے باوجود بادشاہِ وقت نے تنگ نظری سے جو ناقص سلوک روا رکھا وہ سوہانِ رُوح تھا، جاہ و ثروت میں عمرِ عزیز گزرنے پر خیال بلکہ ملال رہا۔ مذہب کے تفرقے اور حاکمانِ اسلام کے غیر مذہب لوگوں پر ظلم ناقابلِ برداشت تھے، ایک شاعر کا حساس دل بھلا کس طرح متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا تھا۔ ان اشعار میں مندرجہ بالا تاثرات نظم ہوئے ہیں:-

وائے بر نفسے کہ بیہودہ گزشت　　الغیاث از غفلتِ ما الغیاث

از نزاعِ کفر و دیں دل برہم است　　بردرِ درگاہِ مولا الغیاث

(۲۱) سادھ سنگت، کیرتن اور ست سنگ کا گورمت کے مطابق طریقۂ کار اور شعارِ نیک بیان کیا ہے۔ اس وقت مہینہ میں دوبار پورنماشی اور اماوس کو خصوصاً ست سنگ اور گُن گائن کی مجلسیں منعقد ہوتی ہوں گی دوسرے لوگوں کو واضح طور پر تشریح کر کے سِکھ دھرم کے اصول اور طریقے سمجھائے ہیں۔ اشعارِ ذیل تذکرہ بالا کے ترجمان ہیں:-

روزِ جمعہ مومنانِ پاک باز　　گرد مے آیند از بہرِ نماز

ہم چُناں در مذہب ایں سادھ سنگ　　کز محبت با خدا وارند رنگ

یہ ست سنگ کبھی دنیوی تگ و دو کے لئے نہیں بلکہ حمد و ثنا کے لئے وقف تھا:-

گرد مے آیند در ماہے دوبار　　بہرِ ذکرِ خاصۂ پروردگار

آں ہجومِ خوش کہ بہر بندگیست　　آں ہجومِ خوش کہ محفِ زندگیست

(۲۲) جس پر ستگورو حضور نے مہر فرمائی وہ عارف اور واصل ہوگیا اور جاودانی دولت حاصل کر لی۔ مرشدِ کامل کے بغیر طالب کو ذرہ معرفت نہیں ملتا۔ یہ بات چشم دید اور آپ بیتی ہے۔

مرشدِ کامل کسے را دست داد　　تاجِ عرفاں را بفرقِ او نہاد

مزید دوسروں کو صلائے عام دیتے ہیں اور راستہ دکھاتے ہیں:-

گر حضوری با خدا باید بتو　　در حضورِ مرشدِ کامل بود

(۲۳) مرشدِ کامل کے بے پایاں احسانات سے طالب کا رُواں رُواں احسان مند ہے۔ یہ شعر ترجمانی کر رہے ہیں نیز آپ انکساری سے اعترافِ حقیقت کر رہے ہیں کہ یہ سب ستگورو جیو کی ہی دین ہے:-

اے زہے مرشد زہے احسانِ او　　صد ہزاراں ہمچو من قربانِ او

من چہ ذرہ مشتِ از خاکِ غریب　　ایں ہمہ دولت ز مرشد شد نصیب

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۲۴) اِس ساغرِ تصنیف میں گویا آبِ حیات ہے ۔ اِس لئے اِس کا نام زِندگی نامہ ہے ۔ بلاشک یہ کتاب حضورِ ستگورو مقبول ہو کر زِندگی نامہ کے نامِ نامی سے سرفراز اور زِندہ ہوئی ۔ اِسی لئے "بندگی نامہ" سے اِس کا نام "زِندگی نامہ" ہو گیا ہے ۔ وجہ تسمیہ اُن کی اپنی زبان سے سُنیں ۔

آبِ حیواں پُر شُدہ چوں جامِ او ‏ ‏ ‏ زندگی نامہ شُدہ زاں نامِ او

(۲۵) مقدس بزرگ زندگی نامہ کی تلاوت کی برکت و سعادت بیان کرتے ہیں ۔ خود ہی تفسیرِ کلام کر کے ناظرین کے لئے دُعائے خیر فرماتے ہیں ۔ جو تصنیف ستگورِ عالی کی خوشنودی اور برکت سے مشرف ہو گئی اِس کا مطالعہ واقعی موجبِ سعادت و رحمت ہے ۔

ہر کہ خواند از رہِ لُطف و کرم ‏ ‏ ‏ گردِشش در راہِ عِرفاں محترم
نیست در ورقے مندرج اے باخبر ‏ ‏ ‏ غیر حرفِ بندگی حرفِ دِگر
یا الٰہی ہر دِلِ پژمُردہ را ‏ ‏ ‏ سبز کن ہر خاطرِ افسُردہ را

اِختتام

تفسیرِ کلام بھائی صاحب کا کلامِ جانفزا گُلستانِ سخن کے لئے بہارِ جاوداں ہے ۔ روشن بیانی اور روانی لاثانی ہے ۔ طبعِ نکتہ پرور نے معرفت و عشق، فرض و صداقت، محبت، حقیقت اور تصوف کا رنگ دے کر اشعار کو عجب پُر تاثیر بنا دیا ہے ۔ اور اربابِ ذوقِ سلیم کے لئے وجد و حال کا سامان مہیا کر دیا ہے ۔

کمالات آپکی شاعری عطّار اور سعدی کی طرح اِخلاقی ہے کلام ناصحانہ اور تُلسی داس کی طرح پریم اور بھگتی سے لبریز ہے ، غزلیات حافظ کی طرح عارفانہ و مستانہ اور نظمات سنائی کی طرح حکیمانہ ہیں ، جُملہ اصنافِ سخن پر صاحبِ کمال کو قُدرت ہے ۔

انداز قافیہ و ردیف ، ترکیب و بندش چُست اور قُدرتی ہے ۔ اِلفاظ اور مُحاورے برجستہ اور مضامین شُستہ و شگفتہ ہیں ۔ پاکیزہ خیالات ، بلند جذبات اور وسیع مضامین آبِ دریا کی طرح رواں دواں چلے آ رہے ہیں ۔

حُسنِ مضامین حُسنِ اشارت معنی خیز اور نصیحت آفریں ہے ۔ نوا سچی سبق آموز اور ہدایت نما ہے ۔ انداز دلربا ، متین اور عارفانہ ہے ۔ صاحبِ فہم و ذکا نے نکات و معنی کے دروازے کھول دیئے ہیں ۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

شخصیت بھائی صاحب نہائت خودار، غیور اور سنجیدہ شاعر و درویش تھے۔ نفس مطیع، ضمیر روشن اور ذاتِ اقدس جامع الکمالات تھی۔ سینہ منبعِ فضائل تھا، آپ عامل باعمل بزرگ۔ عمرِ مبارک ذکر و فکر، طاعت و بندگی، صفت و صلاۃ حمد و تمجید، مدحتِ مرشدِ کامل اور خدمتِ ا میں گزری ہے۔ نام و کلام زندہ جاوید ہے۔

قبولیت شاعرِ عقیدت کیش کا ذکرِ جمیل قوم و وطن کا فرد بصد احترام کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ زبانِ بیاں سے نکلے ہوئے نغمے اور ترانے مرغانِ چمن کے بول رہے ہیں۔ گلشنِ وطن کا پھول پھول انہیں خراجِ تحسین ادا کرتا ہے۔

کے تواند شد فراموش ... ویاد و سخن
زندۂ جاوید باشد بھائی صاحب ... لال

کوہ چائل، ویر نواس یکم مارچ ۱۹۶۳ء	بندہ کشن ویر سنگھ مضطر

دورانِ تبصرہ و تعارف مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ اٹھایا گیا ہے:-

۱- الٰہی نامہ ۲- سکندر نامہ ۳- شاہنامہ ۴- نعتِ جلالی ۵- اخلاقِ محسنی ۶- گلستان ۷- بوستان ۸- پندنامہ فریدالدین عطار ۹- مثنوی ... ۱۰- دیوانِ حافظ ۱۱- دیوانِ سعدی ۱۲- دیوانِ ظہیر فاریابی ۱۳- کلیاتِ جامی ۱۴- دیوانِ خسرو ۱۵- دیوانِ خاقانی ۱۶- دیوان شمس تبریز ۱۷- کلیاتِ عرفی ۱۸- کلیاتِ بیدل ۱۹- انتخاب دیوانِ صائب ۲۰- رباعیاتِ عمر خیام ۲۱- رباعیات خواجہ ابوسعید ابوالخیر ۲۲- کریمائے سعدی ۲۳- ... ۲۴- مثنوی بوعلی شاہ قلندر ۲۵- دیوانِ صابر ۲۶- پیراہنِ یوسفی ترجمہ مثنوی معنوی ۲۷- لطائفِ معنوی ۲۸- تحفۃ العارفین ۲۹- تحفۃ العاشقین ۳۰- الہام منظوم ترجمہ مثنوی معنوی ۳۱- عین الفقر ۳۲- راحت القلوب ۳۳- معیار البلاغت ۳۴- افضل الفوائد خسرو ۳۵- نکاتِ سخن ۳۶- جواہر العروض ۳۷- امان اللغات، غیاث اللغات، چراغِ ہدایت وغیرہ

ع زہر خرمنے خوشہ ... تم

(مضطر)

اظہارِ تشکر

شری لکش ویر سنگھ صاحب مُضطر تابھوی کے ہم از حد شکور و ممنون ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر مجموعہ نسخہ تصنیفاتِ گویا کا ایک عالمانہ تعارف و تبصرہ کمال عرق ریزی سے رقم کرنیکی تکلیف فرمائی اور درجنوں فصیح السخن قادر الکلام فارسی شعرا و علماء کے نادر و نایاب نسخہ جات کی سرگرم ورق گردانی کے بعد ایک ایسا فاضلانہ تبصرہ وضاحت کیساتھ پیش کیا جو یقیناً زمانۂ مستقبل میں بھائی صاحب بھائی نندلال صاحب گویا کے لافانی کلام کے اصل مدعا و مقصد کو سمجھنے کے لئے طالبانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا:

مہان سنگھ گیانی
ایڈیٹر خالصہ سماچار امرتسر

۱۳ اپریل ۱۹۶۳ء
یکم بیساکھ سمت ۲۰۲۰ بکرمی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

دیوانِ ثریا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ایک اونکار ست گُرپرساد

دیوانِ گویا

ست کرتار

(۱)

ہوائے بندگی آورد در وجود مرا — دگرنہ ذوقِ چنیں آمدن نبود مرا

خوش است عمر کہ در یادِ بگذرد ورنہ — چہ حاصل است ازیں گنبدِ کبود مرا

در آں زماں کہ نیائی بہ یاد مے میرم — بغیرِ یادِ تو زیں زیستن چہ سود مرا

فدا است جان و دلِ من بخاکِ مقدمِ پاک — ہر آنکسے کہ بسوئے تو رہ نمود مرا

نبود ہیچ نشانہا زِ آسمان و زمیں — کہ شوقِ روئے تو آورد در سجود مرا

بغیرِ یادِ تو گویا نمے توانم زیست — بسوئے دوست رہائی دہند زود مرا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۲)

دین و دُنیا در کمندِ آں پریرُخسارِ ما ‌ ہر دو عالم قیمتِ یک تارِ مُوئے یارِ ما

مانمے آریم تابِ غمزۂ مژگانِ اُو ‌ یک نگاہِ جانفزائش بس بوَد در کارِ ما

گاہے صُوفی گاہ زاہد گہ قلندر میشوُد ‌ رنگہائے مختُلف دارد بُتِ عیّارِ ما

قدرِ لعلِ او بجز عاشق نداند ہیچ کس ‌ قیمتِ یاقوُت داند چشمِ گوہر بارِ ما

ہر نفس گویا بیادِ نرگسِ مخمُورِ اُو
بادہ ہائے شوق مینوشد دلِ ہُشیارِ ما

(۳)

بدِہ ساقی مرا یکجام جاں رنگینئ دلہا ‌ بچشمِ پاک بیں آساں کُنم منجُملہ مُشکلہا

مرا در منزلِ جاناں ہمہ عیش و ہمہ شادی ‌ جرس بیہُودہ میبنالد کجا بندیم محملہا

خُدا حاضر بود دائم ببیں دیدارِ پاکش را ‌ نہ گردابے در وحائل نہ دریا و نہ ساحلہا

چرا بیہُودہ میگردی بصحرا و بدشت ایدل ‌ چو آں سُلطانِ خُوباں کردہ اندر دیدہ منزلہا

چو غیر از ذاتِ پاکش نیست در ہر جا کہ مے بینم
بگو گویا کجا بگذارم ایں دُنیا و اہلہا

(۴)

بیا اے ساقئ رنگین زمے کُن پُر ایاغ اینجا ‌ نشۂ لعلِ مے گوُنت زحق بخشد سُراغ اینجا

انا الحق از لبِ منصُور گر چُوں شیشہ قُلقُل کرد ‌ نہ آرد تابِ ایں صہبا کجا جام و دماغ اینجا

جہاں تاریک شُد جاناں برافروز ایں قدِ رعنا ‌ تُرا رُخسارۂ تاباں کہ میباید چراغ اینجا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

باایں یکدم کہ یاد آئی تواں عمرے بسر کردن
اگر یکدم کسے یابد بشوق حق فراغ اینجا

دو چشم من کہ دریائے عظیم الشان بود گویا
ز ہر اشکم بود شادابئ صد باغ باغ اینجا

(۵)

رہ رسانِ راہِ حق آمد ادب
ہم بدل یادِ خدا و ہم بلب

ہر کجا دیدیم انوارِ خدا
بسکہ از صحبت بزرگاں شد جذب

چشم ما غیر از جمالش وا نشد
زاں کہ جملہ خلق را دیدیم رب

خاکِ قدمش روشنئ دل کند
گر ترا با سالکاں باشد نسب

کیست گویا کو مرادِ دل نیافت
ہر کسے با نفس خود کردہ غضب

(۶)

دل اگر دانا بود اندر نگارش یار ہست
چشم گر بینا بود در ہر طرف دیدار ہست

ہر طرف دیدار اما دیدۂ بینا کجاست
ہر کجا طور ست و ہر سو شعلۂ انوار ہست

سر اگر داری برو سر را بنہ بر پائے او
جاں اگر داری نثارش کن اگر در کار ہست

دست اگر داری بر دامانِ جاناں را بگیر
سوئے او مے رو اگر پا را سر رفتار ہست

گوش اگر شنوا بود جز نام حق کے بشنود
گر زباں گویا بود در ہر سخن اسرار ہست

برہمن مشتاق بت زاہد ندائے خانقاہ
ہر کجا جام محبت دیدہ ام سرشار ہست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بے ادب پا را منہہ منصور وش در راہِ عشق
رہ روے ایں راہ را اوّل قدم بردارِ ہست

ہرچہ داری در بساطِ خود نثارِ یار کن با
گرترا مانندِ گویا طبع گوہر بارِ ہست

(۷)

از پیشِ چشمِ آں بتِ نامہرباں گذشت
جاناں گذشت تازہ رہ دیدۂ جاناں گذشت

رنگش کبود کرد و دلش پُر شرارہ ساخت
ازبسکہ دودِ آہِ من از آسماں گذشت

مارا بیک اشارۂ ابرو شہید کرد
اکنوں علاج نیست کہ تیر از کماں گذشت

یکدم بجویش راہ بنردم کہ کیستم
اے وائے نقدِ زندگیم رائیگاں گذشت

ہرگز بہ سیرِ روضۂ رضواں نمے رود
گویا کسے بجانبِ کوئے بتاں گذشت

(۸)

بدر در پیشِ رخت شرمندہ است
بلکہ خورشیدِ جہاں ہم بندہ است

چشمِ ما ہرگز بغیر از حق نہ دید
اے خوشا چشمیکہ حق بینندہ است

ما نمے لافیم از زہد و ریا
گر گنہ گاریم حق بخشندہ است

دیگرے را از کجا آریم ما
شور در عالم یکے افگندہ است

حرفِ غیر از حق نیاید ہیچ گاہ
برلبِ گویا کہ حق بخشندہ است

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۹)

گدائے کوئے ترا میلِ بادشاہی نیست — ہوائے سلطنت و شوقِ کجکلاہی نیست

ہر آنکہ مملکتِ دل گرفت سلطان شد — کسے کہ یافت ترا ہیچ او سپاہی نیست

گدائے درگہِ تو بادشاہِ ہر دو سرا است — اسیرِ خطِ ترا حاجتِ رہائی نیست

کدام دیدہ کہ در وے سوادِ نورِ تو نیست — کدام سینہ کہ او مخزنِ الٰہی نیست

فدائے او شو و عذرے مخواہ اے گویا
کہ در طریقتِ ما جائے عذر خواہی نیست

(۱۰)

درمیانِ بزمِ ما جز قصۂ جانانہ نیست — بے حجاب آ اندریں مجلس کسے بیگانہ نیست

بگذر از بیگانگی و شو بخود تو آشنا — ہر کہ با خود آشنا شد از خدا بیگانہ نیست

شوقِ مولا ہر کرا باشد ہماں صاحب دل است — کار ہر دانانہ باشد کار ہر دیوانہ نیست

ناصحا تا چند گوئی قصہ ہائے وعظ و پند — بزمِ مستاں ہست جائے قصۂ افسانہ نیست

ایں متاعِ حق بہ پیشِ صاحبانِ دل بود — چوں بصحرا میروی در گوشۂ ویرانہ نیست

ایں متاعِ شوق را از عاشقانِ حق بخواہ — زانکہ در جانش بجز نقشِ رخِ جانانہ نیست

چند میگوئی تو اے گویا خمش شو زیں سخن
شوقِ مولا منحصر بر کعبہ و بت خانہ نیست

(۱۱)

دلِ اگر در حلقۂ زلفِ دوتا خواہد گذشت — از ختن و ز چین و ماچین و خطا خواہد گذشت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بادشاہیٔ دو عالم یک نگاہِ رُوئے تو
سایۂ زُلفِ تو از بالِ ہُما خواہد گُذشت

ایں بساطِ عمر را دریاب کیں بادِ صبا
از کجُا آمد ندانم وز کجُا خواہد گُذشت

بادشاہیئے جہاں جز شور و غوغا بیش نیست
پیشِ درویشے کہ اُو از مدعا خواہد گُذشت

از گُذشتن ہا چہ مے پُرسی دریں دہرِ خراب
بادشاہ خواہد گُذشت و ہم گدا خواہد گُذشت

شعرِ گویا زِندگی بخش است چُوں آبِ حیات
بلکہ از پاکیزگی زِ آبِ بقا خواہد گُذشت

(۱۲)

امشب بتماشائے رُخِ یار تواں رفت
سُوئے بُتِ عاشق کُش عیّار تواں رفت

در کُوچۂ عشق ارچہ مُحال است رسیدن
منصُور صفت با قدمِ دار تواں رفت

اے دل بسُوئے مدرسہ گر میل نداری
بارے بسُوئے خانۂ خمّار تواں رفت

چُوں دامنم از اشکِ تو شُد رشکِ گلُستاں
بیہوُدہ چرا جانبِ گلزار تواں رفت

اے دل چو شُدی واقفِ اسرارِ الٰہی
در سینۂ آں مخزنِ اسرار تواں رفت

صد روضۂ رضوانست چو در خانہ شگفتہ
گویا بچہ سُوئے در و دیوار تواں رفت

(۱۳)

دیدی آخر طالبِ مُولا رہِ مولا گرفت
حاصلِ عُمرِ گرامی را ازیں دُنیا گرفت

ہیچ کس بیروں نیا شد از سوادِ زُلفِ تو
ایں دلِ دیوانہ ام آخر ہمیں سودا گرفت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

غیرِ آں سروِ رواں ہرگز نیاید در نظر — تا قدِ رعنائے او در دیدۂ ما جا گرفت
از ندائے ناقۂ لیلیٰ دلے شوریدہ ام — ہمچوں مجنوں مست گشت و رہ سوئے صحرا گرفت
خوش نمے آید مرا حرفے بغیر از یادِ حق — تا حدیثِ شوقِ او اندر دلم ماوا گرفت
تا بیابی یک نفس بہرِ نیازِ خدمتت — چشمِ گوہربارِ ما خوش لولوئے لالا گرفت
مے برآید جانِ من امروز از راہِ دو چشم — نوبتِ دیدارِ او تا وعدۂ فردا گرفت
غیرِ حمدِ حق نیاید بر زبانم ہیچ گاہ! — حاصلِ ایں عمر را آخر دلِ گویا گرفت

(۱۴)

دلِ من در فراقِ یار بسوخت — جانِ من بہرِ آں نگار بسوخت
آنچناں سوختم ازاں آتش — ہر کہ بشنید چوں چنار بسوخت
من نہ تنہا بسوختم در عشق — ہمہ عالم ازیں شرار بسوخت
سوختم در فراقِ آتشِ یار — ہمچنیں کیمیا بکار بسوخت
آفریں باد بر دلِ گویا — کہ با امیدِ روئے یار بسوخت

(۱۵)

از دو چشمِ مستِ شہلا الغیاث — از لب و دہنِ شکرخا الغیاث
وائے بر نفسے کہ بیہودہ گذشت — الغیاث از غفلتِ ما الغیاث

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

از نزاعِ کفر و دیں دل برہم است — بر درِ درگاہِ مولا الغیاث
نولیانِ شوخِ عالم در ربود — میکنم از دستِ آنہا الغیاث

اے ز دستِ خنجرِ مژگانِ او
میشود خاموش گویا الغیاث

(۱۶)

مست را با جامِ رنگیں احتیاج — تشنہ را با آبِ شیریں احتیاج
صحبتِ مردانِ حق بس انور است — طالباں راہست چندیں احتیاج
از تبسم کردۂ گلشن جہاں — ہر کہ دیدش کے بہ گلچیں احتیاج
یک نگاہِ لطفِ تو دل مے برد — باز مے دارم ازاں رایں احتیاج

نیست گویا غیرِ تو در دو جہاں
با تو دارم از دل و دیں احتیاج

(۱۷)

اے زلفِ عنبریں تو گویا نقابِ صبح — پنہاں چو زیرِ ابرِ سیہ آفتابِ صبح
بیروں برائد آں مہِ من چوں زخوابِ صبح — صد طعنہ مے زند بہ رخِ آفتابِ صبح
با دیدہ خواب ناک چوں بیروں برآمدی — شرمندہ گشت از رخِ تو آفتابِ صبح
از مقدمِ شریف جہاں را دہد فروغ — چوں برکشد نقاب ز رخِ آفتابِ صبح
بیداری است زندگیٔ عارفانِ شوق — گویا حرام کردم از آئندہ خوابِ صبح

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۱۸)

مے بُرد دین و دلِ ما چشمِ شوخ — مے کشد از چاہِ غم ہا چشمِ شوخ

کاکلش فتنہ زنِ ایں عالم است — رونقِ بخشِ جہاں را چشمِ شوخ

خاکِ پائے روشنیٔ دل بود — ہادیٔ راہِ خدا را چشمِ شوخ

کے کند سوئے گُل و نرگس نگاہ — ہر کہ دیدہ لذّتے با چشمِ شوخ

ہر کہ را گویا غبارِ دل بشُست — یک نگاہے آنکہ دیدہ چشمِ شوخ

(۱۹)

بہوش باش کہ ہنگامِ نَو بہار آمد — بہار آمد و یار آمد و قرار آمد

درونِ مردمکِ چشم زبسکہ جلوہ گر است — بہر طرف کہ نظر کرد روئے یار آمد

بہر طرف کہ روی دیدہ مے رود چہ کنم — دریں مقدمہ مارا چہ اختیار آمد

خبر دہند بیارانِ مدعی کہ امشب — انا الحق زدہ منصور سوئے دار آمد

خبر دہند بہ گلہا کہ شگفتند ہمہ — ازیں نوید کہ آں بلبلِ ہزار آمد

خدا بماند زِ غیرت جدا و من حیراں — حدیثِ شوقِ تو از بسکہ بیشمار آمد

خیالِ حلقۂ زلفِ تو میکند گویا — ازیں سبب کہ دلِ از شوق بیقرار آمد

(۲۰)

طبیبِ عاشقِ بیدرد را دوا چہ کند — ترا کہ پائے بود لنگ رہنما چہ کند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

جمالِ او ہمہ جا بے حجاب جلوہ گر است	تو در حجابِ خودی یارِ مہ لقا چہ کند
ترا کہ نیست بیک گوشہ خاطرِ مجموع	مقامِ ایمن و خوش گوشۂ فضا چہ کند
بغیر بدرقۂ عشق کے رسی بادوست	بغیر جذبہ و شوقِ تو رہنما چہ کند

چوں سرمۂ دیدہ کنی خاکِ مرشد اے گویا
جمالِ حق نگری با تو طوطیا چہ کند

(۲۱)

صبا چوں حلقہ ہائے زلفِ او را شانہ میسازد	عجب زنجیر از بہرِ دلِ دیوانہ میسازد
ندانستم من از روزِ ازل این نقشِ آدم را	کہ نقاش از برائے ماندنِ خود خانہ میسازد
دلِ عاشق باندک فرصتے معشوق میگردد	سراپا جاں شود ہر کس کہ با جانانہ میسازد
برائے گردۂ ناں گردِ ہر دوناں چہ میگردی	طمع دیدی کہ آدم را اسیرِ دانہ میسازد

مگو از حالِ لیلےٰ با دلِ شوریدۂ گویا
کہ شرحِ قصۂ مجنوں مرا دیوانہ میسازد

(۲۲)

ہژدہ ہزار سجدہ بسوئے تو میکنند	ہر دم طوافِ کعبۂ کوئے تو میکنند
ہر جا کہ بنگرند جمالِ تو بنگرند	صاحبدلاں نظارۂ روئے تو میکنند
جاں را نثارِ قیامتِ رعنات کردہ اند	دلہائے مردہ زندہ ز بوئے تو میکنند
آئینۂ خدا نمائے ہست روئے تو	دیدارِ حق ز شیشۂ روئے تو میکنند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تیرہ دلاں کہ چشم ندارند مطلقاً
خورشید را مقابلِ روئے تو میکنند

مستانِ شوق غلغلہ دارند در جہاں
صد جاں فدائے یکسرِ موئے تو میکنند

در پردۂ جمالِ تو روشن شود جہاں
در ہر طرف کہ ذکرِ روئے تو میکنند

آشفتگانِ شوقِ تو گویاؔ صفت مدام
آواز خوش کلام زِ روئے تو میکنند

(۲۳)

اے گردشِ چشمے تو کہ ایّام ندارد
خورشیدِ فلک پیشِ رُخت نام ندارد

صیّادِ قضا از پئے دِل بُردنِ عاشق
جُز حلقۂ زُلفِ تو دِگر دام ندارد

ایں عمرِ گراں مایہ غنیمت شمُر آخر
ما صبح ندیدیم کہ او شام ندارد

تا چند دِلاسا کنم ایں خاطرِ خود را
بے دیدنِ رُوئے تو دِل آرام ندارد

ایں چشمِ گوہر بار کہ دریا شُدہ گویاؔ
پئے رُوئے دِل آرائے تو آرام نہ دارد

(۲۴)

تا لعلِ جانفزائے تو گویاؔ نمے شود
دامانِ دردِ ماست کہ پیدا نمے شود

لبِ تِشنہ را زِ آبِ لبت ہست آرزُو
تسکینِ ما زِ خضر و مسیحا نمے شود

داریم دردِ دِل کہ مرا اُو را علاج نیست
تا جاں نمے دہیم مداوا نمے شود

گُفتم کہ جاں دہم عوضِ یک نگاہِ تو
گُفتا میانِ ما و تو سودا نمے شود

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اندر ہوائے زُلفِ گرہ گیرِ مہ وشاں
من مے روم گرہ زدِلم وا نمے شود
با ساحلِ مراد کجا آشنا شویم
تا چشمِ ما بیادِ تو دریا نمے شود

گویا در انتظارِ تو چشم سفید شد
من چوں کنم کہ بے تو دلاسا نمے شود

(۲۵)

چوں ماہِ دو ہفتہ رُو نمائی چہ شود
امشب مہِ من اگر بیائی چہ شود
اے جملہ جہاں اسیرِ زُلفت گشتہ
یک لحظہ اگر گرہ کشائی چہ شود
عالم ہمہ گشتہ است بے تو تاریک
خورشید صفت اگر برائی چہ شود
یک لحظہ بیا و در چشم بنشیں
در دیدہ نشستہ دلربائی چہ شود
ایں ہندوئے خالت کہ بروئت شیداست
بفروشی اگر بہ نقدِ خدائی چہ شود
در دیدہ توئی و من بہر کوئے جویاں
از پردۂ غیب رُونمائی چہ شود

گویا است بہر طرف سراغت جویا
گر گم شدہ را راہنمائی چہ شود

(۲۶)

قدم آں بہ کہ در راہِ خدا پیمودہ مے باشد
زبانے بہ کہ در ذکرِ خدا آسودہ مے باشد
بہر سوئے کہ مے بینم بچشمِ ما سوا نائد
ہمیشہ نقشِ اُو در دیدۂ ما بودہ مے باشد
زفیضِ مرشدِ کامل مرا معلوم شد آخر
کہ دائم مردمِ دُنیا بغم آلودہ مے باشد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زہے صاحبدلے روشن ضمیرے عارفِ کامل — کہ بر درگاہِ حق پیشانیٔ او سودہ مے باشد

بہ قربانِ سرِ کویش بگرد و دم مزن گویا
اشارتہائے چشمِ او مرا فرمودہ مے باشد

(۲۷)

ہزار تختِ مرصع فتادہ در راہ اند — قلندرانِ تو تاج و نگیں نمے خواہند
فنا پذیر بود ہر چہ ہست در عالم — نہ عاشقاں کہ از اسرارِ عشق آگاہ اند
تمام چشم تواں شد پئے نظارۂ او — ہزار سینہ ز سودائے ہجرے کاہند
تمام دولتِ دنیا بیک نگاہ بخشند — یقیں بداں کہ گدایانِ او شہنشاہ اند

ہمیشہ صحبتِ مردانِ حق طلب گویا
کہ طالبانِ خدا واصلانِ اللہ اند

(۲۸)

گر دست و پا ہمیش پئے کارے رود — من چوں کنم کہ دل بسوئے یار میرود
آوازِ لن ترانی بہ ہر دم بگوشِ دل — موسیٰ مگر بدیدنِ دیدار میرود
ایں دیدہ نیست آنکہ ازو اشک مے چکد — جامِ محبت است کہ سرشار میرود
دلدار و دل ز بسکہ یکے اند در وجود — زاں دل ہمیشہ جانبِ دلدار میرود
در ہر دو کون گردنِ او سربلند شد — منصور وار ہر کہ بسوئے دار میرود
گویا ز ذاتِ دوست حقیقی حیات یافت — دیگر چرا بکوچۂ خمار میرود

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۲۹)

کیست امروز کہ سودائے نگارے دارد | بادشاہست دریں دہر کہ یارے دارد
دانم ایں شوخ کہ خونِ دو جہاں خواہد ریخت | چشمِ مستِ تو کہ امروز خمارے دارد
دامنِ چشم مرا خونِ جگر رنگیں کرد | دلِ دیوانۂ ما طرفہ بہارے دارد
سایۂ طوبیٰ فردوس نخواہد ہرگز | ہر کہ منصور صفت سایۂ دارے دارد
روئے گلگونِ خود اے شمع برافروز دمے | دلِ پروانہ و بلبل بتو کارے دارد

بہرِ دیوانہ اگر سلسلہ ہا مے سازند
دلِ گویا بہ خمِ زلفِ قرارے دارد

(۳۰)

کسے بحالِ غریبانِ بینوا نہ رسد | رسیدہ ایم بجائے کہ بادشاہ نرسد
ہزار خلدِ بریں را بہ نیم جو نخرند | ازآنکہ ہیچ بداں کوئے دلربا نرسد
طبیب عشق چنیں گفتہ است میگوئید | بحالِ دردِ غریباں بجز خدا نرسد
برائے روشنئ چشم دل اگر خواہی | بخاکِ درگہِ او ہیچ توتیا نرسد
بیادِ دوست تواں عمر را بسر بردن | کہ زر برابرِ آں ہیچ کیمیا نرسد
تمام دولتِ گیتی فدائے خاکِ درش | کہ تا فدائش نگردد کسے بجا نرسد

فدائے خاکِ درش میشود ازاں گویا
کہ ہر کہ خاک نگردد بمدعا نرسد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(٣١)

مشتِ خاکِ درگہِ او کیمیا گر میکند — ہر گدا را بادشاہِ ہفت کشور میکند

خاکِ درگاہِ تو صد تاج است بہرِ فرقِ من — عاصی ام دل گر ہوائے تاج و افسر میکند

کیمیا گر گر ز مس سازد طلا ایں دور نیست — طالبِ حق خاک را خورشید انور میکند

صحبتِ عارف میسر گر شود ایں عجب داں — ایں تنت را طالبِ حق شوقِ اکبر میکند

شعرِ گویا ہر کسے کو بشنود از جان و دل — کے دلش پروائے لعل و کانِ گوہر میکند

(٣٢)

مثلِ دہانِ تنگِ تو تنگِ شکر نباشد — ایں مثل را کہ گفتم ایں خوب تر نباشد

با ہجر آشنا شو گر طالبِ وصالی — راہ کے بری بمنزل تا راہبر نباشد

دامانِ چشم بگذار از دستِ ہیچ مژگاں — تا جیبِ آرزوہا پُر از گہر نباشد

شاخِ امیدِ عاشق ہرگز ثمر نگیرد — از اشکِ آبِ مژگاں تا سبز تر نباشد

اے بوالفضول گویا از عشقِ او مزن دم — کو پا نہد دریں راہ آں را کہ سر نباشد

(٣٣)

گُلِ ہولی بباغِ دہر بو کرد — لبِ چوں غنچہ را فرخندہ خو کرد

گلاب و عنبر و مشک و عبیرے — چو باراں بارشے از سو بسو کرد

زہے پچکاریِ پُر زعفرانے! — کہ ہر بیرنگ را خوش رنگ و بو کرد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گلال افشانیٔ دستِ مُبارک — زمین و آسمان را سُرخرُو کرد
دو عالم گشت رنگین از طُفیلش، — چو شاہم جامہ رنگین در گُلو کرد
کسے کو دید دیدارِ مُقدّس — مُرادِ عمُر را حاصِل نکو کرد

شود قربان خاکِ راہِ سنگت
دِلِ گویا ہمیں را آرزُو کرد

(۳۴)

ذِکرِ وصفش برزباں باشد لذِیذ — نامِ اُو اندر جہاں باشد لذِیذ
اَے نِہے سیبِ زنخدانِ شُما — میوہ چُوں در بوستاں باشد لذِیذ
چشمِ ما روشن زِ دیدارِ شُماست — جاں نثارش بسکہ آں باشد لذِیذ
سُنبلِ زُلفِ تو دِل را بُردہ است — آں لبِ لعلِ تو زاں باشد لذِیذ

شعرِ گویا بیش از شیر و شکر
میوہ در ہندوستاں باشد لذِیذ

(۳۵)

عارفاں را سُوئے اُو باشد لذِیذ — عاشقاں را کُوئے او باشد لذِیذ
کاکلِ اُو دِلفریبِ عالم است — سیبِ زنخش رُوئے او باشد لذِیذ
رَوضۂ باغِ اِرم قُرباں کُنم — بسکہ مارا کُوئے او باشد لذِیذ
زِندہ میگردم زِ بُوئے مقدمش — بسکہ مارا بُوئے او باشد لذِیذ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

از ہمہ میوہ کہ اُو باشد لذیذ
ذِکرِ یاد و رُوئے اُو باشد لذیذ
آب بخشِ جملہ عالم میشوی
گر ترا ابرُوئے اُو باشد لذیذ

لذتے گویا نہ باشد بہ ازیں
ہمچو شعرِ خُوئے اُو باشد لذیذ

(۳۶)

زِفیضِ مقدمت اَے آبرُوئے فصلِ بہار
جہاں چو باغِ ارم پُر شداست از گلزار
تبسّمِ تو جہاں را حیات مے بخشد
قرارِ دیدۂ صاحبدلانِ پُر اسرار
بغیرِ عشقِ خُدا ہیچ عشق قائم نیست
بغیرِ عاشقِ مَولا ہمہ فنا پندار
بہر طرف کہ نگاہے کُنی رواں بخشی
نگاہِ تست کہ در ہر طرف بُوَد جاندار
خُدا کہ در ہمہ حال است حاضر و ناظر
کُجاست دیدہ کہ بیند بہر طرف دیدار
بغیرِ عارفِ مَولا کسے نجات نیافت
اجلِ زمین و زماں را گرفتہ در منقار
ہمیشہ زندہ بود بندۂ خُدا گویا
کہ غیرِ بندگیش نیست در جہاں آثار

(۳۷)

من از جواں کہ پیر شُدم در کنارِ عُمر
اَے با تو خوش گذشت مرا در کنارِ عُمر
دم ہائے ماندہ را تو چنیں مُغتنم شُمار
آخر خزاں بیاوُرد ایں نوبہارِ عُمر
ہاں مُغتنم شُمار دمے را بذکرِ حق
چُوں باد میرود زِ نظر در شُمارِ عُمر
باشد رواں چو قافلۂ مَوج پَے بہ پَے
آبے بنوش یک نفس از جُو بہارِ عُمر

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صد کار کردۂ کہ نیائد بکارِ تو
گویا بکن کہ باز بیائد بکارِ عمر

(۳۸)

ما کہ دیدیم سرِ کوئے تو اے محرمِ راز
وز ہمہ روئے نگندیم سرے بہر نیاز

تا بہ گرد سرِ کوئے تو بگردید دلم!
روضۂ خلدِ بریں را بکنم پا انداز

از خمِ کاکلِ مشکیں دل و دیں برد زِ ما
حاصلِ عمر ہمیں بود ازیں عمرِ دراز

مصحفِ روئے تو حافظ ہمہ را در ہمہ حال
خمِ ابروئے تو محرابِ دلِ اہلِ نماز

دلِ من بے تو چنانست چہ گوئد گویا
ہمچو آں شمع کہ دایم بودش سوز و گداز

(۳۹)

جملہ عالم بے تو حیران است و بس
سینہ از ہجرِ تو بریان است و بس

طالبِ مولا ہمیشہ زندہ است
بر زبانش ذکرِ سبحان است و بس

خالِ مشکینش دلِ عالم ربود
کفرِ زلفش دامِ ایمان است و بس

زود بنما آں رخے چوں آفتاب
ایں علاجِ چشمِ گریان است و بس

دل نثارِ قامتِ رعنائے او
جاں فدائے جانِ جانان است و بس

گر بپرسی حالِ گویا یک نفس
ایں علاجِ دردِ حرمان است و بس

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۴۰)

مدام بادہ کش و صوفی صفا مے باش — تمام زہد شو و رند بینوا مے باش
بسوئے غیر میفگن نظر کہ بے بصریست — تمام چشم شو و سوئے دوست وا مے باش
بگرد قامت آں شاہ دلربا میگرد — اسیر حلقۂ آں زلف مشکسا مے باش
نگوئیمت کہ سوئے دیر یا حرم مے رو — بہر طرف کہ روی جانب خدا مے باش
بسوئے غیر چو بیگانگاں چہ میگردی — دمے ز حال دل خستہ آشنا مے باش

مدام شاکر و شاداب چوں دل گویا
تمام مطلب و فارغ ز مدعا مے باش

(۴۱)

ہمہ را سینۂ بریانست و بریانیت و بریانش — دو عالم بہر آں دیدار حیرانست و حیرانش
ز خاک کوئے تو کاں سرمۂ اہل نظر باشد — نے باشد علاجے بہ برائے چشم گریانش
مہ و خورشید گرد کوئے او گردند روز و شب — عجائب روشنی بخش دو عالم ہست احسانش
بہر سوئے کہ مے بینم جمالش جلوہ گر باشد — جہاں آشفتہ و شیدا بدام زلف پیچانش

شدہ جیب زمیں پر لولوئے لالہ ز اشک من
جہاں بگرفتہ ام گویا بیاد لعل خندانش

(۴۲)

ہر کس شنیدہ است بہ دل گفتگوئے خاص — از صد غم شدید شدہ زود تر خلاص
آب حیات ما سخن پیر کامل است — دلہائے مردہ را بکند زندہ و خلاص

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ایں خود نمائیٔ تو خدا ہست دُور تر
بینی درونِ خویش شوی از خودی خلاص

چوں سالکانِ خدائے را جُو تو خدمتے
از قیدِ غم جہاں بشود جانِ تو خلاص

گویا تو دستِ خود را ازیں حرص کوتہ کن
تا اندرونِ خانہ بہ بینی خدائے خاص

(۴۳)

بیا چو سروِ خراماں دمے بہ سیرِ ریاض
سوادِ دیدۂ ما زانکہ بے تو گشت بیاض

برائے ریشِ دلم خندۂ تو مرہم و بس
تبسمِ لبِ لعلت دوائے ہر امراض

نگاہ کرد، متاعِ دلم بہ غارت برد
بریدِ جیبِ دلم را بہ غمزہ چوں مقراض

بہ فیضِ مقدمت اے نو بہارِ گلشنِ حسن
جہاں چو باغِ ارم گشتہ اے زہے فیاض

چرا بہ حالتِ گویا نظر نمے فگنی
کہ یک نگاہِ تو حاصل مرادِ اہلِ اغراض

(۴۴)

بسکہ ما راہست با تو ارتباط
از قدومِ تست در عالم نشاط

فرش کردم در قدومِ راہِ تو
دیدہ و دل را کہ بودہ در بساط

بر فقیرانِ خدا رحمے بکن
تا دریں دنیا بیابی انبساط

دائماں دل را بسوئے حق بیار
تا بہ آساں بگذری ایں پُلِ صراط

نیست آسودہ کسے در زیرِ چرخ
بگذر اے گویا ازیں کہنہ رباط

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۴۵)

بهر کجا که روی جانِ من خدا حافظ ❊ ببردهٔ دل و ایمانِ من خدا حافظ

بیا که بلبل و گل ها در انتظارِ تو اند ❊ دمے بجانبِ بستانِ من خدا حافظ

نمک ز لعلِ لبت ریز بر دلِ ریشم ❊ طپید سینهٔ بریانِ من خدا حافظ

چه خوش بود که خرامد قدت چو سروِ بلند ❊ دمے بسوئے گلستانِ من خدا حافظ

بیا بمردمکِ دیده ام که خانهٔ تست
درونِ دیدهٔ گریانِ من خدا حافظ

(۴۶)

اے رخِ تو رونقِ بازارِ شمع ❊ اشک ریزد چشمِ گوهر بارِ شمع

محرمِ حرفاتِ او را گشته است ❊ اشک میریزد دلِ افگارِ شمع

هر کجا روشن چراغے کرده اند ❊ یک گلے بود است از گلزارِ شمع

تا که بر افروختی رخسارِ شمع ❊ میشود قربانِ تو صد بارِ شمع

گرد رخسارِ تو از بهرِ نثار ❊ جاں بریزد دیده هائے زارِ شمع

بسکه امشب نامدی از انتظار ❊ سوخت محفل چشمِ آتشبارِ شمع

صبحدم گویا تماشائے عجیب
جمله عالم خفته و بیدارِ شمع

(۴۷)

ساقیا برخیز د هاں پر کن ایاغ ❊ تا ز نوشش او کنم رنگیں دماغ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حلقهٔ زلفت دلم را بردہ بود — یافتم از پیچِ تو او را سراغ
ایں وجودے خاک و آب و آتش است — در وجودِ خویشتن ہر چار باغ
از شعاعِ پرتوِ دیدارِ پاک — صد ہزاراں ہر طرف روشن چراغ

یادِ او کن یادِ او گویا مدام
تا بیابی از غمِ عالم فراغ

(۴۸)

گر ز راهِ شوق سازی سینه صاف — زود بینی خویشتن را بے گزاف
از خودی ات دور گشته چوں خدا — دور کن خود بینی و بیں بے غلاف
عاشقاں دارند چوں عشقش مدام — دم مزن در پیشِ شاں اے مردِ لاف
بگذر از لذاتِ ایں خمسه حواس — تا بیابی لذّتے زاں جامِ صاف

گر بجوئی راهِ مرشد را مدام
تا شوی گویا مبرّا از خلاف

(۴۹)

ربود مقدمِ وصلش زمن عنانِ فراق — دہیم تا بکجا شرحِ داستانِ فراق
نبود غیرِ تو در ہر دو چشم و ابرویم — نیافتیم در آنجا دگر نشانِ فراق
ہنوز ہجر نیالودہ بود وصلِ ترا — شنیدہ ام سخنِ وصل از زبانِ فراق
چناں ز ہجرت آتش فتادہ در دلِ من — کہ برقِ نالۂ من سوخت خانمانِ فراق

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

چہ کردہ است فراقِ تو بر سرِ گویا
کہ در شمار نیاید مرا بیانِ فراق

(۵۰)

بشنو از من حرف از رفتارِ عشق
تا بیابی لذت از گفتارِ عشق

عشقِ مولا ہر کرا اسمار کرد
مغتنم داند سر در کارِ عشق

آں زہے دم کو بپادشہ بگذرد
سرِ ہماں خوش کو رود در کارِ عشق

صد ہزاراں سر بہ کف در راہِ او
ایستادہ تکیہ بر دیوارِ عشق

ہر کہ شد در راہِ مولا بے ادب
ہمچو منصورش سزد بر دارِ عشق

اے زہے دل کو ز عشقِ حق پُر است
خم شدہ پشتِ فلک از بارِ عشق

زندہ مانی دائما اے نیک خو
بشنوی گر زمزمہ از تارِ عشق

پادشاہاں سلطنت بگذاشتند!
تا شوند آں محرمِ اسرارِ عشق

مرہمے جز بندگی دیگر ندید
ہمچو گویا ہر کہ شد بیمارِ عشق

(۵۱)

زاں آفریدہ است مرا آں خدائے پاک
جز حرفِ حق کہ غیر نیاید ز جسمِ خاک

در ہجرِ تست جان و دلِ عاشقاں چنیں
چوں لالہ داغ بر جگر و سینہ چاک چاک

ایں غفلت است مرگ بے یادِ حق بود
چوں سایۂ تو ہست نداریم ہیچ باک

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تاج و نگیں گذاشته شاہاں زِ بہرِ تو — بکشا زِ رُخ نقاب کہ عالم شُدہ ہلاک

اے خاکِ درگہِ تو شفابخشِ عالم است — رحمے بکُن بحالِ غریبانِ دردناک

دُنیاست کاں خراب کُنِ ہر دو عالم است — دارا بخاک رفتہ و قاروں شُدہ ہلاک

چشمم ہمیشہ بے تو گہربار میشود — گویا مثالِ دانہ کہ از خوشہ ہائے تاک

(۵۲)

اے کمالِ تو کمالست و کمالست و کمال — اے جمالِ تو جمالست و جمالست و جمال

اے کہ نزدیک تو از شہ رگ و عالم حیراں — یارِ ما ایں چہ خیالست و خیالست و خیال

من ندانم کہ کُدامم کہ کُدامم کہ کُدام — بندۂ اویم و او حافظِ من در ہمہ حال

دلِ من فارغ و در کوئے تو پرواز کُند — گر ز راہِ کرمِ خویش بہ بخشی پر و بال

صاحبِ حال بجز حرفِ خُدا دم نہ زند — غیرِ ذکرِ ہمہ او را بودش قیل و قال

مُرشدِ کاملِ ما بتو گیت فرماید — اے زہے فالِ مبارک کہ کُند صاحبِ حال

بے تو یک دم و نفس ہست مرا ہمچو سال — ایں وبال است و وبال است و وبال است و وبال

ہر کہ گوید تو چہ باشی و چہ گوید جز تو — گشت حیراں ہمہ عالم ہمہ در عینِ جمال

(۵۳)

چوں خُدا حاضرست در ہمہ حال — تو چرا مے زنی دگر پر و بال؟

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حمدِ حق گو، دگر مگو اے جان | صاحبِ قال باش و بندۂ حال
غیرِ یادِ خدا دمے کہ گزشت | ایں زوال است پیشِ اہلِ کمال
ما سوا نیست ہر کہ مے نگری | تو چرا غافلی ز عینِ وصال

غیرِ حرفِ خدا مگو، گویا
کہ دگر پوچ ہست قال و مقال

(۵۴)

ما کہ خود ہر بندۂ حق را خدا فہمیدہ ایم | خویشتن را بندۂ ایں بندہ ہا فہمیدہ ایم
مردمانِ چشمِ ما را احتیاجِ سرمہ نیست | بسکہ خاکِ راہِ مردم توتیا فہمیدہ ایم
ہر نفس سر بر زمیں داریم از بہرِ سجود | ما کہ روئے یارِ خود نورِ خدا فہمیدہ ایم
بادشاہاں را فقیراں بادشاہی دادہ اند | زاں گدائے کوئے او را بادشاہ فہمیدہ ایم

ما نمے خواہیم ملک و مال را گویا ازاں
سایۂ زلفِ ترا بالِ ہما فہمیدہ ایم

(۵۵)

درونِ مردمکِ دیدہ دلربا دیدم | بہر طرف کہ نظر کردم آشنا دیدم
بگردِ کعبہ و بت خانہ ہر دو گردیدم | دگر نیافتم آنجا ہمیں ترا دیدم
بہر کجا کہ نظر کردم از رہِ تحقیق | ولے بخانۂ دل خانۂ خدا دیدم
گدائیِ درِ کوئے تو بہ ز سلطانی ست | خلافتِ دو جہاں ترکِ مدعا دیدم

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

مرا از روزِ ازل آمد این ندا گویاؔ
کہ انتہائے جہاں را در ابتدا دیدم

(۵۶)

از دوست غیرِ دوست تمنّا نمے کنیم
ما بہرِ دردِ خویش مداوا نمے کنیم

بیمارِ نرگسیم کہ نرگس غلامِ اُوست
ما آرزوئے خضر و مسیحا نمے کنیم

ہر جا کہ دیدہ ایم جمالِ تو دیدہ ایم
ما جز جمالِ دوست تماشا نمے کنیم

ما یارِ ہمدمیم نہ بینیم غیرِ اُو
ما چشمِ خود بروئے کسے وا نمے کنیم

پروانہ وار گردِ رخِ شمعِ جاں دہیم
چوں عندلیب بیہدہ غوغا نمے کنیم

گویا خموش باش کہ سودائے عشقِ یار
تا این سراست از سرِ خود وا نمے کنیم

(۵۷)

ما بیادِ حق ہمیشہ زندہ ایم
دائم از احسانِ اُو شرمندہ ایم

خود نما را بندگی منظور نیست
او ہمیشہ صاحب و ما بندہ ایم

در وجودِ خاکیاں پاکی ازوست
ما خدائے پاک را بینندہ ایم

ما بپائے شاہ سر افگندہ ایم
از دو عالم دست را افشاندہ ایم

نیست در ہر چشم غیر از نورِ اُو
صحبتِ مردانِ حق جوئندہ ایم

ما چو ذرّہ خاکپائے او شدیم
تا بدامن دستِ خود انگندہ ایم

زیست گویا ذاکرِ نامِ خدا
ہمچو خورشیدِ جہاں رخشندہ ایم

(۵۸)

مابندۂ عشقیم خُدا را نہ شناسیم | دُشنام ندانیم دُعا را نشناسیم
آشفتۂ آنیم کہ آشفتۂ ماست | ما شاہ ندانیم گدا را نشناسیم
چو غیرِ تو کس نیست بتحقیق درینجا | ایں تفرقۂ ما و شُما را نشناسیم
سر پا شُدہ پا سر شُدہ در راہِ محبّت | گو ایم ولیکن سر و پا را نشناسیم

ما نیز چو گویا زِ ازل مستِ الستیم
ایں قاعدۂ زُہد و ریا را نشناسیم

(۵۹)

ہر گہ نظر بجانبِ دِلدار میکنیم | دریائے ہر دو چشم گہر بار میکنیم
ہر جا کہ دیدہ ایم رُخِ یار دیدہ ایم | ما کے نظر بجانبِ اغیار میکنیم
زاہد مرا زِ دیدنِ خُوباں منع مکُن | ما خُود نظر بسُوئے رُخِ یار میکنیم
ما جز حدیثِ عشقِ تو حرفے نخواندہ ایم | در راہِ عشق ایں ہمہ تکرار میکنیم

گویا زِ نرگہِ یار کہ مخمُور گشتہ ایم
کے خواہشِ شراب پُر اسرار میکنیم

(۶۰)

نے گُنجد بچشمِ غیرِ شاہِ خود پسندِ من | بہ چشمِ خوش نشست آں قامتِ بختِ بُلندِ من

تمامی مردہ ہا را از تبسم زندہ مے سازد — چوں ریزد آبِ حیواں از دہانِ غنچہ خندِ من
برائے دیدنِ او دیدہ ام شد چشمۂ کوثر — بیا جاناں کہ قربانِ تو جانِ مستمندِ من
اگر بینی درونِ من بغیر از خود کجا یابی — کہ غیر از ذکرِ تو نہ بود درونِ بندبندِ من

منم یکشت گل گویا درونِ نورِ اولامع
بگردش دائماً گردد دلِ پُر ہوشمندِ من

(۶۱)

گریاں شد عندلیب از نگاہِ تو — بصحرا رفتہ آہو از نگاہِ تو
قمری کو کو کند و بلبل نالہ — لالہ دلِ داغ شدہ از نگاہِ تو
سوسن چو جامہ کرد مشکین و سنبل — از زلفِ پریشاں از نگاہِ تو
ہر کس کہ بدید نرگس دیدہ ترا — ہمچو بلبل شدہ نالاں از نگاہِ تو

کے کند گویا ہوائے خواب و خورد
ہر کہ خوردہ جرعِ مست از نگاہِ تو

(۶۲)

ساقی مرا تو جرعۂ جاں اشتیاق دہ — تا روئے تو بینیم دوری فراق دہ
در ہر طرف بینیم چوں رخ ترا مدام — با دلِ مرا خلاصی از افتراق دہ
چوں بے تو ہیچ نیست جو بینیم بہ ہر کجاست — تا دیدہ و دلِ مرا تو اتفاق دہ
چوں صاف گشت آئینہ دلِ از سوادِ غم — با وصلِ خود نمائی رہائی ز باق دہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گویا بہ ہر کجا کہ بہ بینم جمالِ تو
تا دِل مرا خلاصیٔ از دردناک دِہ

(۶۳)

بیوفانیست کسے گر تو وفادار شوی
وقت آنست کہ بروقت خبردار شوی

جاں اگر ہست نثارِ قدمِ جاناں کن
دِل بدِلدار بدِہ زانکہ تو دِلدار شوی

منزلِ عشق دراز است بپا نتواں رفت
سر قدم ساز کہ تا در رہِ آں یار شوی

گفتگوئے ہمہ کس در ادراکِ خود است
لب فرو بند کہ تا محرمِ اسرار شوی

مے فروشد دِلِ دیوانۂ خود را گویا
با اُمیدِ کرمِ آں کہ خریدار شوی

رُباعیاتِ گویا

(۱)

ہر کس کہ زِ شوقِ تو قدم از سر ساخت | بر نُہ طبقِ چرخ عَلَم بر افراخت
شُد آمدنش مُبارک و رفتن ہم | گویا آنکس کہ راہِ حق را بشناخت

(۲)

کور است ہر آں چشم کہ حق را نشناخت | دِیں عمرِ گراں مایہ بغفلت درباخت
او گریہ کُناں آمدہ و بحسرت مُرد | افسوس دریں آمد و شُد کار نہ ساخت

(۳)

ایں چشمِ تو خانہ دارِ آں جانان است | ایں تختِ وجودِ مسندِ سُلطان است
ہر بوالہوسے سُوئے او راہ نبُرد! | کیں راہِ تعلق منزلِ مردان است

(۴)

ہر دل کہ براہِ دوست جاناں شُدہ است | تحقیق بداں کہ عینِ جاناں شُدہ است
یک ذرّہ زِ فیضِ رحمتش خالی نیست | نقاش درُونِ نقشِ پنہاں شُدہ است

(۵)

ایں آمد و رفت جُز دمے بیش نبُود | ہر جا کہ نظر کُنم بجُز خویش نبُود
من جانبِ غیر چوں نگاہے نکُنم | چُوں غیرِ تو ہیچ کس پس و پیش نبُود

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۶)

هر بنده که طالبِ مولیٰ باشد — در هر دو جهاں رُتبه اش اَولیٰ باشد

گویاؔ دو جهاں را به جُوئے نه ستاند — مجنونِ تو کے عاشقِ لیلیٰ باشد

(۷)

در دهر که مردانِ خُدا آمده اند — بر گمشدگان راهنما آمده اند

گویاؔ اگر ایں چشمِ تو مشتاقِ خُداست — مردانِ خُدا خُدا نما آمده اند

(۸)

در مذهبِ ما غیر پرستی نکنند — سرتا بقدم بهوش و مستی نکنند

غافل نشوند یکدم از یادِ خُدا — دیگر از بلند و پستی نکنند

(۹)

یک ذرّه اگر شوقِ الٰهی باشد — بهتر زِ هزار بادشاهی باشد

گویاست غلامِ مُرشدِ خویش — ایں خط نه محتاجِ گواهی باشد

(۱۰)

هر کس بجهاں نشو و نُما مے خواهد — اسپ و شُتر و فیل و طلا مے خواهد

هر کس زِ برائے خویش چیزے خواهد — گویاؔ زِ خُدا یادِ خُدا مے خواهد

(۱۱)

پُرگشت زِ سرتا بقدم نُورُ النُّور — آئینه که در وے نه بُود هیچ قصور

تحقیق بداں زِ غافلاں دُور بُود — او در دلِ عارفاں خُود کرده ظهور

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۱۲)

اِیں عمرِ گرانمایہ کہ برباد شود
اِیں خانۂ ویراں بچہ آباد شود
تا مُرشدِ کامل نہ دہد دست بہم
گویا دِلِ غمگینِ توچُوں شاد شود

(۱۳)

در حاصلِ عمر آنچہ ما یافتہ ایم
در ہر دو جہاں یادِ خُدا یافتہ ایم
اِیں ہستیٔ خویش بلا بُود عظیم
از خویش گذشتیم خُدا یافتہ ایم

(۱۴)

از خاکِ درت طُوطیا یافتہ ایم
کز دولتِ آں نشو نُما یافتہ ایم
ما سجدہ بسوئے غیرِ دیگر نکنیم
در خانۂ دِل نقشِ خُدا یافتہ ایم

(۱۵)

گویا خبر از یادِ خُدا یافتہ ایم
اِیں جامِ لبالب از کُجا یافتہ ایم
جُز طالبِ حق نصیبِ ہر کس نبُود
کیں دولتِ نایاب کہ ما یافتہ ایم

(۱۶)

گویا تا کے اِیں سرائے معدُوم
گاہے لازم شوی و گاہے ملزُوم
تا کے چو سگاں بر اُستخواں جنگ کُنی
دُنیا معلُوم و اہلِ دُنیا معلُوم

(۱۷)

موجُودِ خُداست تو کرا مے جوئی
مقصُودِ خُداست تو کُجا مے پوئی
اِیں ہر دو جہاں نشانِ دولت نیست
یعنی سخُن از زبانِ حق مے گوئی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۱۸)

گویا اگر آں جمالِ دیدن داری | از خود ہوسِ میل رمیدن داری
زیں دیدہ مبیں کہ حجابست ترا | بیدیدہ ببیں آنچہ تو دیدن داری

ابیاتِ گویا

(۱)

دِل ظالم بہ قصدِ کُشتن ما است
دِلِ مظلومِ ما بسُوئے خُدا ست

(۲)

او دریں فِکر تا بما چہ کُند
ما دریں فِکر تا خُدا چہ کُند

(۳)

مبرائے باد خاکم از درِ دوست
دُشمنم سر زند کہ ہر جائی ست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(۴)

نیست غیر از آں صنم در پردۂ دیر و حرم
کے شود آتش دو رنگ از اختلافِ سنگہا

(۵)

آسماں سجدہ کند پیشِ زمین کہ بر او
یک دو کس یک دو نفس ذکرِ خدا بنشیند

(۶)

بزیرِ سایۂ طوبیٰ مرادہا یابی
بزیرِ سایۂ مردانِ حق خدا یابی

ختم شُد دیوانِ گویاؔ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زندگی نامہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہ گورو جیو ست

زندگی نامہ

آں خداوندِ زمین و آسماں | زندگی بخشِ وجودِ انس و جاں
خاکِ راہش توتیائے چشمِ ماست | آبروافزائے ہر شاہ و گدا ست
ہر کہ باشد دائما در یادِ او | یادِ حق ہر دم بود ارشادِ او
گر ترا یادِ خدا باشد مدام | تا شوی اے جانِ من مردِ تمام
آفتابے ہست پنہاں زیرِ ابر | بگذرد از ابرو نما رخ ہمچو بدر
ایں تنت ابریست در روئے آفتاب | یادِ حق میداں ہمیں باشد صواب
ہر کہ واقف شد زِ اسرارِ خدا | ہر نفس جز حق ندارد مدعا
حق چہ باشد ؟ یادِ آں یزدانِ پاک | کے بداند قدرِ او ہر مشتِ خاک
صحبتِ نیکاں اگر باشد نصیب | دولتِ جاوید یابی اے حبیب

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

دولت اندر خدمتِ مردانِ اوست ہر گدا و بادشاہ قربانِ اوست
خوئے شاں گیر اے برادر خوئے شاں دائماً گرد گردِ کوئے شاں
ہر کہ گردِ کوئے شاں گردید یافت در دو عالم ہمچو مہر و بدر تافت
دولتِ جاوید باشد بندگی بندگی کن بندگی کن بندگی
در لباسِ بندگی شاہی تراست دولتے از ماہ تا ماہی تراست
ہر کہ غافل شد ازو ناداں بود گر گدا باشد وگر سلطاں بود
شوقِ مولا از ہمہ بالاتر است سایۂ او بر سرِ ما افسر است
شوقِ مولا معنیٔ ذکرِ خدا ست کاں طلسمِ جسمِ ما را کیمیاست
شوقِ مولا زندگی و جانِ ماست ذکرِ او سرمایۂ ایمانِ ماست
آں ہجومِ خوش کہ او دفعِ بلاست آں ہجومِ خوش کہ از بہرِ خداست
روزِ جمعہ مومنانِ پاکباز گرد مے آیند از بہرِ نماز
ہمچناں در مذہبِ ایں سادہ رنگ کز محبت با خدا دارند رنگ
گرد مے آیند در ماہے دو بار بہرِ ذکرِ خاصۂ پروردگار
آں ہجومِ خوش کہ بہرِ بندگی ست آں ہجومِ خوش کہ محضِ زندگی ست
آں ہجومِ خوش کہ بہرِ یادِ اوست آں ہجومِ خوش کہ حق بنیادِ اوست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

آں ہجومِ بد کہ شیطانی بود — عاقبت از وے پشیمانی بود

ایں جہان و آں جہاں افسانہ ایست — این و آں از خوشہ اش یکدانہ ایست

ایں جہان و آں جہاں قربانِ حق — اولیا و انبیا حیرانِ حق

ہر کہ در یادِ خدا دائم بود — با خدا قائم بود قائم بود

ایں دو عالم ذرّۂ از نورِ اوست — مہر و مہ مشعل کشِ مزدورِ اوست

حاصلِ دُنیا ہمیں دردِ سر است — ہر کہ غافل شد زِ حق گاؤ خر است ۲۰

غفلت از وے یک زماں صد مرگ داں — زندگی یاد است نزدِ عاقلاں

ہر دمے کو بگذرد در یادِ او — با خدا قائم بود بنیادِ او

ہر سرے کو سجدۂ سبحان کرد — حق مر او را صاحبِ ایمان کرد

سر برائے سجدہ پیدا کردہ اند — درد ہر سر را مداوا کردہ اند

پس ترا باید کنی ہر دم سجود — غافل از وے یک زباں عارف نبود

ہر کہ عاقل شد چرا غافل بود — ہر کہ غافل گشت او جاہل بود

مردِ عارف فارغ از چون و چرا ست — حاصلِ عمرش ہمیں یادِ خدا ست

صاحبِ ایماں ہماں باشد ہماں — کو نہ باشد غافل از وے یک زماں

کفر باشد از خدا غافل شدن — بر لباسِ دُنیوی مائل شدن

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

این لباسِ دنیوی فانی بود — بر خداوندیش ارزانی بود!
چیست دنیا و لباسِ دنیوی؟ — از خدا غافل شدن اے مولوی
دین و دنیا بندۂ فرمانِ او — این و آن شرمندۂ احسانِ او
چیست احسان؟ صحبتِ مردانِ حق — آنکه میخوانند از عشقش سبق
یادِ او سرمایۂ ایمان بود — هر گدا از یادِ او سلطان بود
روز و شب در بندگی باشند شاد — بندگی و بندگی و یاد و یاد!
چیست سلطانی و درویشی بدان — یادِ آن جان آفرینِ انس و جان
یادِ او گر مونسِ جانت بود — هر دو عالم زیرِ فرمانت بود
بس بزرگی هست اندر یادِ او — یادِ او کن یادِ او کن یادِ او!
گر بزرگی بایدت کن بندگی — ورنه آخر میکشی شرمندگی
شرم کن هان شرم کن هان شرم کن — این دلے چون سنگ خود را نرم کن
معنئ نرمی غریبی آمده — دردِ هر کس را طبیبی آمده
حق پرستان خود پرستی چون کنند — سربلندان میلِ پستی چون کنند
خود پرستی خطرۂ ناپاکِ تو — آنکه جا کرده به مشتِ خاکِ تو
خود پرستی خاصۂ نادان بود — حق پرستی مایۂ ایمان بود

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

جسمِ تو از باد و خاک و آتش است ‌ ‌ قطرۂ آبے و نورِ ذاتش است

خانہ ات از نورِ حق روشن شدہ ‌ ‌ یک گلے بود و کنوں گلشن [illegible]

پس درونِ گلشنِ خود سیر کن ‌ ‌ ہمچو مرغِ قدس در وے [illegible]

صد ہزاراں خلد ہا در گوشہ اش ‌ ‌ ہر دو عالم دانۂ از خوشـ[illegible]

قوتِ آں مرغِ مقدّس یادِ او ‌ ‌ یادِ او ہاں یادِ او ہاں [illegible]

ہر کسے کو مائلِ یادِ خدا است ‌ ‌ خاکِ راہش توتیائے چشمِ ماست

گر ترا یادِ خدا حاصل شود ‌ ‌ حلِّ ہر مشکل ترا اے دل [illegible]

حلِّ ہر مشکل ہمیں یادِ خدا ست ‌ ‌ ہر کہ یادِ حق کند ذاتِ [illegible]

در حقیقت غیرِ حق منظور نیست ‌ ‌ کیستے جاں کو سرا پا نور نیست

قطرۂ نوری سرا پا نور باش ‌ ‌ بگذر از غم دائما مسرور [illegible]

تا بکے در بندِ غم باشی مدام ‌ ‌ بگذر از غم یادِ حق کن [illegible]

غم چہ باشد؟ غفلت از یادِ خدا ‌ ‌ چیست شادی؟ یادِ آں بے [illegible]

معنئِ بے منتہا دانی کہ چیست؟ ‌ ‌ آنکہ او نائد بقیدِ مرگ [illegible]

در سرِ ہر مرد و زن سودائے اوست ‌ ‌ در دو عالم شورش و غوغائے [illegible]

منزلِ او بر زبانِ اولیا ست ‌ ‌ روز و شب کاندر دلش [illegible]

چشم او بر غیر هرگز وا نه شُد   قطرۂ او جز سوئے دریا نه شُد
بندۂ او صاحبِ هر دو سرا   کو نه بیند غیر نقشِ کبریا
ایں جهان و آں جهاں فانی بُوَد   غیرِ یادش جُمله نادانی بُوَد
یاد کُن هاں تا توانی یاد کُن   خانه را از یادِ حق آباد کُن
ایں دلِ تو خانۂ حق بُوده است   من چه گویم ؟ حق چنیں فرمُوده است
شاه با تو همنشین و هم زُباں   تو بسُوئے هر کس اے ناقص دواں
وائے تو بر جانِ تو احوالِ تو   وائے بر ایں غفلت و افعالِ تو
هر کسے کو طالبِ دیدار شُد   پیشِ چشمش جُمله نقشِ یار شُد
درمیانِ نقش نقّاش است و بس   ایں سخُن را در نیابد بوالهوس
گر تو میخوانی زِ عشقِ حق سبق   یادِ حق کُن یادِ حق کُن یادِ حق
اے برادر! یادِ حق دانی که چیست؟   اندرُونِ جُمله دِلها جائے کیست ؟
چوں درُونِ جُمله دِلها جائے اوست   خانۂ دِل منزل و ماوائے اوست
چوں بدانستی که در دِلها خدا ست   پس ترا آدابِ هر دِل مُدعاست
یادِ حق اینست دیگر یاد نیست   هر کرا ایں غم نباشد شاد نیست
زندگیِ عارفاں یادِ خدا ست   از خدا دُور است هر کس خودنماست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

چیست گویا مشتِ خاکِ پیش نیست — آں ہم اندر اختیارِ خویش نیست

حق کہ ہفتاد و دو ملت آفرید — فرقۂ ناجی ازیں ہا برگزید

فرقۂ ناجی بداں بے اشتباہ — ہست ہفتاد و دو ملت را پناہ

مردمانش ہر یکے پاکیزہ تر — خوب رُو و خوب خُو و خوش سیر

پیشِ شاں جز یادِ حق منظور نیست — غیرِ حرفِ بندگی دستور نیست

میچکد از حرفِ شاں قند و نبات — بارد از ہر موئے شاں آبِ حیات

فارغ اند از بغض و کینہ و از حسد — برنمے آید زِ ایشاں فعلِ بد

ہر کسے را عزت و حرمت کنند — مفلسے را صاحبِ دولت کنند

مردہ را آبِ حیواں مے دہند — ہر دلِ پژمردہ را جاں مے دہند

سبزہ مے سازند چوبِ خشک را — بوئے مے بخشند رگ بے مشک را

جملہ اشراف اند در ذات و صفات — طالبِ ذات اند خود ہم عینِ ذات

خوئے شاں علم و ادب را مظہر است — روئے شاں روشن زِ مہرِ انور است

ملتِ شاں قومِ مسکیناں بود — ہر دو عالم شائقِ ایناں بود

قومِ مسکیں قومِ مردانِ خدا ست — ایں ہمہ فانی و آں دائم بقا ست

صحبتِ شاں خاک را اکسیر کرد — لطفِ شاں بر ہر دلے تاثیر کرد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہر کہ با ایشاں نشیند یک دمے — روزِ فردا را کجا دارد غمے
آنچہ در صد سالۂ عمرے نیافت — صحبتِ شاں ہمچوں خورشیدش بتافت
ما کہ از احسانِ شاں شرمندہ ایم — بندۂ احسانِ شاں را بندہ ایم
صد ہزاراں ہمچو من قربانِ شاں — ہر چہ گویم کم بود در شانِ شاں
شانِ شاں بیروں بود از گفتگو — جامۂ شاں پاک ہست از شست و شو
داں یقیں تا چند ایں دنیا بود — آخرش کارے تو با مولا بود
پس زِ اوّل کن حدیثِ شاہ را — پیروی کن ہادیِ ایں راہ را
تا تو ہم یابی مرادِ عمرہا ! — لذتے یابی زِ یادِ کبریا
جاہل آنجا صاحبِ دل میشود — غرقِ دریا بہ ساحلِ میشود
ناقص آنجا عارفِ کامل بود — یادِ مولا ہر کرا حاصل شود
ایں ادب تاج است بر افراقِ کس — آنکہ غافل نیست از حق یک نفس
ہر کسے را نیست ایں دولت نصیب — دردِ شاں را نیست غیر از حق طبیب
داروئے ہر درد را یادِ خداست — زانکہ در ہر حال حق دار درواست
مرشدِ کامل ہمہ را آرزوست — غیرِ مرشد کس نیابد رہ بدوست
رہ رواں را راہ بسیار آمدہ — کارِ رواں را راہ در کار آمدہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

دم بدم در ذکرِ مولا حاضر اند — خویش منظور و خدا را ناظر اند
مرشدِ کامل ہماں باشد ہماں — کز کلامش بوئے حق آید عیاں
ہر کہ آید پیشِ شاں چوں ذرّہ وار — زود گردد ہمچو مہرِ نور بار
زندگی ایں ست بے چون و چرا — بگذرد ایں عمر در یادِ خدا
خود پرستی کارِ ناداں آمدہ — حق پرستی زادِ ایماں آمدہ
ہر دمِ غفلت بود مرگِ عظیم — حق نگہ دارد ز شیطانِ رجیم
آنکہ روز و شب بیادش مبتلا است — ایں متاع اندر دکانِ اولیاست
کمترین بندۂ درگاہِ شاں — بہتر است از بادشاہانِ جہاں
پس بزرگانند فدائے راہِ شاں — سرمۂ چشم ز خاکِ راہِ شاں
ہیچنیں پندارِ خود را اے عزیز — تا شوی اے جانِ من مردِ تمیز!
صاحباں را بندہ بسیار آمدہ — بندہ را با بندگی کار آمدہ
پس ترا باید کہ خدمتگارِ شاں — باشی و ہرگز نباشی یارِ شاں
گرچہ یاری دہ نہ غیر از شاں کسیت — لیک در گفتن ہمیں عیبے بسیت
ذرّہ را دیدم کہ خورشیدِ جہاں — شد ز فیضِ صحبتِ صاحبدلاں
کرم صاحب دل کہ حق بشناسدش — کز لقائش شوقِ حق مے باردش

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صحبتِ شاں شوقِ حق بخشد ترا
ذرّہ را خورشیدِ انور مے کنند
جسمِ ایں خاکی و در وے نورِ حق
خدمتِ شاں بندگیٔ حق بود
بندگی کُن زانکہ اُو باشد قبول
ہست کارے روز و شب در یادِ او
چشمِ شاں روشن زِ دیدارِ الٰہ
بادشاہی آنکہ او قائم بود
رسمِ شاں آئینِ درویشی بود
ہر گدا را عزّ و جاہے مے دہند
ناقصاں در نظرِ کامل مے کنند
خود پرستی از میاں برداشتند
خویشتن را ہیچ میدانند شاں
تا کجا اوصافِ مردانِ خُداست
ہمچُناں مردم بجُز کاں کیستند!

از کتابِ حق سبق بخشد ترا
خاک را از حق مُنوّر مے کنند
اندرونش چار سوئے نۂ طبق!
کاں قبولِ قادرِ مطلق بود!
قدرِ اُو را کے بداند ہر جہول
یک نفس خالی نمے باشد از او
در لباس اندر گدا و بادشاہ
ہمچو ذاتِ پاکِ حق دائم بود
از خدا و باہمہ خویشی بود
دولتے بے اشتیاہے مے دہند
بیدلاں را صاحبِ دِل میکنند
تخمِ حق در کشتِ دلہا کاشتند
حرفِ حق را روز و شب خوانند شاں
از ہزاراں گر یکے گویم رواست
دیگراں مُردند و اینہا زیستند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زیستن را معنئ دانی کہ چیست؟ — اے خوشا عمرے کہ در یادش بزیست
مرد عارف زندہ از عرفان اوست — نعمت ہر دو جہاں در خوان اوست
معنئ ایں زندگی یاد خداست — کز طفیلش زندہ جان اولیاست
ذکر او بر ہر زباں گویا شدہ — ہر دو عالم راہ حق جویا شدہ
جملہ میخوانند ذکر ذوالجلال — اے زہے قیل و زہے فرخندہ فال
قیل و قالے کز برائے حق بود — از برائے قادر مطلق بود ۔ ۱۵۰
یافت ایں سرمایۂ عمر نجیب — ہست اندر صحبت ایشاں نصیب
آں روا باشد دگر منظور نیست — غیر حرف راستی دستور نیست
سادھ سنگت نام شاں در ہند زیست — ایں ہمہ تعریف شاں اے مولویست
صحبت ایشاں بود لطف خدا — تا نصیب کس شود ایں رو نما
ہر کسے ایں دولت جاوید یافت — زندگئ عمر را امید یافت
ایں ہمہ فانی و آں باقی بداں — جام عشق پاک را ساقی بداں
ہر چہ ہست از صحبت ایشاں بود — کز طفیلش جملہ آباداں شود
ایں ہمہ آبادی از یاد خداست — غفلت از وے یک نفس مرگ و خطاست
صحبت شاں حاصل ایں زندگیست — ورنہ بار زندگی شرمندگیست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گر تو میخواہی کہ مردِ حق شوی — واصلِ آں قادرِ مطلق شوی ۱۶۰
صحبتِ شاں کیمیا باشد ترا — تا چہ میخواہی روا باشد ترا
ایں ہمہ کاں صاحبِ جاں آمدند — از برائے صحبتِ شاں آمدند
زندگی شاں زِفیضِ صحبت است — صحبتِ شاں آیتِ پُر رحمت است
ہر کسے را صحبتِ شاں بایدش — تا زِ دل عقدِ گہر بکشایدش
صاحبِ گنجینۂ اے بے خبر — یک زاں گنجِ ترا نبود خبر
کے ازاں گنج بیابی اطلاع — اندرونِ قفل چوں باشد متاع
پس ترا لازم بود جوئی کلید — تا بہ بینی گنجِ خفیہ را پدید
قفل بکشا از کلیدِ نامِ حق — از کتابِ گنجِ مخفی خواں سبق
ایں کلیدِ نام پیشِ شاں بود — مرہمِ دلہا و ریشِ جاں بود
چوں کسے را ایں کلید آید بدست — صاحبِ گنجینہ گردد ہر کہ ہست ۱۷۰
گنج را چوں یافت جویائے گنج — گشت فارغ از ہمہ تشویش و رنج
آں ہم از مردانِ حق شد اے شفیق — زانکہ راہے یافت در کوئے رفیق
صحبتِ شاں ذرہ را چوں ماہ کرد — ہر گدا را صحبتِ شاں شاہ کرد
رحمتِ حق باد بر اوضاعِ شاں — بر پدر بر مادر و ابنائے شاں

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

هر که شاں را دید حق را دیده است — خوش گل از باغ محبت چیده است

گل ز باغ معرفت بر چیدن است — دیدن ایشاں خدا را دیدن است

مشکل آمد دیدن حق را بیاں — مے دہد ایں جملہ قدرت را نشاں

از طفیل شاں خدا را دیده ام — دیده ام و دیده ام و دیده ام

دیدن حق معنئ دارد شریف — من نیم ایں جملہ آں ذات لطیف

ہر کہ او دانست ایں حرف تمام — یافتہ ایں گنج خفیہ را مقام ۱۸۰۰

معنئ حق صورتے دارد نکو — صورت حق صورت مردان او

خلوت ایشاں بود در انجمن — وصف ایشاں بر زباں ہر مرد و زن

زیں خبر واقف کسے باشد کہ او — دارد از شوق محبت گفتگو

شوق مولائش گریباں گیر شد — ناقصے ہم صاحب تدبیر شد

شوق مولائیت چو باشد دستگیر — ذرہ گردد رشک خورشید منیر

بسکہ حق مے بارد از گفتار شاں — دیدہ ہا روشن شد از دیدار شاں

روز و شب باشند در ذکر خدام — در لباس دنیوی مرد تمام

در لباس دنیوی و رسم دیں — ہمچو ایشاں ثانئ دیگہ مبیں

ہمچناں در یاد حق دارند دست — حق شناس و حق پسند و حق پرست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

با ہمہ از جملہ آزادند شاں ‖ در ہمہ حال از خدا شاداند شاں
در لباسِ دنیوی سر تا قدم ‖ بینی و غافل نہ بینی نیم دم
آں خدائے پاک شاں را پاک کرد ‖ گرچہ جسمِ شاں زِ مشتِ خاک کرد
ایں وجودِ خاک پاک از یادِ اوست ‖ زانکہ انسانِ مظہرِ بنیادِ اوست
رسمِ شاں آئینِ دلداری بود ‖ در ہمہ حال از خدا یاری بود
ہر کسے را کے نصیب ایں دولت است ‖ دولتِ جاوید اندر صحبت است
ایں ہمہ از صحبتِ مردانِ اوست ‖ دولتِ ہر دو جہاں در خوانِ اوست
صحبتِ شاں نفعِ بسیار آورد ‖ نخلِ جسمِ خاک حق بار آورد
ہمچنیں صحبت کجا دست آیدش ‖ کز برائے مردمی مے بایدش
مردمی یعنی بحق پیوستن است ‖ غیرِ ذکرش از ہمہ وارستن است
چوں دلِ بندہ بذکرش راہ یافت ‖ حاصلِ عمرے دلِ آگاہ یافت
کارش از گردونِ گرداں در گذشت ‖ بر سرِ دنیا چو مرداں در گذشت
ایں جہان و آں جہاں تحسیں کنند ‖ آنکہ دل از ذکرِ حق رنگیں کنند
در وجودش آفتابے تافتہ ‖ نامِ حق در صحبتِ شاں یافتہ
نامِ حق از بسکہ روز و شب گرفت ‖ دستِ او را ذکرِ مولا بر گرفت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ذکرِ مولا زانکہ یاری داد شُد — خانۂ ویراں زِ حق آباد شُد
ذکرِ مولا دولتے باشد عظیم — کے بدست آید زِ گنجِ مال و سیم
ہر کرا حق خواست حق او را بخواست — شوقِ مولا بہترین کیمیاست
گوہرِ مقصودِ ایں یادِ خُداست — لیک او اندر زبانِ اولیاست
پارسائی بہ کہ بہرِ حق بوَد ! — بادشاہی چیست کاں ناحق بوَد
ہر دو مُشتاق اندرِ رند و پارسا — تا کرا خواہد خُدائے کبریا
بندہ تا باشد برائے بندگیست — غیرِ حرفِ حق ہمہ شرمندگیست
لیک در ظاہر کسے باشد درُست — آنکہ آرد مُرشدِ کامل بدست
دین و دُنیا ہر دو فرماندارِ اُو — ہر دو عالم شائقِ دیدارِ اُو
ہر کرا اُلفت زِ نامِ حق بوَد — در حقیقت عارفِ مُطلق بوَد
یادِ حق را طالب اُو مے کُند — عارفِ حق جُملہ نیکوئے کُند
عمُر آں باشد کہ اُو در یاد رفت — عمُر نبود آنکہ اُو برباد رفت
حق ہماں باشد کہ باشی بندۂ — بے ادب دائم زِ حق شرمندۂ
بندہ پیدا شُد برائے بندگی — خوش علاجے ہست بہرِ زندگی
اے خوشا چشمے کہ دیدہ روئے اُو — بندگی اش جُملہ مقبُول درِ او !

ایں جہان و آں جہاں از حق تراست
لیک آں مردے بعالم کمتراست

ہر کسے کو با خدا ہمرنگ شد
وصفِ او در ملکِ روم و زنگ شد

معنئ یکرنگ آمد شوقِ حق!
بندہ را آرام اندر ذوقِ حق

او برنگِ صاحبی فرماں روا
ما برنگِ بندگی نزدش گدا

او برنگِ صاحبی با عزّ و جاہ
ما برنگِ بندگی اندر پناہ

او برنگِ صاحبی دارد نظر
بندہ را از بندگی باشد خبر

عمرہا جویائے ایں دولت شدند
سالہا مشتاق ایں صحبت شدند

تا کسے را ذرّہ زاں باشد نصیب
کاں بخوبی گشت خورشیدِ نجیب

غیرِ او یعنی زِ حق غفلت بود
یادِ او سرمایۂ دولت بود!

دیدنِ او تا میسّر مے شود
صحبتِ مردانِ تاثّر مے شود

حرفِ حق در دل اگر ماوی کند
در بنِ ہر موئے او حق جا کند

ہر کہ خود را سوئے حق مے آردش
از رخِ او نورِ حق مے باردش

ایں ہمہ از فضل و فیضِ صحبت است
صحبتِ مردانِ حق خوش دولت است

ہیچ کس از حالِ شاں آگاہ نیست
ہر کہ و مہ را در آنجا راہ نیست

در نظر آیند چوں ذاتِ الٰہ
در حقیقت ہر دو عالم را پناہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

در نظر آیند ہمچوں ذرّہ وار   در حقیقت ہر گدائے شہسوار
در کسب آزاد باشند از کسب   عُمر گذارند اندر یادِ رب !
خویش را چوں مورِ بشمارند شاں   در حقیقت بہتر از پیلِ دماں
ہر چہ مے بینی ہمہ حیرانِ شاں   شانِ شاں برتر بوَد از امتحاں
صحبتِ مردانِ حق باشد کرم   دَولتے کآں را نباشد ہیچ غم
خورد و بزرگ و ہر کسے باشاں نشست   او بزرگی یافت تا ہر کس کہ ہست ۲۴۰
ہر کسے کو خویش را بشناختہ   در طریقِ بندگی پرداختہ
ایں زمین و آسماں پُر از خُدا است   عالمے ہر سُو دواں کآں شہ کجاست
دیدہ بر دیدارِ حق گر مبتلا است   ہر چہ مے بینی بچشمت حق نما است
ہر کہ شاں را دید حق را دیدہ است   او طریقِ بندگی فہمیدہ است
طرزِ یکرنگی عجب رنگ آردش   از بدن نورِ خُدا مے باردش
او برنگِ صاحبی ارشادِ او   بندگی سر تا قدم بنیادِ او
او برنگِ صاحبی ایں ہست و بود   بندگی دائم بآدابِ سجود
صاحبی با صاحباں زیبد مُدام   بندہ را در بندگی باشد قیام
صاحباں را صاحبی باشد شعار   بندہ را در بندگی فصلِ بہار

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صاحباں را صاحبی دائم بَوَد — بندہ ہم در بندگی قائم بَوَد

از برائے آں کہ تُو سرگشتۂ — از پئے دُنیا زِ حق برگشتۂ

دَولتِ گیتی نباشد پائیدار — یک نفس دِل را بسُوئے حق بیار

چُوں دِلِ تو مائِلِ یادِ خُداست — آں خُدائے پاک کے از تو جُداست

گر تو غافل باشی از فکرِ بلند — تُو کُجا و آں کُجا اَے ہوشمند

یادِ اُو بنیادِ عُمرِ جاوِداں — یادِ اُو سرمایۂ صاحبدلاں

یادِ اُو دردِ دو عالم را دواست — یادِ اُو ہر گُم شُدہ را رہنُماست

یادِ اُو اِیں جمُلہ را لازم بَوَد — ہر کہ غافل شُد ازو مُلزم شَوَد

یا الٰہی بندہ را توفیق دِہ — تا بیادت بگذرد اِیں عمُر بہ

عمُرِ آں باشد کہ در یادِ خُدا — بگُذرَد دِیگر نباشد مُدعّا

مدُعائے بہتر از جز یاد نیست — غیرِ یادش اِیں دلِ ما شاد نیست

شادیٔ دائم بَود یادِ خُدا — اَے زہے دَولت کہ باشد رہنُما

گرچہ حق در جمُلۂ دِلہا بَود — لیک عارف صاحبِ ایماں بَوَد

چشمِ عاقل مائِل دیدار ہست — مردِ عارف واقفِ اسرار ہست

صُحبتِ مردانِ حق را دوست دار — تا تو ہم گردی زِ یُمنش پائیدار

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہر چہ ہست از صحبتِ ایشاں بود | زانکہ جسم و جاں سراپا جاں بود
مردمانِ دیدہ روشن شد ازو | جسمِ خاکی جملہ گلشن شد ازو
اے زہے صحبت کہ خاک اکسیر کرد | ناقصے را صاحبِ تدبیر کرد
گوہر و لعل و جواہر پیشِ شاں | ہر دمے کو بگذرد در یادِ آں
ایں جواہر ہا ہمہ فانی بود | یادِ حق پایندہ ارزانی بود
رسمِ مردانِ خدا دانی کہ چیست؟ | فارغ انداز قیدہائے مرگ و زیست
یک نفس بے یادِ او نگذاشتند | خوش علم بر نہ طبق افراشتند
خیر خواہِ جملۂ پیدائش اند | زیب بخشِ ایں ہمہ آرائش اند
نامِ حق مردانِ حق را زیور است | چشمِ شاں از نورِ حق پُر گوہر است
حرفِ شاں تعلیمِ عمرِ جاوداں | یادِ حق دارند دائم بر زباں!
ہر چہ میگویند ارشاد است و بس | بر نمے آرند غیر از حق نفس
ایں ہمہ مشتاقِ دیدارِ خدا است | بوستانِ دہر گلزارِ خدا است
ہر کہ با مردانِ حق شد آشنا | سایۂ او بہتر از بالِ ہما!
یادِ حق یعنی ز خود بگذشتن است | از خیالِ غیرِ حق وارستن است
رستگی ز خویشتن وارستگیست | با خدائے خویشتن دل بستگیست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہر کسے کہ با خدا دل بستہ است | اُو ز چرخِ نہ طبق برجستہ است
صحبتِ دل بستگانِ با خدا | کے میسّر آیدت ایں کیمیا
دِین و دُنیا ہر دو حیراں ماندہ اند | بس ز حیرانی پریشاں ماندہ اند
ہر کرا ایں آرزوئے پاک ہست | کاملے و صاحبِ ادراک ہست
واصلانِ حق تُرا واصِل کنند | دولتِ جاوید را حاصِل کنند
دَولتِ جاوید پیشِ عارف است | ایں سخن مشہور و بس مُتعارف است
عارفاں و کاملاں و واصلاں | نامِ اُو دارند دائم بر زُباں!
بندگی ایشاں بوَد ذِکرِ خُدا | دَولتِ جاوید باشد حق نُما
چُوں نُماید دَولتِ جاوید رُو! | تو زِ حق باشی و حق باشد زِ تُو!
در دِلت گر حقّ پرتو بر فگند | خارِ ہجرت راز پائے دل بکند
خارِ ہجر از پائے دِل چوں دور شُد | خانۂ دِل از خُدا معمور شُد
ہمچو قطرہ کو بدریا در فتاد | عَین دریا گشت و کلّش دست داد
قطرۂ چوں جانبِ دریا شتافت | از رہِ تفریق خود را قطرہ یافت
قطرۂ چوں شُد بدریا آشنا | بعد ازاں تفریقِ تواں شُد زِ جا
قطرہ را ایں دَولتے چوں دست داد | قطرہ شُد اندر حقیقت با مُراد!

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گفت من یک قطرۂ آب بودہ ام ‏ پهنِ دریا را چناں پیمودہ ام
گر مرا دریا زِ راہِ لطفِ خویش ‏ واصلِ خود کرد از اندازہ بیش
قطرہ چوں در پہنِ دریا رُو نمود ‏ موج گشت و کرد دریا را سجود
ہمچناں ہر بندۂ کو واصل است ‏ در طریقِ بندگی بس کامل است
موج و دریا گرچہ در معنی یکیست ‏ لیک اندر این و آں فرقے بسیست
من یکے موجم تو بحرِ بیکراں ‏ فرق باشد از زمین تا آسماں...
من نیم این جملۂ الطافِ تو ‏ من یکے موجم زطبعِ صافِ تو
با بزرگاں صحبتے مے بایدت ‏ از ہمہ اوّل ہمیں مے شایدت
قادرِ مطلق بقدرت ظاہر است ‏ درمیانِ قدرتِ خود قادر است
قادر و قدرت بہم آمیختند ‏ آں متاعِ غیرِ حق را ریختند
پس ترا ہم بایداے یارِ عزیز ‏ حق کدام و تو کدامی کن تمیز!
گر تو واصل گشتۂ در ذاتِ او ‏ غیرِ حرفِ بندگی دیگر مگو
ایں ہمہ از دولتِ ایں بندگیست ‏ زندگی بے بندگی شرمندگیست
حق تعالیٰ بندگی فرمودہ است ‏ بندہ اندر بندگی آسودہ است
چوں انا الحق بر زباں اظہار کرد ‏ شرحِ آں منصور را بر دار کرد

درحقیقت بے ادب یابد سزا   چوں ادب آمد ہمہ را رہنما
مستیٔ حق معنیٔ ہُشیاری است   عارفاں را خواب ہم بیداری است
گر تو سرتا پا ہمہ حق گشتۂ   واصلِ بے چُون مُطلق گشتۂ
باز راہِ بندگی درپیش گیر!   بندۂ اُو باش راہِ خویش گیر
درہمہ قالب خُدا حاضر بیں   حاضر و منظور ہم ناظر بہ بیں!
در رہِ حق جُز ادب تعلیم نیست   طالبِ اُو را بجز تسلیم نیست
طالبانِ حق ہمیشہ با ادب!   با ادب باشند دائم با ادب
بے ادب را کے زِ راہِ شاں خبر   بے ادب از حق ہمیشہ بے خبر
بے ادب ہرگز بحق راہے نیافت   راہِ حق را ہیچ گمراہے نیافت
ہادیٔ راہِ خُدا آمد ادب!   بے ادب خالیست از الطافِ رب
بے ادب راہِ خُدا کے داندش   ہر کرا قہرِ خُدا مے راندش
در پناہِ سایۂ مردانِ حق   گر رَوَد آنجا ادَب یابد سبق
بے ادب آنجا ادب آموز شُد   ایں چراغِ گُل جناں افروز شُد
اَے خُدا ہر بے ادب را دِہ ادب   تا گُذارد عُمر اندر یادِ رب
گر بیابی لذّتے از یادِ اُو!   زندہ باشی دائما اَے نیک خو

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

این وجودِ خاک را قائم مدام | قائم آمد شوقِ او در ہر زماں!
شوقِ مولائے زندگئ جاں بود | یادِ او سرمایۂ ایماں بود
شوقِ او در ہر دلے کے جا کند | در وجودِ خاک کے ماویٰ کند
شوقِ مولا گر ترا چوں دست داد | دولتِ دائم بدستت اوفتاد
خاکِ راہش سرمۂ چشم سراست | عارفاں را بہ ز تلج و افسراست
دولتِ دُنیا نباشد پائیدار | در طریقِ عارفانِ حق گذار ۲۰
یادِ او لازم بود دائم ترا | ذکرِ او قائم کند قائم ترا
عارفاں دارند از عرفانِ خویش | حاصلِ عرفاں درونِ جانِ خویش
مسندِ شوقِ الٰہی بے زوال | ورنہ بینی ہر کمالے را زوال
بے زوال آمد کمالِ ذوقِ حق | تاکہ یابد ذرۂ از شوقِ حق
ہر کسے کو یافت او جاوید شد | در حقیقت صاحبِ اُمید شد
چوں اُمیدش صورتِ حاصل گرفت | ذرۂ از شوق در دل جا گرفت
آبِ حیواں مے چکد از موئے او | زندہ میگردد جہاں از بوئے او
اے زہے انساں کہ حق را یافتہ | رو زیادِ غیرِ حق بر تافتہ
در لباسِ دُنیوی فارغ ازاں | ہمچو ذاتش آشکارا و نہاں

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ظاہرش در قیدِ مشتِ خاک ہست ‏— باطنِ اُو با خدائے پاک ہست
ظاہر اندر مائلِ فرزند و زن ‏— در حقیقت با خدائے خویشتن
ظاہر اندر مائلِ حرص و ہوا ‏— باطنِ اُو پاک از یادِ خدا
ظاہر اندر مائلِ اسپ و شتر ‏— باطنش فارغ زِ قیدِ شور و شر
ظاہر اندر مائلِ سیم و زر است ‏— باطن اندر صاحبِ بحر و بر است
رفتہ رفتہ باطنش مظہر شدہ ‏— در حقیقت طبلۂ عنبر شدہ
ظاہر و باطن شدہ یکسانِ اُو ‏— ہر دو عالم بندۂ فرمانِ اُو
ہم بدل یادِ خدا و بر زباں ‏— ایں زبانش دل شد و دل شد زباں
واصلانِ حق چنیں فرمودہ اند ‏— بندہ ہا در بندگی آسودہ اند
صاحبی باشد مسلم شاہ را ‏— کورنش من سالکِ ایں راہ را
سالکِ ایں رہ بمنزل راہ یافت ‏— حاصلِ عمر و دلِ آگاہ یافت
بندہ ہا را بندگی درکار ہست ‏— جامِ شوقِ بندگی سرشار ہست
صاحبی زیبد خدائے پاک را ‏— آنکہ زینت داد مشتِ خاک را
مشتِ خاک از یادِ حق رونق گرفت ‏— بسکہ در دل شوقِ یادِ حق گرفت
شوق از یادِ حقش ممتاز کرد! ‏— سرفراز و صاحبِ ہر راز کرد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اے زہے قادر کہ از یک قطرہ آب
خاک را روشن کند چوں آفتاب

اے زہے خاکے کہ نور افروز شد
ایں سعادت ہا نصیب اندوز شد

اے زہے قدرت کہ حق بار آورد
مشتِ خاکے را بگفتار آورد

حاصلِ ایں زندگی یادِ خدا است
اے زہے چشمے کہ برحق مبتلا است

اے زہے دِل کاندرش شوقش بود
در حقیقت صاحبِ ذوقش بود

آں زہے سر کو براہش در سجود
ہمچو گو چوگانِ شوقش در ربود

آں زہے دستے کہ وصفِ او نوشت
آں زہے پائے رہِ کوئش گرفت

آں زبانے بہ کہ ذکرِ او کند
خاطرے آں بہ کہ فکرِ او کند

در ہمہ عضوے کہ او اندر تن است
شوقِ او اندر سرِ مرد و زن است

آرزوئے جملہ سوئے او بود!
شوقِ او آغشتۂ در ہر مو بود!

گر تو خواہی صاحبِ عرفاں شوی
جاں بجاناں دہ کہ تا جاناں شوی

ہر چہ داری کن ہمہ قربانِ او
ریزہ چینی کن زِ دسترخوانِ او

گوہرِ مقصود تو حاصل شود
ناقص اندر صحبتے کامل شود

تو ہم از ایں عمر یابی بہرۂ
مہرِ عرفانش چو بخشد ذرۂ

نامِ تو اندر جہاں گردد بلند
شوقِ عرفانت کند بس ارجمند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

شوقِ عرفانش کسے را دست داد   کز کلیدش قفلِ دل را واکشاد
قفل را بکشا و مالِ بیکراں   در کفِ خود آر از گنجِ نہاں
کاندراں لعل و گہر بسیار ہست   از متاعِ لولوے شہوار ہست
ہر چہ مے خواہی زِ گنجِ بیشمار   آیدت در دست اے عالی تبار
پس بخوانی صاحبانِ شوق را   تا زِ شاں حاصل کنی ایں ذوق را
ذوق و شوقِ حق اگر باشد ترا   فیضِ ایں صحبت اثر بخشد ترا
گرچہ در دلہا نباشد جز خدا   عارفاں را منزلے باشد علیٰ
غیرِ عارف واقفِ ایں حال نیست   عارفاں را غیرِ ذکرش قال نیست
از برائے آنکہ حق حاصل کنند   پیروئ عارفِ کامل کنند
عارفِ کامل ترا کامل کند   ہر چہ میخواہی ترا حاصل کند
راستی اینست راہِ حق بگیر   تا تو ہم گردی چو خورشیدِ منیر
حق درونِ دل چو دلداری کند   مرشدِ کامل ترا یاری کند
پادشاہاں سلطنت بگذاشتند   چوں گدایاں کو بکو بشتافتند
ہر چہ شاں اندر خلافت داشتند   جملہ را یکبارگی بگذاشتند
از برائے آنکہ یادِ او کنند   از مکافاتِ دو عالم در رہند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واقفِ ایں راہ گر دست آیدے ... مقصدش در سلطنت دست آیدے
جملہ لشکر طالبانِ حق شُدے ... در حقیقت عارفِ مُطلق شُدے
سالکِ ایں راہ اگر دریافتے! ... دِل ازیں شاہی کُجا بر تافتے
تخمِ حق در مزرعِ دِل کاشتے ... تا غبارِ دِل زِ دِل برداشتے
بر سرِ تختِ نگیں قایم بُدے ... ذِکرِ مولا گر بدل قائم شُدے
بوئے حق مے آید از ہر موئے شاں ... زِندہ مے شُد ہر کسے از بوئے شاں ۳۹۰
نامِ حق بیروں نہ بُود از جسمِ شاں ... مُرشدِ کامل اگر دادے نشاں
آبِ حیواں اندرونِ خانہ ایست ... لیک بے ہادی جہاں بیگانہ ایست
چوں زِ شہ رگ ہست شہ نزدیک تر ... چوں بصحرا مے روی اے بے خبر
واقفِ ایں راہ ازاں مے بایدت ... تا ترا راہِ خدا بنمایدت
واقفِ ایں رہ چو گردد رہنما ... خلوتے در انجمن باشد ترا
واقفِ ایں رہ اگر آری بدست ... اندروں یابی متاعے ہر چہ ہست
مُرشدِ کامل کسے را دست داد ... تاجِ عرفاں را بفرقِ اُو نہاد
محرمِ حق مُرشدِ کامل کُند ... دولتِ جاوید را حاصل کُند
ہر دو عالم بندۂ فرمانِ اُو ... ایں جہان و آں جہاں قربانِ اُو

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہر چہ ہست از دولتِ یادِ خدا است / عارفاں را دولتِ خوش رونماست
تا خدائے خویشتن بشناختش / نقد عمرِ جاوِداں دریافتش !
او درونِ دل تو بیروں میروی / او بخانہ تو بہیچوں مے روی
اوست از ہر موئے تو چوں آشکار / تو کجا بیروں روی بہرِ شکار
اندرونِ خانہ ات نورِ الٰہ / تافت چوں بر آسماں رخشندہ مہ
اندرونِ چشمِ تو بینا شدہ / بر زبانت حکمِ حق گویا شدہ
ایں وجودت روشن از نورِ حق است / روشن از نورِ خدائے مطلق است
لیک واقف نیستی از حالِ خویش / روز و شب حیرانی از افعالِ خویش
مرشدِ کامل ترا محرم کند / دردِ ریشِ ہجر را مرہم کند
تا تو ہم از واصلانِ او شوی / صاحبِ دل گردی و خوشخو شوی
از برائے آنکہ سرگرداں شوی / عمرہا اندر طلب حیراں شوی
تو چہ باشی عالمے حیرانِ او / عرش و کرسی جملہ سرگردانِ او
چرخ میگردد بگردِ آں کہ او / دارد از شوقِ خدا فرخندہ خو
جملہ حیرانند و سرگردانِ او / چوں گدا جوئند او را کو بکو
بادشاہِ ہر دو عالم در دل است / لیک آں وارستہ از آب و گل است

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

در دلِ تو نقشِ حق چون نقش بست — جملہ نقشِ شوق شُد اے حق پرست

نقشِ حق یعنی نشانِ نامِ حق — آبِ حیواں رانبوش از جامِ حق

آنکہ اُو را جُستم از ہر خانۂ — یافتم ناگاہ در کاشانۂ !

ایں طُفیلِ مُرشدِ کامل بُوَد — ہر چہ مے خواہی ازو حاصل شود

ایں مُرادِ دل کسے بے آں نیافت — ہر گدائے دولتِ سُلطاں نیافت

نامِ بے مُرشد میا ور بر زُباں — مُرشدِ کامل دیدا ز حق نشاں

مُرشدے ہر چیز مے باشد بسے — مُرشدِ کامل کجُا یابد کسے !

آں خُدائے پاک دل را کام داد — ایں دلِ بشکستہ را آرام داد

حاصلِ حق مُرشدِ کامل بُوَد — زانکہ اُو آرامِ جان و دل بُوَد

اوّلین اے دل فنائے خویش شو — تا بیابی راہِ حق در کُوئے اُو

واقفے از مُرشدِ کامل شوی — بے تکلّف صاحبِ ایں دل شوی

ہر کہ او خود را فنائے آں نکرد — حق مر اُو را صاحبِ عرفاں نکرد

ہر چہ ہست آں اندرونِ خانہ است — سیر کُن در کشتِ دل ایں دانہ ہست

مُرشدِ کامل چہ باشد رہنما — با خُدائے خویش گردی آشنا

گر دلِ تو جانبِ حق آوردت — از بُنِ ہر موئے حق مے باردت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

هم دریں دُنیا بیابی کام را — خاک بر سر کُن غمِ ایام را
بیروں از جسمِ تو نبُوَد ہیچ چیز — یک دمے ہم خویشتن را کُن تمیز
تا بیابی ایں سعادت را مُدام — گر بدانی حق کُدام و من کُدام
من چہ ذرہ مُشتے از خاکِ غریب — از ہمہ دَولت زِ مُرشد شُد نصیب
اے زہے مُرشد کہ نامِ پاک را — از کرم بخشید مُشتِ خاک را
اے زہے مُرشد چو ماہِ تیرہ دِلاں — کرد روشن در زمین و آسماں
اے زہے مُرشد کہ دِل را شوق داد — اے زہے مُرشد کہ بندہ دِل کُشاد
اے زہے مُرشد کہ با حق آشنا — کرد فارغ از غمِ رنج و بلا!
اے زہے مُرشد کہ عمرِ جاوداں — بخشد از نامِ خُدائے بے نشاں
اے زہے مُرشد کہ او از قطرہ آب — کرد روشن ہمچو ماہ و آفتاب!
اے زہے مُرشد زہے احسانِ اُو — صد ہزاراں ہمچو من قُربانِ او
در زمین و آسماں نامش بُوَد — ہر مُریدے صاحبِ کامش بُوَد
ہر کہ خوش باشد زِ گفت و گوئے اُو — حق ہمیشہ باشد اُو را رُو برُو
حق ہمیشہ باشد او را در حضُور — ذِکرِ او دائم مرا باشد ضرُور
گر حضُوری با خُدا باید تو — در حضُورِ مُرشدِ کامل بَرَد!

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صورتِ حق مرشدِ کامل بود ! | دیدنش آرامِ جان و دل بود
صورتِ حق معنیٔ مرشد بود | ہر کہ بر گردد ازو مرتد بود !
مرشدِ کامل بغیر از حق نگفت | ایں دُرِ معنی بسلکِ دل بسُفت
تا کجا ہا شکرِ احسانش کنم | ہر چہ آید بر زبان ایں مغتنم
از غلاظتِ دل خدا چوں صاف کرد | مرشدِ کامل بایں الطاف کرد
ورنہ ایں راہِ خدا کے داندے | از کتابِ حق سبق کے خواندے ۴۵۰
ایں ہمہ چوں از طفیلِ مرشد است | ہر کہ مرشد را نہ داند مرتد است
مرشدِ کامل علاجِ دل کند | کامِ دل اندر دلت حاصل کند
چشمِ دل چوں مرشدِ کامل شناخت | زندگیٔ عمر را حاصل شناخت
زندگیٔ عمر حاصل مے شود | از طفیلش صاحبِ دل مے شود
از برائے آنکہ ایں پیدا شدہ | در فراقش والہ و شیدا شدہ
ایں متاع اندر دکانِ حق بود | مرشدِ کامل نشانِ حق بود
مرشدِ کامل دہد پاکی ترا ! | میکشد از چاہِ غمناکی ترا
مرشدِ کامل علاجِ دل کند | ایں مرادِ دل بدل حاصل کند
صحبتِ عارف عجب دولت بود | ایں ہمہ موقوف بر صحبت بود

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اے عزیزِ من شنو از من سخن — تا بیابی راہ اندر جان و تن
طالبِ مردانِ حق را دوست دار — غیرِ ذکرش بر زبان حرفے میار
خاک شو مردانِ حق را خاک باش — نے پئے دُنیائے دُوں غمناک باش
گر تو خوانی نسخۂ از شانِ عشق! — مے شوی سر دفترِ دیوانِ عشق
عشقِ مولا مر ترا سوے اکند — در دو عالم مہتر و اوے اکند
یا الٰہی ایں دِلم را شوق دِہ — لذّتے از شوقِ خاص و ذوق دِہ
تا بیادت بگذرد روز و شبم — دِہ رہائی بندہ را از قیدِ غم
دولتے آں دِہ کہ باشد پائدار — صُحبتے آں دِہ کہ باشد غمگسار
مِنّتے آں دہ کہ باشد حق گذار — ہمّتے آں دِہ کہ باشد جاں نثار
ہرچہ دارد در رہت قرباں کند — جانِ و دِل قرباں رہِ سُبحاں کند
دِیدہ ام را لذّتِ دِیدار بخش — سینہ ام را مخزنِ اسرار بخش
ایں دِلِ پژمان مارا شوق دِہ — در گلُو ام بندگی را طوق دِہ
ہجرِ مارا آرزُوئے وصل بخش — ایں خزانِ چشم ما را فصل بخش
ہر سرِ مُوئیم زُباں کُن از کرم — تا بگوئیم وصفِ حق را دم بدم
وصفِ حق بیروں بود از گفتگو — ایں حدیثِ شاہ باشد کُو بکُو

معنیِ این کو بگو دانی کہ چیست؟ | حمد گو دیگر مگو اینست زیست
زیستن در بندگی اولا بود | گرچہ سرتاپا ہمہ مولا بود
گر دہد توفیق فضلِ ذوالجلال | بندہ را از بندگی بخشد کمال
بندگی باشد کمالِ بندگی | بندگی باشد نشانِ زندگی
گر نشانِ زندگی مے بایدت | بندگیِ حق ترا مے شایدت
زندگیِ بندہ را این بندگیست | بندگیِ حق کہ عینِ زندگیست
تا توانی بندہ شو صاحب مباش | بندہ را جز بندگی نبود تلاش
این وجودِ خاک پاک از بندگیست | گفتگوہائے دگر شرمندگیست
بندگی کن زانکہ او باشد قبول | بگذر از خودبینی و طرزِ جہول!
در دلِ صاحبدلاں آید پسند | رتبہ ات گردد ازاں ہر دم بلند
مرشدِ کامل کہ آں ارشاد کرد | این دلت از یادِ حق آباد کرد
آں ہمہ ارشاد در دل نقش بند | تا شوی در ہر دو عالم سربلند
این وجودِ مس ترا سازد طلا | این طلا معلوم از یادِ خدا
این طلا فانی و صد موجِ بلا! | آں طلاء باقی چو ذاتِ کبریا
دولت اندر خاکپائے مقبلاں | دولتِ کاں را نہ آید زیاں

عاقبت دیدی خزاں اے یارِ غار ورنہ در دنیا ہمہ فصلِ بہار
ایں بہارِ تازہ باشد تا ابد! یا الٰہی دور دار از چشمِ بد!
ہر کہ خاکِ پائے شاں را سرمہ ساخت ہر رخش تحقیق نورِ بدر تافت!
عارفِ اللہ در دنیا بود در حقیقت طالبِ مولا بود!
ذکرِ مولا دمبدم در جانِ او آیتے نامِ خدا در شانِ او
ہر نفس دارند دل را سوئے حق شد معطر مغزِ شاں از بوئے حق
ہر دمے کو با خدا واصل بود حاصلِ ایں عمر را فاضل بود
حاصلِ ایں عمر پیشِ مرشد است نامِ حق چوں بر زبانش وارد است
مرشدِ کامل بود دیدارِ حق! کز زبانش بشنوی گفتارِ حق
صورتِ حق مرشدِ کامل بود نقشِ او دائم درونِ دل بود
نقشِ او چوں در دلِ کس جا کند حرفِ حق اندر دلش ماوا کند
خواستم ترتیبِ ایں درِ دانہ را آشنا سازد دلِ بیگانہ را
زآبِ حیواں پُر شدہ چوں جامِ او زندگی نامہ شدہ زاں نامِ او
کز تکلم بوئے عرفاں آیدش وز دلِ عالم گرہ بکشائیدش
ہر کہ خواند از رہِ لطف و کرم گردش در راہِ عرفاں محترم

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

چیست ذکرِ عارفانِ پاک را! — آنکہ او روشن کند ادراک را
نیست در وے مندرج لے باخبر — غیرِ حرفِ بندگی حرفِ دگر!
یادِ حق سرمایۂ روشن دلیست — غیرِ یادِ حق ہمہ بے حاصلیست
حرفِ دیگر نیست غیر از یادِ حق — یادِ حق ہاں یادِ حق ہاں یادِ حق
یا الٰہی ہر دلِ پژمردہ را! — سبز کن ہر خاطرِ افسردہ را
یا الٰہی یاوری کن بندہ را — سرخرو کن ہر دلِ شرمندہ را ۵۱۰
در دلِ گویا ہوائے شوق بخش — بر زبانش ذرۂ از ذوق بخش
تا نہ باشد وردِ آں جز یادِ حق — تا نہ خواند غیرِ حق دیگر سبق
تا نہ گیرد غیر نامِ ذکرِ حق — تا نہ گوید حرفِ غیر از فکرِ حق

دیدہ از دیدارِ حق پُر نور کن
غیرِ حق از خاطر و دل دور کن ۵۱۴

تمام شد زندگی نامہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

جوت پرکاس

(ہندی)

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہگورو جیو ست

جوت بکاس

(ہندی)

واہ واہ گرُ پتت اُدہارنا | واہ واہ گر سنت اوبارنا
واہ واہ گرُ پار اوتارنا | واہ واہ گر اگم اپارنا !
واہ واہ گرُ ہر آدھارنا | واہ واہ گر اپر اپارنا !
واہ واہ گرُ اسُر سنگھارنا | واہ واہ گر دیت پچھارنا
واہ واہ گرُ دُشٹ بدارنا | واہ واہ گر کرُنا دھارنا
واہ واہ گرُ آد جُگادنا | واہ واہ گر اگم اگادھنا
واہ واہ گرُ سچ ارادھنا | واہ واہ گر پورن سادھنا
واہ واہ گرُ تخت نواسنا | واہ واہ گر نہچل آسنا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہ واہ گُرُ ابھَے اپنا سناؔ
واہ واہ گور سچی راسناؔ

واہ واہ گُرُ مُکت سدھارناؔ
واہ واہ گور سنگت تارناؔ

واہ واہ گُرُ اِچھ پُجاوناؔ
واہ واہ گور نام جپاوناؔ

واہ واہ گُرُ دھرم درڑاوناؔ
واہ واہ گور پتتاں پاوناؔ

واہ واہ گُرُ نایک سچ گندھناؔ
واہ واہ گور اچھل الگندھناؔ

واہ واہ گُرُ رُوپ رنجناؔ
واہ واہ گور بھرم بھو بھنجناؔ

واہ واہ گُرُ اچھل اچھیدناؔ
واہ واہ گور پُورن ویدناؔ

واہ واہ گُرُ کنٹک چھیدناؔ
واہ واہ گور الکھ ابھیدناؔ

واہ واہ گُرُ اچنت دیالناؔ
واہ واہ گور سدا کرپالناؔ

واہ واہ گُرُ سرب پرتپالناؔ
واہ واہ گور پُرکھ اِکالناؔ

واہ واہ گُرُ نو ندھ دیوناؔ
واہ واہ گور سدا سدیوناؔ

واہ واہ گُرُ ایکو سیوناؔ
واہ واہ گور الکھ ابھیوناؔ ۲۰

واہ واہ گُرُ سچ رچیسراؔ
واہ واہ گور مُکت مُکتیسراؔ

واہ واہ گُرُ پُورن الیسراؔ
واہ واہ گور سُچ سچیسراؔ

واہ واہ گُرُ گھٹ گھٹ بیاپناؔ
واہ واہ گور ناتھ اناتھناؔ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہ واہ گور تھاپ اتھاپنا ۔ واہ واہ گور ہر ہر جاپنا
واہ واہ گور سمرتھ پورنا ۔ واہ واہ گور سچا سورنا
واہ واہ گور کبہہ نہ جھورنا ۔ واہ واہ گور کلا سپورنا
نانک سو انگد گور دیونا ۔ سو امرداس ہر سیونا
سو رامداس سو ارجنا ۔ سو ہرگوبند ہر پرسنا
سو کرتا ہر رائے داتارنا ۔ سو ہرکشن اگم اپارنا!
سو تیغ بہادر ست سروپنا ۔ سو گور گوبند سنگھ ہرکا روپنا۔ ۲۰
سب ایکو ایکنا ۔ نہیں بھید نہ کچھ بھی پیکھنا
انک برہما بشن مہیشنا! ۔ انک دیوی دُرگا ویسنا
انک رام کشن اوتارنا! ۔ انک نرسنگھ ہرناکس مارنا
انک دھروہہ پہلادنا ۔ انک گورکھ سدھ سادھنا
انک آکاش پاتالنا ۔ انک اندر دھرمراج کالنا
انک سدھ ناتھ تپیسرا! ۔ انک جوگی جوگ جرگیرا
انک انہد دھن نادنا! ۔ انک بیکونٹھ سکھ سمادھنا
انک کھانی بانی برہمنڈنا ۔ انک دیپ لوء نوکھنڈنا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

انِک سُور ار بیرناً	انِک پکنبر پیرناً
انِک تیتیس کروڑ ناً	انِک چند ار سُورناً ۔ ۴۰
سب دین گھرے گور وارناً	سبھنا ہر گورو داتارناً
جن لال داسن داسناً	شرن آیا ستگور پاسناً

	سدکا سربت ست سنگتاً ستگور تے ہر نام منگتاً	۴۲

جوت پکاس سپُورن ہُوا۔ تصنیف بھائی نندلال منشی ملتانی بھُول چُوک بخشنی سدکا سربت ست سنگت خالصے جیو کا برد اپنے کی تیج رکھنی۔ سربت سنگت جان اپنا نہال کرنا۔

۔ واہ واہ واہ ۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ترجمہ

جوت پرکاش

فارسی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہگورو جیو ست

گور گوبند گوپال گور۔ گور پورن نارائنہ
گور دیال سمرتھ گور۔ گر نانک پتت اودھارنہ

(شلوک وار جیتسری محلہ ۵ - ۱۹)

ترجمہ جوت بکاس

گورو نانک آمد نرائن سروپ
ہمانا نرنجن نرنکار روپ

حقش آفریدہ ز نورِ کرم
ازو عالمے را فیوضِ اتم

حقش بر گزیدہ ز ہر برگزیں
نشاند ز ہر برترے برتریں

حقش گفت خود مرشد العالمیں
نجات الوریٰ رحمت المذنبیں

شہنشاہِ داریں کردش خطاب
ازو طالباں را کرامت نصاب

حق آراست خود تختگاہش بلند
ز ہر فرخی ساختش ارجمند

ہمہ خادمگاں را بپائش فگند
مظفر لوا آمدہ دیوبند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

سریرِ شہنشاہیٔ دائمان — کُلاہِ سرافرازیٔ جاودان
حقش داد از غایتِ مکرمت — ازو زیبِ ہر شہر و ہر مُملکت
ز پیشینیاں پیشتر آمدہ — بقدر از ہمہ بیشتر آمدہ
ہزاراں برہماں ثنا خوانِ اُو — زِ ہر برتریں برتریں شانِ اُو
ہزار ایشر و اندر در پائی اُو — زِ ہر برتریں برتریں جائی اُو
ہزاراں چو دھرو ہزاراں چو بشن — بسے رام راجہ بسے کانہہ کرشن
ہزاراں چو دیوی دگر کھ ہزار — بہ پیشِ قدمہائے اُو جاں نثار
ہزاراں سپہر و ہزاراں سما — ہزاراں زمین و ہزاراں ثری
ہزاراں چو کُرسی ہزاراں چو عرش — بپائش سرو جانِ تود کردہ فرش
ہزاراں چو ناسُوت و ملکُوت ہم — ہزاراں چو جبرُوت و لاہُوت ہم
ہزاراں مکین و ہزاراں مکاں — ہزاراں زمین و ہزاراں زماں
حق افگند در پائی اُو بندہ دار — زہے فضل و بخشایشِ کردگار
مُنوّر ازو ہر دو عالم بحق — حقش داد بر جملہ مقبل سبق
ہزاراں چو آدم ہزاراں حوا — ہزاراں بزرگاں بپائش فدا
ہزاراں شہنشاہ پیشش غلام — ہزاراں خور و ماہش اندر سلام

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

همو نانک است و همو انگد است | همو امرداس افضل الامجد است
همو رامداس و همو ارجن است | همو هرگوبند اکرم الاحسن است
همو هست هررائے کرتا. گورو | بدو آشکارا همه پشت و رو
همو هرکشن آمده سربلند | ازو حاصلِ اُمید هر مستمند
همو هست تیغ بهادر گورو | که گوبند سنگه آمد از نورِ او
همو گور گوبند و همو نانک است | همه شبدِ او جوهرِ مانک است
چه جوهر چنان جوهرِ حق جلا | چه مانک چنان مانکِ حق فیا
زِ هر قالِ قُدس آمده قدستر | زِ هر رُبع سُدس آمده سُدستر
پذیرائے فرمانِ اُو شش جهت | منوّر ازو دائما سلطنت
بهر دو جهان کوسِ شاهئ او | زہے فرّگیهان خدائے او
بلند اخترش هر دو عالم فروز | کزو آمده دشمنانش بسوز!
زِ پائے زمین تا سر لامکاں! | همه فدوئ نام پاکش بجان
ملوک و ملک طاعت اندیشِ او | زِ هرکیشِ فرخنده ترکیشِ او
چه قیصر چه خاقاں هزاراں هزار | چه کسریٰ چه کاؤس پیشِ از شمار
چه فورو چه فغفور والا کلاه! | بپایش همه آمده خاک راه

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہم بندۂ زندویٔ پائے او — پذیرندۂ حکمِ اعلیٰ او
چہ سلطانِ ایراں چہ خانِ ختن — چہ دارائ توراں چہ شاہِ یمن
چہ قنطالِ روس و چہ سلطانِ ہند — چہ حکّامِ دکھن چہ رائ خجند
زِ مشرق بمغرب ہمہ سروراں — پذیرائ فرمانِ قدسش بجاں
ہزاراں کیومرث و جم صد ہزار — کمربستہ در خدمتش بندہ وار
ہزاراں چو رستم ہزاراں چو سام — ہزاراں چو اسفندیارش غلام
ہزاراں چو جمنا ہزاراں چو گنگ — بپا اندرش سر نہادہ ز ننگ
چہ اِندر آدِکان و چہ برہماد کاں — چہ رام آدِکان و چہ کرشنادکاں
زبانِ ہمہ قاصر از وصفِ او — ہمہ خواستگارندۂ لطفِ او
بہر دیپ و ہر سوئے کوسش بلند — بہر مملکت نامِ او ارجمند
بہر کھنڈ و برہمنڈ ازو داستاں — پذیرائ حکمش ہمہ راستاں
ثرٰی تا سما جملہ فرمان برش! — زِ ماہ تا بماہی ہمہ چاکرش
کرمہا و افضالِ او بیحصیٰ — کرامات و اِعجازِ او کبریا
زبانہا زِ توصیفِ او گنگ و لال — سخن را بوصفش چہ حدِّ مجال
بدرہائے گنجد اوصافِ او — فزوں از شمار آمد الطافِ او

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

کریم السجایا جمیل الخصال عموم العطایا شمول النوال!
شفیع البرایا ضمان الورا محیط السخایا ذکا الهدیٰ
نجات العوام و امان الانام جلا یافته زد غمام ظلام
وفور العطا و عمیم النعم! کثیر الفیوض و کفی الکرم!
فرازندهٔ رایت عدل و داد فروزندهٔ دیدهٔ اعتقاد
عظیم المنازل رفیع المکان کریم الشمایل منیع النشان!
مقدس جناب و معلی الخطاب گدائیش هزاران مه و آفتاب
معالی مدارج عوالی پناه علیم رموز سفید و سیاه
تقدس معارج فخیم النوال تعالیٰ مراتب عمیم الفضال
معظم شرایف ستوده خصال مکرم حماید منور جمال!
جمالش همه قرهٔ ذوالجلال شکوهش همه عظمت لایزال
جمیل الصفات و جزیل الثنا کفیل الجرائم وکیل الورا
کریم المنش مالک الفیض وجود همه قدسیان پیش او در سجود
خدا وند ارض و سماوات و عرش منور کن ظلمت آباد فرش
ذی المجد تمهید و تفخیر ها! خدا وند تمجید و توقیرها

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ولی التفاضیل و تکریم ہا ! — عمیم التکاریم و نعیم ہا !
وفورِ التجازیل و اجلالہا — کثیر التکامیل و اکمالہا
عمومِ التعطیات و کامل عیار — پذیرندۂ عجز ہر خاکسار
معزّ النبایل جزیل الجمیل — کثیر الفضایل جلیل النبیل
ز نورش جہاں یافتہ زیب و فر — ز فیضش مکین و مکان بہرہ ور
بدستش دو گوہر فروزاں چو مہر — یک جائے فضل و دگر جائے قہر
باوّل جہاں راشُدہ حق نما — بثانی ہمہ ظلم ظلمت زدہ
ازو عالمے را ز حق مایہ ہا ! — بہر دو جہاں داد پیرایہ ہا !
ہمہ ظلمت و ظلم را ساخت دور — جہاں در جہاں زد ریاح و سرور
لقائش منوّر ز نورِ ازل ! — وجودش بہ انوارِ حق لم یزل
چہ اعلیٰ چہ ادنیٰ ہمہ بر درش — سر افگندہ و بندہ و چاکرش
چہ سلطاں چہ درویش زو بہرہ مند — چہ علوی چہ سفلی ازو سربلند
چہ پیر و چہ برنا ازو کامیاب — چہ دانا چہ نادان ازو پُرصواب
بکلجگ چناں ستجگ آورد باز — کہ خورد و بزرگ آمدہ راست باز
ہمہ کذب و ناراستی گشت دور — شب تیرہ گردید رخشاں چو ہور

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زِ ذیت و زِ داتو جہاں کردہ پاک　ہمہ ظلم و ظلمت زِ دُودہ زِ خاک

ازو رُوشن آمد شبِ عالمے　نماندہ بگیتی درُوں ظالمے

جہانے بر آراست بارائی و ہوش　ازو دیگ ہر دانشں آمد بجوش

ہمہ دیدہ آمد تنِ قدسِ اُو　ہویدا بچشمش ہمہ پُشت و رُو

ہمہ رازِ عالم بدو آشکار　ہمہ چوبِ خُشک از دمش باردار

چہ انجم چہ افلاک محکُومِ اُو　چہ بالا چہ پست است منظُومِ اُو

چہ خاک و چہ آتش چہ باد و چہ آب　چہ خورشید رخشندہ و ماہتاب

چہ عرش و چہ کُرسی ہمہ بندہ اش　بخدمت گُذاری سر افگندہ اش ۹۰

سہ گانہ موالید و عشرہ حواس　بطاعت گُذارش دارند پاس

کمال الکمالات و فرُّخ شیم　تمیم الفضالات و وافر نعم!

ستُونِ خرد یافت تشیید زو!　بنائے سخا راست توکید زو

مُشیِّد بدو راستی را اساس　زِ نُورش جہاں یافتہ اقتباس

جمالِ حقیقت بر آراستہ　زِ ظُلمت جہاں جُملہ پرداختہ

رُخِ عدل و انصاف افروختہ　دلِ جور و بیداد را سوختہ

بنائے سِتم را بر انداختہ　سرِ معدلت را بر افراختہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ریاحینِ فضل و عطار اسحاب
سمائے کرامات را آفتاب

بساتینِ فیض و سخا را غمام
جہانِ عطیات را اِنتظام

محیطِ فیوضات و بحرِ فضال
سحابِ عنایات و ابرِ نوال

جہاں خورّم و عالم آباد زو
رعیّت خوش و مملکت شاد زو

پذیرای حکمش بہ نیک اختری
ہمہ عالم از شہری و لشکری

جہانے زِ فیضش ہم آغوشِ کام
دو عالم ازو یافت نسق و نظام

حقش داد مفتاحِ ہر مشکلے
نشاندش زبردست ہر مقبلے

شہنشاہِ اقلیمِ تجلیل را
خداوندِ دیوانِ تجزیل را

گہر تاجِ اعزاز و توقیر را
ضیا نجمِ اصفا و تنویر را

جلا لولوئے عز و تعظیم را
سنا نیّرِ فخر و تفخیم را

رخِ عزّت و جاہ را اِنجلا
لوائے تباجیل را اِعتلا

محیطِ فیوض و کرم را گہر
سپہرِ سخا و عطا را قمر

جہانبانِ ملکِ فضال و کرام
مہمّاتِ دارین را اِنتظام

مسِ شخصِ آفاق را کیمیا
رخِ مہر و اِنصاف را اِنجلا

قبا قامتِ دولت و قدر را
بصر دیدۂ عظمت و صدر را

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ریاضِ جناں را نسیمِ سحر — درختِ کرم را نوُ آئیں ثمر!
طرازِ آستینِ مہ و سال را — فلکِ رفعت و عزّ و اقبال را
دلیر و تنومند فی روزِ جنگ — گلِ عدل و انصاف را بُو و رنگ
جہانِ سخا عالمِ مکرمت! — محیطِ عطا قلزمِ عاطفت
سپہرِ عُلا نیرِ اجتبا! — سحابِ کرم آفتابِ ہدیٰ
فروغِ جبینِ رسوخ و سداد — جمالِ رُخِ عدل و انصاف و داد
چراغِ شبستانِ مجد و بہا — بہارِ گلستانِ عزّ و عُلا
نگینِ خاتمِ نصفت و عدل را — ثمرِ شجرۂ رحمت و فضل را
گہرِ معدنِ لطف و اکرام را — ضیا نجمِ احسان و انعام را
طراوتِ ریاحینِ توحید را — نضارتِ بساتینِ تجرید را
بہ رزم اندروں نرّہ شیرِ دماں — بہ بزم اندروں ابرِ گوہر فشاں
بمیدانِ جنگ آوری شہسوار — بجولانِ خصم افگنی نامدار
بہ بحرِ تحارب دمندہ نہنگ — دلِ خصم دوزاں بہ تیر و خدنگ
فروزندہ مہرے بہ ایوانِ بزم — دماں اژدہائی بمیدانِ رزم
ہمایوں ہما اوجِ تکمیل را — درخشندہ مہ برجِ تفضیل را

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گل آرائے باغِ جہاں پرورے ۔ فروغِ دل و دیدۂ سرورے
نو آئین گلِ گلشنِ فرّو زیب ۔ بلند از شمارِ فراز و نشیب
جہانبانِ ملکِ دوام و ابد ۔ بعلم الیقین در دو عالم احد
ہمہ انبیا و ہمہ اولیا ۔ ہمہ اصفیا و ہمہ اتقیا
بخاکِ درش سر نہادہ بہ عجز ۔ بپا اندرش اوفتادہ بہ عجز
چہ اوتادہا و چہ ابدالہا ۔ چہ اقطاب فرخندہ اقبالہا
چہ سدّھ و چہ ناتھ و چہ غوث و چہ پیر ۔ چہ سُرجن چہ مُنجن چہ شہ چہ فقیر!
ہمہ بندۂ فدوئ نامِ او! ۔ ہمہ خواستگارندۂ کامِ او!
قضا و قدر ہر دو در طاعتش ۔ سپہر و زمین ہر دو در خدمتش
خور و ماہ ہر دو گدائے درش ۔ بر و بحر ہر دو ثنا گسترش
توالی تفضّل تواتر کرم! ۔ توافر ترحّم تکاثر نعم!
مقاتش ریاح العجم و العرب ۔ ز نورش فروزاں شرق و الغرب
ہر آنکس کہ از راہِ صدق اعتقاد ۔ بپائے ہمایونِ او سر نہاد
سر افراختش حق ز ہر سر بلند ۔ اگر بد نگوں بخت اختر نژند
ہر آنکس کہ او خواند ناشش بصدق ۔ روا شد ہر امید و کامش بصدق

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

هر آنکس که او نام او را شنید ‌ ‌ ‌ ز پاداشِ هر معصیت وا رهید
هر آنکس که دیدارِ پاکش بدید ‌ ‌ ‌ بچشم اندرش نورِ حق شد پدید
هر آنکس که او گشت منظورِ او ‌ ‌ ‌ بوصلِ خودش حق فزوده آبرو!
طُفیلش همه مجرماں را نجات ‌ ‌ ‌ زِ پاشوئے او مُردگاں را حیات
زِ حیواں اگر مرده گلها زیند ‌ ‌ ‌ ازیں آب جانها و دلها زیند
چه حیواں مقابل بپاشوئے او ‌ ‌ ‌ که آں نیز شد بندهٔ کوئے او
زلالِ مقالش چناں آمده ‌ ‌ ‌ که صد آبِ حیواں دراں آمده
جهاں در جهاں مُرده را زنده کرد ‌ ‌ ‌ هزاراں دلِ زنده را بنده کرد
چه گنگا مقابل به امرت سرش ‌ ‌ ‌ که هر شصت و هشت آمده چاکرش
وجودش بحق پائدار و مدام! ‌ ‌ ‌ دلش روشن از نورِ حق الکرام
بحق دانی از جمله والا نظر ‌ ‌ ‌ بحق بینی از جمله روشن بصر
به آگاهی از جمله آگاه تر! ‌ ‌ ‌ در اقلیمِ دانش شهنشاه تر
جبینِ متینش فروزنده نور ‌ ‌ ‌ ضمیرِ منیرش درخشنده هور
بفضل و تراحم سراسر فضال ‌ ‌ ‌ بزیب و بزین سراپا جمال
بهمت بلندی بلند از همه ‌ ‌ ‌ به اقبالِ فیروزمند از همه

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اگرچه بتسخیر هر دو جهان | نیازش نباشد به تیغ و سنان
ولے جوهرِ تیغ افروخته | زِ برقش دلِ دشمنان سوخته
زِ ژوپینِ اُو پیل راخون جگر | زِ تیرش جگر سوخته شیرِ نر
کمندش ددو دام در بند کرد | سِنانش ز دیوان بر آورد گرد
چنان ناوکش حلقه در کوه کرد | که ارجن نه کرده بروزِ نبرد
چه ارجن چه بهیم و چه رستم چه سام | چه اسفندیار و چه لچھمن چه رام
چه کرن و چه هنونت و پترن چه گیو | چه جنّ و ملائک چه اُنس و چه دیو
هزاران مهیش و هزاران گنیش | بپائش نهاده سرِ عجزِ خویش
هزاران علی و هزاران ولی | بپائش نهاده سرِ سروری
همه بنده اش شاهِ فیروزِ جنگ | دو عالم ازو یافته بُو و رنگ
چو تیرش جهد از کمان تیز تر | همه دشمنان را شگافد جگر
خدنگش چنان سنگِ خارا دردّ | که شمشیرِ هندی گیاه را بردّ
چه سنگ و چه آهن برِ تیرِ اُو | چه فرزانگان پیشِ تدبیرِ اُو
عمودش چو بر فرقِ پیلان رسد | اگر کوه باشد بخاک افگند
ثنائش زِ حدّ حصلی بر فزول | علوئش زِ فهمِ ملائک فزول

ازاں برگزیں ترکہ آید گماں — ازاں برترین ترکہ گوید زباں
وجودش ستوں سقفِ تحقیق را — رُخش روشن از رحمتِ کبریا
دلش مہرِ رخشاں زِ انوارِ حق — بصدق از ہمہ صادقانش سبق
ازاں برتر آمد کہ داند کسے ! — ازاں برگزیدہ کہ خواہد کسے
جہاں در جہاں مکرمت ذاتِ اُو — ز حد برتر آمد کمالاتِ اُو
چو توصیفش آمد فزوں از حساب — کجا گنجد اندر حجابِ کتاب

سرِ لعل بادا بنامش فدا
ازو باد جان و دلش را نوا ۱۷۹

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

گنج نامه

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہگورو جیو ست

گور گوبند گوپال گور۔ گور پورن نارائنہ
گور دیال سمرتھ گور گور نانک پتت اودھارنہ
(جیتسری وار محلہ ۵ - ۱۹)

گنج نامہ

دل و جانم بہر صباح و مسا
باد بر مرشدِ طریق نثار
کہ زِ انساں ملک نمودست او
خاصگان جملہ خاک پائے او
گر فروزد ہزار مہر و ماہ
مرشدِ پاک نورِ حق آمد
آں کسانے کزو نہ یاد آرند

سر فرقم ز روئے صدق و صفا
از سرِ عجز صد ہزاراں بار
عزّتِ خاکیاں فزودست تو
ہمہ ملکوتیاں فدائے تو
عالمے واں جزو او تمام سیہ
زاں سبب دردلم سبق آمد
ثمرۂ جان و دِل بہ باد آرند

مزرعِ پُر ثمر بارزانی	چوں بہ پیند ز دُور سیرانی
انبساط آیدش ازاں دیدن	برشتابد زبہرِ برچیدن
لیک حاصل نیارد از وے بار	باز گردد گرسنہ خوار و نزار
غیرستگور ہمہ بداں ماند	کانچناں زرعِ بار وَر داند ۔۱۱

سلطنتِ اوّل

سلطنتِ اوّلش فروغِ انوارِ حق السبحان ولامعہ افروزِ علم حق و ایقان، عَلم فرازِ دوام آگاہی وظلمت براندازِ ضلالت وگمراہی ثریٰ تالامکاں غاشیہ بردوشِ فرمانش و ازلاہوت تاناسوت خاک نشینِ آستانش واصفش خود حق المتعال وطالبش خود ذاتِ لایزال، کلامِ ہر رُبع وسُدسِ قدسی اند توصیفش قاصرِ ولوائے نورِ آمائش بر سرِ دو عالم ناصرِ مشعلِ ارشادش ایزدی لمعات وپیشِ نورش صد ہزاراں ماہ وخورشید غرقِ ظلمات درارشاد وہدایت بعالمیاں کفی و درضمان وشفاعت ہر دو جہاں راوفی خطابِ حقش مرشد العالمین وذاتِ برحقش رحمت المذنبین، خاصانِ حضرتِ کبریا خاکبوسِ اقدامش و پاکانِ ملاء اعلی حلقہ بگوش وغلامش ودونونِ نام پاکش نعیم ونصیر وانفِ میانہ احد وکافِ آخریں کبیر، نقر سش سرفرازِ نقر کامل مکرمتش بر ہر دو عالم۔

واہ گورو جیوست

نامِ او شاہِ نانکِ حق کیش | کہ نیاید چو او دِگر درویش
نقرِ او نقر را سرافرازے | پیشِ او کارِ جملہ جاں بازی
طالبِ خاکِ او چہ خاص و چہ عام | چہ ملائک چہ حاضرانِ تمام
حق چو خود واصفش چگویم من | در رہِ وصفِ او چہ پویم من
صد ہزاراں مُریدش از ملکوت | صد ہزاراں مُریدش از ناسوت
ہمہ جبروتیاں فدائے او | ہمہ لاہوتیاں بپائے او
ہمہ ناسوتیاں ملائک زو | جلوہ اش داں بتحت و فوق بکو
جانشینانِ او ازو فائق | ذکر و توصیف ذات را لائق
ابد آباد قدر و جاہ و نشاں | بر قرارد ز یکدگر مستجاں
مُرشد العالمیں شدش چو خطاب | از عنایاتِ حضرتِ وہّاب !
گفت من بندہ و غلامِ تو اَم | خاکِ اقدامِ خاص و عامِ تو اَم
باز چوں ہمچنیں خطاب آمد | متواتر چنیں جواب آمد
کہ منم در تو غیرِ تو کس نیست | ہر چہ خواہم کنم ہماں عدلیست
راہِ ذکرم بعالمے بنما | بہمہ شوز وصفِ من گویا
در ہمہ جا پناہ و یارِ تو اَم | یاوری بخش و خواستگارِ تو اَم

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

هر که نام تو برترین داند از دل و جان بوصف من خواند
من ترا ذات خود نمائم باز عهد من سخت گیر بر کن ساز
گرد عالم برآ و هادی شو! که جهان غیر من نیرزد جو
در حقیقت منم چو راه نماء تو جهان را بپائے خود پیما
هر کرا خواهم و شوم هادی از تو در دل در آرمش شادی
وانکه گمراه سازمش ز غضب نرسد از هدایت تو برب
شده گمراه عالمے بے من ساحران گشته اند جادوئے من
مردگان را کنند زنده همے زندگان را بجان کشنده همے
آتشی را کنند آبی وشش بر سر آب بر زنند آتش
هر چه خواهند مے کنند همان جمله جادو فن اند بر سامان
راه شان را نما بسوئے من که پذیرند گفتگوئے من
غیر ذکرم بجادوئے نروند جز در من بجانبے نروند
که ز دوزخ شوند رسته همے ورنه افتند دست بسته همے
قاف تا قاف عالمے جمله دعوت آموز ظالمے جمله
رنج و فرحت ز من نمیدانند همه از غیر من پریشانند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

انجمن مے کنند از انجم ‌ بر شمارند روزِ شادی و غم
بر نگارند نحس و سعد ہمے ‌ باز گویند قبل و بعد ہمے
نیست شاں را بذکر استقلال ‌ قال دانند جملگاں بے حال
رہ نما جملہ را سوئے نکرم ‌ کہ ندارند دوست جز ز کرم
تا ہمہ کارِ شاں نکو سازم ‌ خاطرِ شاں ز نور بطرازم
مَن ترا آفریدم از پئے آں ‌ کہ شوی رہنما بجملہ جہاں
حُبِّ غیر از ضمیرِ شاں بجُستاے ‌ ہمگناں را تو راہِ راست نمائے
شاہ گفتا چہ لائقِ آنم ؟ ‌ کہ دِل جملہ باز گردانم
من کجا و چنیں کمال کجا ‌ من کہ و فرِّ ذوالجلال کجا
لیک حکمت کشم بجان و بدل ‌ نشوم یکزماں از و غافل ۔ ۴۰
ہادی و رہنمائے جملہ توئی ‌ راہبر و دِل گرائے جملہ توئی ۔ ۴۱

سلطنتِ دُوم

سلطنتِ دوئمش اوّل مرید ساجد و آخر مُرشدِ سجُودش و فروغِ آں شغلِ حق و
الیقاں روز افزوں از وجُودش، درمعنی یکے و در صُورت دو شغلِ جاں افروز

و در حقیقت احد و بظاهر دو شعلهٔ ماسوی الحق سوز مطاعِ خاصانِ بارگاهِ احدیت و مسجودِ مقبلانِ حضرتِ صمدیت موصوفِ ایزدِ متعال و برگزیدهٔ درگاهِ ذوالجلال۔ اوّلین الفِ نامِ پاکش احاطه گیرِ فیض و فضلا براندک و کثیر و بر امیر و فقیر، و شمیمِ نونِ حقیقت مشحونش نوازندهٔ هر نقیر و قطمیر و دانی و کبیر، کافِ کارسیش کامرانِ ایوانِ ازل و گیهان خدیوِ لم یزل و الِ آخرش دو لای درد و الم و برتر از بیش و کم ٭

واهگورو جیو ست

گورو انگد آن مرشدُ العالمین — ز فضلِ احد رحمتُ المذنبین
دو عالم چه باشد هزاران جهان — طفیلِ کرمهای او کامران
وجودش همه فضل و فیضِ کریم — ز حق آمد و هم بحق مستقیم
همه آشکار و نهان ظاهرش — بطون و عیان جملگی باهرش
چو وصّافِ او ذاتِ حق آمده — صفاتش ز قدسِ ورق آمده
ز وصفش زبانِ دو عالم قصیر — بود تنگ پیشش فضای ضمیر
همان به که خواهیم از فضلِ او — ز الطاف و اکرام حق بذلِ او

سر ما به پایش بود بر دوام
۸۰ نثارش دل و جانِ ما مستدام

سلطنتِ سوم

سلطنتِ سیومش سلطانِ ممالکِ حق پروری و محیطِ عالمِ کرامت گستری ملک الموت غالب مغلوبش و سلطانِ ملکوت محاسب محسوبش۔ پیرایۂ فروغ آں ہر دو شعلِ حق وابتسامِ ہر غنچۂ بستۂ ورق۔ نخستینِ الف نامِ قدسیش آرام بخشِ ہر آوارہ و میم فرخ تنظیمش مستعانِ ہر بیچارہ برائے میمنت آرائش ریاضِ جاوید و دالِ سعادت اشتمالش دستگیرِ ہر نا امید الفِ ثانی اش امانِ ہر مجرم و سیہ کار و سینِ آخرینش سایۂ کردگار۔

واہ گورو جیو ست

گور امرداس آں گرامی نژاد
زانفضالِ حق ہستی اش را مواد

زِ وصف و ثنائے ہمہ برتریں
بصدرِ حقیقت مُزلع نشیں

جہاں روشن از نورِ ارشادِ اُو
زمین و زماں گلشن از دادِ اُو

دو عالم غلامش چہ ہژدہ ہزار
فضال و کرامش فزوں از شمار۔ ۴

سلطنتِ چہارم

سلطنتِ چہارمش از ہر چہار رتبہ قدسی والاتر و مقبلانِ خاص درگاہِ صمدیت درخدمتش بستہ کمر ہر شقی و ذلیل کہ از بارگاہش پناہ جست از پیامنِ انفاسش

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

برمسندِ قبول و عزت بنشست و ہر عاصئ تبہ کار کہ نام فرخش بر زباں راند گردِ معصیت و جرم کہ داشت از دامنِ وجود بر افشاند سرائے کرامت انتہائیش رُدرح ہر جسم الف بادی اعلیٰ تراز ہر اسم میم سراپا تکریمش محبوبِ سبحان العظیم و دال باالفش دائما باحق مُقیم سینِ آخریش سرافراز ہر بیکس و بدستگیریِ عاجزاں ہر دو عالم رابس:

واہ گورو جیوست

گورو رامداس آں مطاعِ الوریٰ !
جہانبانِ اقلیمِ صدق و صفا
ہم از سلطنت ہم ز فقرش نشاں
گراں مایہ تر افسرِ سروراں،
ز توصیفِ او ثلث قاصر زباں
ازو رُبع ہم سُدس گوہر فشاں
چو حق برگزیدش ز خاصانِ خویش
سرافراختش ہم ز پاکانِ خویش
ہمہ ساجدش داں بصدقِ ضمیر
چہ اعلیٰ چہ ادنیٰ۔ چہ شاہ و فقیر۔ ۵

سلطنتِ پنجم

سلطنتِ پنجمش حُلیہ آرائے شوارقِ آں ہر چہار مشعلِ حق انوار و از رتبہ ہر پنج قُدسی والامنزل و بلند اقتدار۔ حق شکوہ و حقیقت پرور۔ اعلیٰ عظمت فیض گستر مقبولِ حضرتِ کبریا و مطلوبِ بارگاہِ بے ہمتا۔ او درحق و حق در ذاتش وا فزوں تر از

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بیان ہر زباں صفاتش. خاصاں خاکِ راہش و قدسیاں در ظلِ پناہش الفِ نامِ احدیت اِنتظامش اعانت بخشِ ہر نا اُمیدو راندہ درِ راحت افزائش رفیقِ ہر ذلیل و درماندہ. جیم حق نسیمش جاں فزایندۂ ارادت گزیناں و نونِ فیض مفرونش نوازندۂ عقیدت آئیناں ❋

واہ گورو جیو ست

گورو ارجن آں جملہ جو دو فضال
وجودش ہمہ رحمتِ ایزدی!
مریدش دو عالم چہ بل صد ہزار
ازو نظمِ قالِ حق اندیشہ را
جلائے مقالِ حق آمد ازو

حقیقت پژوہندۂ حق جمال
سعادت فزایندۂ سرمدی
ہمہ از کرہائے او جرعہ خوار
بدو نسق علمِ یقیں پیشہ را
فروغِ جمالِ حق آمد ازو ۵

سلطنتِ ششم

سلطنتِ ششمش جلوہ آرائے ایزدی شوارق و انتشار افزائے قدسی بوارق. شارقہ رحمتش عالمیاں افروز و بارقۂ عظمتش ظلمتیاں سوز. تیغش دشمن افگن و تیرش خارا شکن. اعجازِ پاکش من الشمس اظہر و منزلِ معلیایش از ہر علوی برتر. زیبِ

ہرہیچ مشعلِ جہاں آرائے و زینتِ انجمنِ ارشاد و ہٰدئے۔ ہائے نامِ ہوّیت ارتاش

ہادیٔ کونین ورائے رحمت اقتضائیش روشنیٔ ہر عین۔ کافِ فارسیش گوہرِ حق جلا

و واوِ بادی۔ وردِ الماء جانفزا ہائے ابد ضیائیش باقی بالحق و شمیم نونِ فرخ مضمونش

نعمِ جاودانی نسق۔ دالِ آخرش دانائے باطن و ظاہر و اسرارِ غیب و شہود بہ

دلش باہر۔

واہگوروجیوسَت

گورُو ہرگوبند آں سراپا کرم
که مقبول شُد زو شقی و دژم!

فضائل و کرامش فزوں از حِصا
شکوہش ہمہ فرۂ کبریا!

وجُودش سراپا کرمہائے حق
ز خواصانِ ربائیدہ گوئے سبق

ہم از فقر و ہم سلطنت نامور
بفرمانِ او جملہ زیر و زبر

دو عالم منوّر زِ انوارِ او
ہمہ تشنۂ فیضِ دیدارِ او۔ ۵

سلطنتِ ہفتم

سلطنتِ ہفتمش از ہفت وُنہ برتریں و صد ہزاراں سبع و تسع خاک نشیں علویانِ

قدسی بستہ کمر بر درش و قدسیانِ علوی چاکرِ فرماں برش از ہم گسِل کمندِ مرگ و ہلاک د

ملک الموتِ سہمناک از عظمتش سینہ چاک۔ تخت نشینِ سلطنتِ یزداں و مقبولِ درگاہِ واہب المتعال منعم الفضال خودطالبش د بر قدر و قدرت دستگاہ غالبش از نامِ فرخش کاف تازی کرامتِ کروبیاں و رائے حق گرایش ریاحِ قدسیاں۔ تائے باالفِ او تاب دہِ پنجہ تہمتنانِ فلک دور و ہائے بار ایش ہزیمت انگنِ فلک ہیتاں سلحور رائے باالفش راعشر برگزیں رام ویائے آخرش یاورِ خاص و عام ٭

واہ گورو جیو ست

حق پرور حق کیش گورو کرتا ہر رائے
فیاض الدارین گورو کرتا ہر رائے
حق واصف اکرام گورو کرتا ہر رائے
گردن زنِ سرکشاں گورو کرتا ہر رائے
شاہنشہِ حق نسق گورو کرتا ہر رائے

سلطان ہم درویش گورو کرتا ہر رائے
سرورِ کونین گورو کرتا ہر رائے
خاصانِ ہمہ بر کام گورو کرتا ہر رائے
یارِ مستغفراں گورو کرتا ہر رائے
فرمان دہِ نہ طبق گورو کرتا ہر رائے۔ ٥

سلطنتِ ہشتم

سلطنتِ ہشتمش تاجِ معصومانِ مقبول و مطاعِ مقبلانِ موصول۔ اعجاز قدسیش شہرہ آفاق وانوار وجودِ پاکش حق اشراق۔ خاصاں قربانش و پاکاں سرآستانش

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واصفِ اوصافِ خزائنش ہزاراں ہزار ثُلث وسُدس برگزیں دریزہ چینِ مایدہُ الطافِ جلائلش بیش از شمار تسع وعشرِ حق نگیں۔ ہائے نامِ فرّخ فرجاش ہزیمت افگنِ دیوِ عالم گیر ورائے راستی نمایش صدرنشینِ جاودانی سریرِ کافِ تازئی آں کشایندۂ ابوابِ کرم وشینِ شوکتِ تضمینش سرافگنِ دیوانِ وژم۔ نونِ آخرش نزہت افزائے ہر دل وجاں وندیمِ خاص نعم السبحان ؎

واہ گورو جیوست

گورو ہرکشن آں ہمہ فضل وجود	حقش از ہمہ خاصگاں برستود
میانِ حق وا وفصال الورق	وجودش ہمہ فضل وافضالِ حق
ہمہ سائلِ لطفِ حق بردرش	زمین وزماں جملہ فرماں برش
طفیلش دو عالم بود کامیاب	ازوگشتہ ہر ذرّہ خورشیدِ تاب
ہمہ عاصیاں راکفی عصمتش	ثری تا سما جملہ فرماں برش۔ ۵

سلطنتِ نہم

سلطنتِ نہمش نوآئینِ ترد سرورِ سرورانِ حق پرور سلطان الدنیا والآخرت وتخت آرائے اعزاز والمفاخرت باوجود قدرِ قدرت والاسر نہادۂ تسلیم ورضا وپنہاں

سازِ عظمت و اجلال کبریٰ آزمایش گر ارادت گزینانِ باصفا و جاں پرورِ عقیدت آئینانِ بیریا جبروتیاں مطلع دلاہوتیاں ارتفاع۔ قائم بالذاتِ حق القدیم و دائم ندیم سبحان العظیم۔ افسر برگزیدگانِ خاص و تاجِ حق پروران حقیقت اختصاص تائے نامِ میمنت التیامش تزئینِ توکل و تسلیم و یائے فارسیش یقینِ کامل العظیم۔ کافِ مبارکِ عجمیش کریم النفسِ سراپا حلم و بائے باہائیش بزم آرائے ہدایت و علم۔ الفِ حق مولفش آرائشِ حق و ایقان و دالِ ایزدی جمالش داورِ کون و مکاں۔ د رائے آخرش رمز شناسِ راہِ طریقت و حق اساسِ والا حقیقت۔

داہ گورد جیوست

گورو تیگ بہادر آں سراپا افضال
زینت آرائے محفلِ جاہ و جلال
انوارِ حق از وجودِ پاکش روشن
ہر دو عالم زِ فیضِ فضلش روشن
حق از ہمہ برگزیدگاں بگزیدش
تسلیم و رضائی رانکو سنجیدش
بر ہر مقبل قبولِ خود افزودش
مسجودُ العالمیں فضلِ خود فرمودش

دستِ ہمگان بذیلِ اقبالِ او
برتر انوارِ علم حق قالِ او

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

سلطنتِ دہم

سلطنتِ دہمش دست پیچ دیوان دَور گیر و زیب و آرائش جاودانی سریر جلوہ آرائے آں نہ مشعلِ حق فروغ وظلمت زوائے شبِ کذب و دروغ۔ سلطان الاوّل والآخر و باصر الباطن والظاہر مُشتہر سازِ قدسی اعجاز و از ہر طاعت و خدمت بے نیاز شیرانِ افواجِ منصورہ اش یکہ تاز۔ ولوائے عالم کشائیش نصرت طراز۔ کافِ فارسی از نامِ حق افتتاحش گیتی ستاں و واوِ بادی واسطۂ قیامِ زمین و زماں تا بائے ابد بقایش بخشندۂ پناہندگاں۔ و شمیمِ نوُن ہمایونش نوازندۂ پرستندگاں۔ دال ہراپا عظمت و اجلالش وام گسلِ مرگ و سینِ سراپا والا تمکینش سرمایۂ ہر ساز و برگ۔ لوئے نوُنِ۔ دائماندیم مُجانی و ثانی کافِ عجمیش جانگزائے بادیہ پیمایانِ بے فرمانی ہائے آخریں بادی ہادی الکونینِ برحق و کوسِ ہدایت و ارشادش بر نہ طبق۔ صد ہزاراں ثلث و سدس خدمت گزیں و صد ہزاراں ربع و تسع خاک نشیں۔ صد ہزاراں عشر و ثلث و ثلثون ستایندۂ بارگاہش۔ صد ہزاراں البشر و برہما و عرش و کرسی خواہندۂ پناہش و صد ہزاراں آسمان و زمیں حلقہ بگوشِ آن است و صد ہزاراں آفتاب و ماہ خلعت پوشِ آں۔ صد ہزاراں عرش و کرسی داغدار و غلام نامش

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

وصد ہزاراں رام دراجہ دکاہن وکشن خاکبوسِ اقدامش۔ صد ہزاراں مقبل خاصِ حمدیت ستائشگرش وصد ہزاراں ندیم بارگاہِ احدیت چاکرِ فرمانبرش وصد ہزارلل اندر و مارِ ہزار زبان توصیف گویش۔ وصد ہزاراں ایشر دبرہما عقیدت پژوہش صد ہزاراں اُمِ قدسی در خدمتش وصد ہزاراں قدر وقدرت پذیرشگرِ طاعتش ؛

واہ گورُو جیو ست

ناصر و منصور گور گوبند سنگھ
ایزدی منظور گور گوبند سنگھ

حق راگنجور گور گوبند سنگھ
جُملہ فیض و نُور گور گوبند سنگھ

حق حق آگاہ گور گوبند سنگھ
شاہِ شاہنشاہ گور گوبند سنگھ

بر دو عالم شاہ گور گوبند سنگھ
خصم راجاں کاہ گور گوبند سنگھ

فائض الانوار گور گوبند سنگھ
کاشف الاسرار گور گوبند سنگھ

عالم الاستار گور گوبند سنگھ
ابرِ رحمت بار گور گوبند سنگھ

مُقبل و مقبُول گور گوبند سنگھ
واصل و موصُول گور گوبند سنگھ

جان فروزِ دہر گور گوبند سنگھ
فیضِ حق را بحر گور گوبند سنگھ

حق را محبُوب گور گوبند سنگھ
طالب و مطلُوب گور گوبند سنگھ

تیغ را فتاح گور گوبند سنگھ
جان و دِل را راہ گور گوبند سنگھ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صاحبِ اکلیل گور گوبند سنگھ — ظلِّ حق تظلیل گور گوبند سنگھ
خازنِ ہر گنج گور گوبند سنگھ — مرہم ہر رنج گور گوبند سنگھ
داورِ آفاق گور گوبند سنگھ — در دو عالم طاق گور گوبند سنگھ
حق خود وصاف گور گوبند سنگھ — برتریں اُوصافِ گور گوبند سنگھ
خاصگان درپائے گور گوبند سنگھ — قُدسیاں یارائے گور گوبند سنگھ
مُقبلاں مدّاحِ گور گوبند سنگھ — جان و دِل را راہ گور گوبند سنگھ
لامکاں پاپوس گور گوبند سنگھ — بر دو عالم کوس گور گوبند سنگھ
ثُلث ہم محکُومِ گور گوبند سنگھ — رُبع ہم مختُومِ گور گوبند سنگھ
سُدس حلقہ بگوشِ گور گوبند سنگھ — دشمن افگن جوشِ گور گوبند سنگھ
خالص و بے کینہ گور گوبند سنگھ — حق حق آئینہ گور گوبند سنگھ
حق حق اندیش گور گوبند سنگھ — بادشاہ درویش گور گوبند سنگھ
مکرم انفضال گور گوبند سنگھ — منعم المُتعال گور گوبند سنگھ
کارم الکرامؔ گور گوبند سنگھ — راحم الرّحام گور گوبند سنگھ
ناعم النعام گور گوبند سنگھ — فاہم الفہام گور گوبند سنگھ
دائم و پایندہ گور گوبند سنگھ — فرخ و فرخندہ گور گوبند سنگھ
فیضِ سُبحاں ذاتِ گور گوبند سنگھ — نورِ حق لمعات گور گوبند سنگھ

سامعان نام گور گوبند سنگھ
واصفانِ ذات گور گوبند سنگھ
راقمانِ وصفِ گور گوبند سنگھ
ناظرانِ روئے گور گوبند سنگھ
خاکبوسِ پائے گور گوبند سنگھ
قادرِ ہر کار گور گوبند سنگھ
ساجد و مسجود گور گوبند سنگھ
سروراں را تاج گور گوبند سنگھ
عشر قدسی رام گور گوبند سنگھ
امرِ قدس بکار گور گوبند سنگھ
قدر و قدرت پیش گور گوبند سنگھ
تسع علوی خاکِ گور گوبند سنگھ
تخت و بالا زیر گور گوبند سنگھ
برتر از ہر قدر گور گوبند سنگھ
عالمے روشن ز گور گوبند سنگھ

حق بین زِ انعام گور گوبند سنگھ
واصل از برکات گور گوبند سنگھ
نامور از لطفِ گور گوبند سنگھ
مستِ حق در کوئے گور گوبند سنگھ ۳۰
مقبل از آلائے گور گوبند سنگھ
بیکساں را یار گور گوبند سنگھ
جملہ فیض وجود گور گوبند سنگھ
برتریں معراج گور گوبند سنگھ
واصفِ اکرام گور گوبند سنگھ
غاشیہ بردارِ گور گوبند سنگھ
انقیاد اندیشِ گور گوبند سنگھ
چاکرے چالاکِ گور گوبند سنگھ
لامکانی سیر گور گوبند سنگھ
جاودانی صدر گور گوبند سنگھ ۴۰
جان و دل گلشن ز گور گوبند سنگھ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

روز افزون جاہِ گور گوبند سنگھ   زیبِ تخت و گاہِ گور گوبند سنگھ
مرشد الدّارین گور گوبند سنگھ   بینشِ ہر عین گور گوبند سنگھ
جملہ در فرمانِ گور گوبند سنگھ   برتر آمد شانِ گور گوبند سنگھ
ہر دو عالم خیلِ گور گوبند سنگھ   جملہ اندر ذیلِ گور گوبند سنگھ
واہب الوہاب گور گوبند سنگھ   فاتحِ ہر باب گور گوبند سنگھ
شامل الاشفاق گور گوبند سنگھ   کامل الاخلاق گور گوبند سنگھ
روح در ہر جسم گور گوبند سنگھ   نور در ہر چشم گور گوبند سنگھ
جملہ روزی خوارِ گور گوبند سنگھ   فیضِ حق امطارِ گور گوبند سنگھ
بست و ہفت گدائے گور گوبند سنگھ   خاک روبِ سرائے گور گوبند سنگھ
خمس وصف پیرائے گور گوبند سنگھ   ہفت ہم شیدائے گور گوبند سنگھ ۵۰
بر دو عالم دستِ گورد گوبند سنگھ   جملہ علوی پستِ گور گوبند سنگھ
لعل سگے غلامِ گور گوبند سنگھ   داغدارِ نامِ گور گوبند سنگھ
کمترین ز سگانِ گورد گوبند سنگھ   ریزہ چینِ خوانِ گور گوبند سنگھ
سائل از انعام گور گوبند سنگھ   خاکِ پاک اقدام گور گوبند سنگھ
باد جانش فدائے گور گوبند سنگھ   فرقِ او بر پائے گور گوبند سنگھ ۵۵

(تمام شد گنج نامہ)

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

توصیف وثنائے

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

واہگورو جیو ست

توصیف وثنائے

توصیف وثنائے ستگورو کامل ـــ سمو اعتلای مرشد شامل

احاطہ گیرندہ برگ

ہندسہ جنسی ترتیب

عالیست بذکر و توحید حق الاحد ـ و مقتدای جہانی است بعلم و یقین

واحد الصمد بمثابہ است گداگر از تحت الثری تا ساخت لامکاں کہ در محیط

سندی سمندر — میدان — زیر زمین — یعنی بہدی است — پاک

تعداد فراسخ و امیال طول و عرض و عمق و عمان حصای منازل و مراحل ارتفاع

جمع فرسخ — جمع منزل — جمع مرحلہ — بلندی — شمار — ہندی سمندر

جمع فرسخ یعنی کروہ ـ جمع میل یعنی منزل و کروہ

سہ کروہ ـ نیم کروہ ـ دو آمدہ کروہ

ونشیب و سطح آں مہندساں مبادی عالیہ و محاسبان عقول قدسیہ چوں قطرہ

پستی — سقف — حساب داناں — دہ عقل پاک و دوم آسمان جند — عقلہائے پاک مراد اند عقل لا کمد در نسبال

بے سروپا و جزو لا تتجزی اکم وابکم اند پر از ذرات ریگ نمایند و ہر ذرہ ازاں برہاں

جمع ذرہ — حیران — جزو لا تتجزی یعنی آنکہ

اندر جزو دیگر نشود چنانچہ ذرہ باشد

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

شود و ہر بر ہماں بمقدارِ حروف والفاظ چہار بید و نہ بیاکرن و ہژدہ پوران

جواہر زواہر محامد و حمایل ولالی متلالی حمامد و کمائل از کانِ فضل و کمال و بحر

جمع زاہر یعنی روشن — جمع محمدت یعنی صفت وثنا — جمع لولو یعنی مروارید — روشن — صفت ہا — بزرگیہا — دریا

فیض و افضال بیروں نہد حرفے ازاں کتاب نتوانند پرداخت و پرتوی ازاں

آفتاب نتوانند دریافت ـ یا دریائے متموج راکہ از ناسوت تالاہوت در یک

موجش مضمر باشد بمرتبہ قطرہ قطرہ گردانند کہ ہر جزوش جزوے دیگر نتواں

ساخت ـ اگر ہر قطرہ ازاں ثلث کائنات کہ عبارت از ہژدہ ہزار عالم است گرد و

ہر فردے ازاں ثلث باندازہ کتب مبسوط علومِ ہندی و فارسی و غیراں در

ہندی تری کیو بنسار — جمع کتاب — فراخ — جمع علم

مدح و محمدت و علو منقبت تصانیف شائستہ و صحف بائستہ پرواز و سطری

صفت — بلندی — بزرگی — د از خود ساختن — جمع تصنیف یعنی کتاب — جمع صحیفہ یعنی کتاب — آراستہ کنند

ازاں بیاض نتوانند نگاشت در شحہ ازاں سحاب نتوانند محصور ساخت

یک بوند — ابر

بیت

چو وصاف او ذاتِ حق آمدہ — صفاتش ز تقدیس ورتق آمدہ

صفت کنندہ — پاک

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ز وصفش زبانِ دو عالم قصیر (کوتاہ)	بود تنگ پیشش فضائے ضمیر (میدان — دل)
پرورندہ اربابِ عقیدت و ارادت (جمع رب یعنی صاحب)	کشائندۂ ابواب دولت و سعادت (جمع باب دروازہ)

ابرِ فیض و ایمان بارندہ۔ آفتابِ فضلش جاودان رخشندہ (ہمیشہ — روشن)۔ الاَش زدائے مریدان (آلودگی دور کنندہ)

با صفا نور افزائے معتقدانِ بے ریا۔ مطاعِ جبروتیان (یعنی نزدیکان حق کہ ملائکہ — عظمت اند بندگی او میکنند)۔ مسجودِ لاہوتیان (اہل علم لاہوت — بندگی برہم لوگ)۔ شمع افروز (روشن کنندہ)

شبستانِ عالمیان (خانہ)۔ ظلمت سوز (تاریکی) غبارستانِ (جائے تاریک) ادمیان۔ پردہ برانداز (ظاہر کنندہ) از اسرارِ غیب (رازہا)

چتر افرازِ (چتر بلند کنندہ) انوارِ بے عیب۔ چہرہ کشای صورِ (جمع صورت) معانی۔ بزم (مجلس) آرای سریرِ (تخت) جہانبانی

صاحب عیارِ جواہرِ حقایق (جمع حقیقت)۔ موشگاف (باریک بیں) نکاتِ (جمع نکتہ یعنی سخن باریک) دقائق۔ شہنشاہِ ملکِ معرفت (شناخت حق)

آگاہِ (خبردار) رموزِ حقیقت۔ مظہرِ (جائے ظہور) ایزدی (نام حق) تجلیات (روشنی ہا)۔ مطلعِ (جائے ظہور) صمدی (نام حق یعنی پاک) اشعاتِ (روشنی ہا) مالکِ (صاحب)

ممالکِ (جمع ملک) دولتِ نامتناہی (بے زوال)۔ سالکِ (راہ رو) مسالکِ (جمع مسلک یعنی راہ) نورانیتِ (روشنی) حق آگاہی۔ افسرِ (تاج — مراد سربلندی بخشندہ)

یگانگانِ (نزدیکاں) درگاہِ صمدیت (پاک)۔ سرورِ مقربانِ بارگاہِ احدیت۔ صاحب ہیچ نی اسرار۔

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

والی رہنمونیِ انوار - فروغ خاندانِ رشد و ارشاد - زینت عنوانِ اعتلاد و امجاد -

بالکسر بمعنی بزرگی — دبافتح جمع امجد بزرگتر

روشنی — بزرگی — سرنامہ — بلندی

صاحب

چراغِ دودمانِ ہدائت و اہتدا - خورشید سپہر ولائت و ہُدیٰ - غرۂ ناصیہ صُبح

خاندان — رہنمائے یافتن — آسمان — بزرگی — راستی — روشنی — پیشانی

فصاحت و تمکیں - قرۂ باصرۂ بیضائی صباحت و تزئین - مقدمۂ

خوش گوئی — بزرگی — روشنی — چشم — آفتاب — خوش گوئی — زیب — پیشوا

جنودِ نصرت و ظفر انتخابِ مجموعۂ شکوہ و فر - قوت الظہرِ انصاف و عدالت

شکرہا — فتح — فتح — بزرگی — کتاب — عظمت — عظمت — بازو و پشت

مسرت الصدرِ سلطنت و ایالت - فروزندۂ گوہرِ بخت شاہنشاہی - فرازندۂ پایہ

خوشی — سینہ — دبدبہ — بلندکنندہ

تختِ عالم پناہی سریر آرای والا شکوہی و فرمانروائی - اکلیل پیرای حق پژوہی و

تخت — تاج آرا — عدل

کشور کشائی - مشکوۃ حریمِ حق پروری - سراجِ محفلِ فیض گستری - ہُشیار خرام و دوام

چراغ — خانہ — چراغ — مجلس

دانش - بیدار نشیں اریکہ بینش - دیو بندِ ہفت کشورستاں - ارجمندِ عالمِ کون و مکاں

تخت — نوربصر — بودن — جائے بودن

بادشاہِ ہر دو جہاں - کام بخشِ کامراں - عالمگیر والا سریر - معلی بارگاہِ بے نظیر

بلند — بے مانند

مطرحِ بوارقِ فیوضاتِ ازلی - مجلائی شوارقِ عنایاتِ لم یزلی - مصباحِ مکامنِ ظلام -

جائے انداختن روشنی — نورہا — جائے ظہور — چراغ — جائے ہائے تاریک

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

مفتاحِ معاقد انام۔ گرہ کشائے سخت بستگان۔ فرح افزائے دلِ خستگان۔

کلید گرہا حلق خوشی

ظلمت زدائے ناسوتیاں۔ جلیہ آرای ملکوتیاں۔ دلبری بخشِ سست زہرکان۔

تاریکی دور کنندہ اہلِ ناسوت یعنی اہلِ لوک اہلِ ملکوت دیولوک

مہرہ شکنِ بے مہرگان۔ ہمت دہِ جواناں۔ سخت گیرِ عوانان۔ سیاحِ بوادیٔ حق و الیقان

سخت دلاں جمع عوان یعنی سیر کنندہ جمع بادیہ یعنی جنگل یقین کردن

سیاحِ بحارِ حقیقت و عرفاں۔ یگانۂ قلمروِ حق اندیشی۔ وحیدِ عالمِ حقیقت کیشی مشیدِ ارکان

سیر کنندہ جمع بحر حق دانی حق شناسی مملکت و ولایت یگانہ بالفتح محکم کردہ شدہ بالکسر محکم کنندہ

عزّ و علا۔ مؤسسِ بنیانِ مجد و بہا۔ فارسِ مضمارِ دیو بندی و پیل افگنی۔

بزرگی بلندی محکم کنندہ بالفتح سین یعنی محکم کردہ شدہ و بالکسر محکم کنندہ شہسوار و شاہسوار میدان

شہسوارِ جولانگاہِ ہژبر گیری و تہمتنی۔ سیاحِ دریائے لامکاں۔ واسطۂ آفرینشِ زمین زماں

جائے تاختن یعنی شیر بہادری دریا سیر کنندہ وسیلہ پیدا شدن

دریائے جود و فضال۔ ابرِ بخشش و نوال۔ وسیلۂ نزولِ بارانِ رحمتِ سبحانی۔

بخشش بخشش

سرکردۂ برگزیدگانِ حضرتِ صمدانی۔ واقفِ مواقفِ غوامضِ حقانی۔ مقتدای

سردار درگاہ جمع موقف یعنی جائے جمع غامض یعنی راز پیشوائے

مجالیٔ انوارِ ربانی۔ بدرِ عالیقدرِ آسمانِ قبول و اقبال۔ آفتابِ جہانتابِ فلکِ عظمت

جمع مجلیٰ یعنی جائے جلوہ یعنی ہر کاسے کہ نورِ حق جلوہ میکند

واجلال۔ قاسمِ مخازنِ نعمِ ابدی۔ خازنِ معادنِ دولِ سرمدی۔ زبدۂ اربابِ وجد و حال

قسمت کنندہ جمع مخزن یعنی خزانہ جمع نعمت ہمیشہ خزانچی جمع معدن یعنی کان دولت ہمیشہ برگزیدہ صاحبان مستی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

قدوۃُ الاصحاب دانش وکمال. تائیدیافتۂ ازلی عنایت. بسرافراختۂ لم یزلی وقایت

پاسی

برگزیدہ جمع صاحب مدد

مُستغنی از صفاتِ جلایل. بے نیاز از نعوتِ جزایل. مسندآرائی جاودانی ریاست

سرداری

بے نیاز جمع صفت جمع جلیل یعنی بزرگی جمع نعت یعنی صفت جمع جزیل یعنی بزرگ ہمیشگی

فرماندہی. تخت برائے دایانی خلافت و تو شہی. مطرحِ اشعہ بے ہمتا۔

بے مانند

بادشاہی بادشاہی جائے انداختن نورہا

مہیطِ شواہدِ کبریا. گوہرِ یکتائے طریقِ ہدیٰ. نیرِ نور افزای فلک انجلا۔

روشنی آسمان ستارہ راستی راہ

جائے فرودآمدن نورہا بزرگی یعنی حق

طرازندۂ ربعِ مسکون. درخشانندۂ کوہ وہامون. فرمانروای بالا و زیر. انس

آرائش دہندہ چہار طرف عالم آباد روشن کنندہ پہاڑ جنگل آسمان و زمین الفت

افزای میش وشیر. قطبِ دائرہ سلطنتِ ابد بنیاد. مرکزِ محیطِ عدل و داد۔

انصاف

مراد از حکمی دائرہ ہمیشگی آسمان ستارہ

بلند افرازِ اورنگ شاہنشاہی وجہانداری. نگارین طرازِ سایہ بانِ ملکرانی و

بادشاہی چھتر تخت

کامگاری. فرمانروائے نُہ فلک کارکشای مُلک ومَلک. فرازندہ رایاتِ استیلاد

صاحبانِ مُلک فرشتہ بلند کنندہ جمع رایت یعنی نیزہ بلند

استقلال. نوازندۂ اربابِ خضوع. وابتہال. پاکسازِ خارستانِ ظلم وبیداد. گلشن

صاحبان عاجزی عاجزی ظلم باغ

آرائی حدائقِ نصفت وداد بکمال شجاعت ناسخ کارنامہای بھیم وارجن. بغایتِ شہامت

بے رواج کنندہ عمل کردن باغ

حرف تراش جنگنامہ ہنومنت ولچھمن ۔ مقتضائی علم ویقین سبق گیر برہمان دبشن

خواہش ونہایت

مقتضائی تصاریف عُلیا بالادست رام راجہ وکانہہ کشن ۔ گوہر آرای لوح والقلم

معجزہ ہا و کرامات ہا اصل تحقی

جوہر افزای صمصام و اعلم در تیغرانی بیمثال در دو عالم ستانی فرخ فال ۔ از رُوئے علم ز حق

اصل شمشیر مُبارک

بے مانند ۔ در راہ راستی حق پیوند ۔ در سخاوت ابر دایم بار ۔ در افاضات آفتاب دوام انوار ۔

دُرُخشش

نورانی ساز ظلمت کدہ جسمانی ملکوتی نمای خاکدان حیوانی ۔ دادبخش ملہوفان ۔ کامدہ مظلومان

رنجش کندہ جائے تاریک تن دیوارک ظلم رسیدہ

در زور وقوت افلاک سنج ۔ بہ نیروی دولت گنجور ہر گنج ۔ در مکرمت و سخا دریائے

وزن کنندہ آسمان ہا قوت خزانچی بخشش

بے پایان ۔ در جود و عطا محیط عمان ۔ انجم و افلاک خاک نشینش ۔ باد و خاک اطاعت

بخشش سمندر بے نہایت ستارہ فرمانبرداری

گزینش ۔ آتش و آب فرمان پذیرش ۔ ماہ و آفتاب نثار گیرش ۔ عُلوی و سفلی زیر نگینش

تصدق عالم بالا عالم زیرین ۔ فرمانبردار او

سمائی و ارضی خدمت قرینش ۔ در زُہد و صلاحیت مقبولِ درگاہ رام الرحیم ۔ در تقوی و

آسمانیاں زمینیاں جوگ بنکوکاری پرہیزگاری

ریاضت منظور بارگاہ کشن الکریم ۔ آب گوہر حق پسندی ۔ رنگ یاقوت حقیقت پیوندی

جوگ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تیرش خفتان شگاف۔ گرزش سر شکن کوہ قاف تیغش ستانندہ گیہاں نیزہ اش ظفر سنان

زرہ دانگرکھا نام کوہ کہ گرد زمین ست عالم فتح

ناوکش خارا شکن۔ ناچخش کوہ افگن۔ رایتش فتح پرچم۔ کمندش آسمان خم۔

سنگ سخت نیزہ بغلی نیزہ بلند کمربند و چادر نیزہ یعنی جہانگیر

گنجور خزائن غیبی۔ خازن کنوز لاریبی یمن نامش وسیلہ غفران ہزاراں ہزار عالم

خزانچی جمع کنز یعنی گنج جمع کنز یعنی گنج بصندل برکت بخشش

عصمات فیض دیدارش توسط وصال ذات لم یزلی صفات۔ جمال اقبال از جبہہ جاہ د

جمع عاصی یعنی گنہگار وسیلہ حق پیشانی

جلالش روشن۔ انوار لایزال از ناصیہ فرخفالش مبرہن۔ خجستہ منظر نامدار فروزان

روشن مبارک صورت روشن حق پیشانی

طلعت والا اقتدار۔ قدوسیان غلامش کروبیاں۔ در اقدامش سخاوت با شجاعت

صورت بلند مرتبہ و قدرت فرشتہ ہائے ہمدی بینے نزدیکان حق بہادری

ہم پہلو ساختہ اش ہمت با ہم زانوے قدرت سرافروختہ اش۔ در قواعد ملکداری

یکجا و ہمنشین ہم نشینی دستگاہ جمع قاعدہ بادشاہی

ورعیت پروری معادل و مساہمش ناپدید۔ در آداب فرمانروائی و معدلت گستری

برابر برابر و شریک ناظاہر بامانعت جمع واب قاعدہ درویش پیے

سہیم مقارنش نارسید۔ جوہر شناس ارادت کیشاں۔ قدردان عقیدت اندیشاں۔

برابر نزدیک و شریک برابر ناپیدا

سلطان بے نظیر ملک سخنوری خسرو عالی تدبیر جہان حق پروری۔ برہمزن دست

بے مانند بادشاہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تطاول پیشگان - تائید بخشِ بازوئے حق اندیشگان - والا ہمتِ عدالت منش -

طبع ظلم بلند نیت دل مدد

معلّیٰ رتبتِ حقیقت مونس - در فتحِ ممالکِ آفاق سپہ سالارِ اقبالِ ازل -

بلند رتبہ مرتبہ گیر جمع ملک عالم سردار فوج او

در تسخیرِ شش جہتِ گیتی رہنمونش توفیقِ لم یزل - طالعِ ہمایونش ظلمت شگاف

دور کنندہ تاریک حق طرف عالم زمانہ ارکون

سوادِ عالم - بختِ فرخندہ اش گردن زنِ ہر سرکش و ظالم - شعشعہ شمشیرش صاعقہ

بجلی کردہ چکارہ مبارک

آثار - برقِ خنجرش آتش بار بشعلِ عقلش داریں افروز - چراغِ تدبیرش تاریکی

روشنی کنندہ دو جہاں

سوز - از انوارِ وجودِ فرخش روزِ آفرینش نورانی - از شوارقِ طلعِ اسعدش

مبارک تر زمانہ روشن موجودات مبارک رو

صبحِ ہمہ دانی رخشانی - سعادت افزائے زمین و زماں - رفعت بخشِ کون و مکان -

جاے بودن یعنی عالم بودن بلندی آسمان و اوقات زمین چنانچہ روز و شب و غیراں باشد روشن

واسطۂ عقدِ عالم فروزی و گیتی پناہی - رابطۂ انتظام والا دستگاہی - در ربعِ فضائل

عفت۔ شجاعت سخاوت۔ عدالت

محکمہ پیوند محکمہ سلک مروارید

انسانی کاملِ عیّار - در کمالِ مراتبِ عالم ستانی بلند اعتبار - مرآتِ حقیقت نمائی وجہ عین

رخ آئینہ

الیقین مشعلِ خورشید انجلائے سپہرِ تمکیں - ذریعۂ جلائے نورِ دولت و کرامت - وسیلۂ انکشاف

ظاہر شدن روشنی روشنی آسمان بزرگی آنکہ حق را بچشم یقین بیند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صبحِ حشمت وشہامت نوربخشِ مواطنِ روح. قفل کشائی خزائنِ قنوع. ردتق

رضا
مکان ہا جان کلید

بہادری

آرای بساطینِ تجلی. نضارت پیرائی ریاحینِ معنی. ساقیٔ مصطبۂ افاضت. دریادل

باغہائے روشنیٔ حق سرسبزی بخشندہ گلہا حقیقت پیالہ دہندہ میخانہ فیض بخشے
معرفتِ حق

مرحلۂ ریاضت. بحرنوشِ زلالِ مجاہدہ. مہبطِ شواہدِ مشاہدہ. مشعلہ دارِ

منزل جوگ دریا امرت جوگ جائے فرود آمدن نورہا نورِ حق

مشاعرِ طریقت. قافلہ سالارِ طرقِ حقیقت. اکملِ مظاہرِ اشعۂ ذاتی. اجلائی

روشن تر و بزرگ تر کامل تر جمع مظہر
جمع طریق
راہ ہا راہِ حق

مشاہدۂ جلوات صفاتی. صرافِ نقودِ کشف و وجد. مرتقی مدارجِ نصفت

بالا روندہ مراتب
شہد یعنی جائے ظہور جمع جلوہ شناسندہ جمع نقد ظہورِ حق و بیان و مستی حق

ومجد. سیارِ مجالسِ قلوب و ارواح. نظارِ سرایرِ مہاجت واشباح.

بزرگی سیر کنندہ یعنی در ہر دل و در ہر دلہا جانہا بینندہ رازہا جمع مہجت یعنی جاں جمع شبح یعنی تن

جلا سیر کنندہ

واسطۂ انجلای رقومِ آثام عالمیان. ذریعۂ انجلای ظلومِ غمامِ آدمیان.

وسیلہ محو و نابود شدہ جمع رقم یعنی نقش ہا آثام گناہان وسیلہ روشن شدہ تاریک ابر

عارفِ غوامضِ ظہور و بطون. کاشفِ اسرارِ بزور و مکنون. والی الملکِ مواہبِ عظمیٰ.

شناسندہ رازہا ظاہر کنندہ رازہا ظاہر باطن صاحب بخشش ہای بزرگ

مالک الکل فضائل الکبری. سلطانِ عالمِ حقیقی و مجازی. جہانبانِ مملکتِ استغناد بے نیاز.

بے نیازی بادشاہ ظاہری باطنے
صاحب بزرگیہا بزرگ

رافعِ وسایدِ گیتی آرای. صاعدِ مصاعدِ دیہیم پیرای. ژوبینِ برقِ تابش جگردوز پولاد درعان.

نیزہ بجلی روشنی زرہ
بلند کنندہ جمع وسادہ یعنی مسند تکیہ بالا روندہ مراتب تاج

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

نیزانِ حسام ہندیش جانسوز خارا جوشنان۔ عمودِ ہفت جوشنش ہیکل ریز رویئن تنان

آتش شمشیر ۔ سنگ سخت خارا جوشنان و زرہ پوشندہ ۔ گرز ۔ بمعنی سخت ۔ صورت

بلادوردمان بمعنی بہادر آہنگ مانند تخت پا پوشیدہ باشند

کمندِ آسمان پیچش دام افگنِ فلک گردنان۔ خنجر زہر آبدارش دلگزای مخاصمان۔ پیکانِ

گردن کشان و بادشاہان بزرگ کہ از روئی مرتبہ با آسمان گردن بلند کردہ باشند ۔ دشمنان ۔ پیہلہ تر

سندانِ گذارشِ جان فرسائی مجادلان۔ دریائے جودش نمط شوی تردامنان ناسوت۔

آلائش دور کنندہ ۔ آلودگان یعنی گنہگاران ۔ ات لوک

ادرن ۔ خورندہ و سائیندہ ۔ دشمنان

نیسانِ عطایش گہر بخش غواصانِ لاہوت۔ یک سوارِ یکہ تازش سر افگنِ ہزاران ہزار دیو سر۔

ابر ماہ چیت ۔ ہستی بر ہلائے ۔ سچ کھنڈ

یک شعلۂ ہندی چرخبارش خرمن سوزِ کوراکور فلک فر۔ بہادرانِ ہژبر صولتش گیتی کشا۔

شمشیر ۔ عظمت ۔ شیر ببر ۔ عظمت ۔ بیشمار

سپاہیان فلک ہیبتش آہن فرسا۔ سنگھان موکب مظفرش آسمان شوکت

عظمت ۔ فتحمند ۔ فوج ۔ سائندہ

شیرانِ فوج منصور روش محیطِ عظمت۔ برانغار نصرت لوابش فوج شکن

فتحمند ۔ سمندر ۔ فوج دست راست ۔ تیغ ۔ نیزہ او

شیر افگنان انجم سپاہ۔ جرانغار ظفر رائیتش ہزیمت افگن ہژبر گیران آسمان

آنکہ سپاہ از خورد ستارہ ہا بیشمار باشد ۔ فوج دست چپ ۔ تیغ ۔ نیزہ او

بارگاہ پیش آہنگ فیروزی دمش جہان کشائندہ۔ غولِ فتح پرچمش دشمن

فوج میانہ ۔ مرشدی چادر کہ بر نیزہ افرازند ۔ فتح ۔ فوج پیشرو

کاہندہ شہسواران پس آہنگ والا ہیبتش بفتح و نصرت ہر زمان پیش رو۔

فوج پس پشت

هزبرانِ فوجِ جهانگیرش بفرخی و فیروزمندی هردم فتح گو۔ دیوانیانِ فرخ انبساطش
شیران
گلشن آرای چار باغ عصر حضوریان فیض انتسامش حدیقهٔ برائے شش گلشن دهر۔
زمانه باغ نقش
زمانه
عنصرِ فرخش ذات الکمالات ذات قدسش برتر از انقلابات۔ خاک قدمش کبریت مس
کیمیا گر کہ سرخ کند مس را زر کند جمع انقلاب یعنی تغیر و تبدیل و زوال
ذات اصل
هر وجود۔ خاشاکِ آستانش توتیای هر سعادت آمود۔ گرد آستانش تتق بندِ فیض و کرم
پرده ابر
مایدهٔ فیضِ عامش نوالخشِ عالم۔ مریدانِ درگاهش مقبلِ حق المنعام۔ نظر یافتگان خاصش واصل
نعمت دهنده
خوانچهٔ نعمت قوت
دادار الاکرام۔ خالصه والائش از پرستش دهر مرای متخلص۔ سنگت حق نوالش از مختصانِ
خاصان آنچه غیر حق پرستش کند دهر بهگت نامند خلاص
نام حق بزرگ
ایزدی اختص۔ خاکروبانِ آستانش را بر ملایک شرف۔ آستان بوسانِ بارگاهش را از بزر
زراعت یعنی خاص تر فرشتگان
جاوید قطف منظورانِ انظارش از ملک الموت امین مقبولانِ دربارش را بقای دایمی موطن مظهر
جای ظهور جای وطن همیشگی پیغم جم راجه پهل راکهے
کرامات عظمی مطرح الهامات کبری۔ ناصب الویهٔ سلطنتِ اعلیٰ۔ صاحب انوار کرامتِ اسنی
روشن تر بزرگی بزرگ جای انداختن جمع الهام آنچه از غیب در دل افتد بزرگ بلند کننده جمع لوا یعنی نیزه دستگو باشد
تاسیسِ قوانین نصفت و عدل تشییدِ براهین فیض و فضل۔ ممهد مهادِ جلالت و کرم۔
بزرگی گسترنده جمع مهد یعنی پنگهوارا دلیل ها محکم انصاف رسم ها محکم یعنی محکم کننده

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

منبعِ زلالِ ترحم و نعم۔ محیطِ عرفان و علم۔ عمانِ احسان و حلم۔ جلوس آرائے توحد در کثرت۔
چشمہ آب صاف رحمت کردن جمع نعمت سمندر شناختن حق سمندر بردباری جوگ
نظام افزائے تعلق در وحدت۔ دریائے موج خیز فتوت و صفا سحاب گہر بار مروت و حیا۔
سخاوت ابر بزرگی جوانمردی جوگ راج
شاہنشاہِ درویش القاب۔ درویشِ شاہنشاہ خطاب۔ چمن پیرای حدایق صورت و معنی۔
باغہا
گلشن آرائی ریاضِ صفوت و اصفا۔ محیطِ افضالش دائماً در جوش۔ زلالِ نقاش
یعنی سیدا او امرت سمندر بزرگی برگزیدگی
شیرین تر از زہر نوش۔ گہر بخش بے سرمایگانِ تہیدست۔ حیات افزای مردہ دلانِ جہان ہست۔
شیرینی
انہار عطائش بر دوام جاری۔ چشمہ سارِ سخائش مستدام ساری۔ پرورش نمای گلبن
جمع نہر یعنی جوئے آب ہمیشہ رواں جائے آب ہمیشہ جاری
زار حدائق آمال آفاق۔ رونق آرائے چمن سار شقایق چار باغ نہ طاق۔ اشجار نوالش
یعنی جائے گلہا گلہا چہار طرف یعنی نہ آسمان درخت بخشش او
باغہائے امیدہا زمانہ
ثمرہ بخشِ مرادات۔ ابشارِ فضائش چمن پرورِ متمنیات۔ دریائے جودش دائم موج خیز۔
بخشش او امیدہا جوئی رواں
میوہ
نیسانِ انعامش پیوستہ گہر ریز۔ توتیای غبارِ قدمش چشم افروزِ قدسیانِ عالم بالا۔
فرشتگان سرمہ ہمیشہ
ابر بہار
خاشاک سرای فرخش اکلیل کردیان ملاء اعلی۔ از شوارق وجود قدسش شام امید زمانیان
پاک او نورہا بلند عالم نزدیکی فرشتگان تاج مبارک او خانہ
بود او

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

روشنی پذیر از صبحِ رخشندہ رخش ظلمت کدۂ جہانیان ضیا گیر از جبینِ مبینش

یعنی رُخِ روشنِ او جائے تاریک روشنی پیشانی روشن تر

انوارِ لایزالِ رخشان۔ از جبہۂ والا تمکینش آثارِ عظمت و اجلال فروزان۔

حق روشن پیشانی بلند عظمتِ او

نظر یافتگانِ خاصش۔ ہمعنانِ دولت و اقبالِ جاوید۔ عقیدت

نزدیک

پروران درگاہش ہم آغوشِ ہر تمنّا و اُمید۔ سپاہِ منصورش

نزدیک آرزو فتح متداد

جاوداں ہمرکابِ ظفر۔ موکبِ مُظفّرش دائمان بخیطر۔ از سیمائے فرخندہ اش

ہمیشہ نزدیک فتح فوج فتحمند او ہمیشہ پیشانی

نیرِ اقبالِ تاباں۔ از فرقِ والائش فرِّ ذوالجلال نمایاں۔ نورِ بخشِ جمال

ستارہ بلند او عظمت حق روشن

صورت و معنی جسن افروز کمالِ دُنیا و عقبیٰ۔ نگینِ سلطنتِ جاوید بدستِ

عاقبت

اقبالش آراستہ۔ تاجِ ریاست دائمی از تارکِ دولتش پیراستہ۔

سرداری و بادشاہی

لوامعِ آثارِ فرخش جلوہ افروزِ دوراں۔ مواطعِ انوارِ ہمایونش تاریکی سوز

نورہا روشن کنندہ زمانہ نورہا

گیہان۔ رمحِ مصقولش جگرخائے خبیث باطنانِ بدگنش۔ تیغِ

عالم نیزہ یعنی روشن او طبیعت

مسلوش جاں ننگان سیہ درونانِ روبہ منش ۔ نامِ قدسش

طبیعت — برہنہ و روشن

دافعِ آفات وصفِ عالیش رافعِ مخافات ۔ قوت افزائے کرم

دُور کنندہ — خوفہا

شتافتگان شاہراہِ حقیقت ۔ خلوت پیرائے آرام گرفتگان

مسکنِ طریقت ۔ جاں دوزِ کفرانِ نعمتان حق ناشناس ۔ چہرہ افروز

منزل — راہِ حق

خدمت گذارانِ خبرت اقتباس ۔ پیشوائے حق طلبان فرخ

مبارک — دانش — دُور از نور گرفتن

مشرب ۔ منزل نمائے سرگشتگان فیافیِ تعب ۔ خانہ بر اندازِ خداع

مکر کنندگان — رنج — جمع فیفا یعنی جنگل — مذہب

منشان فتنہ سرشت ۔ ورق گردانِ سیہ باطنان تیرہ سرشت ۔

خلعت والائے دولتش بطرازِ خلود لقائے وایانی مطرا و مطرز ۔

آراستہ — آراستہ — ہمیشگی — بلند

قوائم سریرِ سلطنتش بارکانِ استمرار و استعلائے جاودانی مشیّد و

محکم — جمع قائم یعنی پایہ — ستون ہا — ہمیشگی — بلندی

معزز ۔ خرمنِ عمر و دولت مخالفانش سوختہ برقِ قہرِ ربانی ۔ غبارِ اذیال

دامن ہا — سرافراز

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

— وصیف و ثنائے

صمدانی - برہمن

موافقانش شست وشو یافتہ سرچشمۂ لطف

نامِ حق

قوافلِ مصاعب ومتاعب عسر - جلوہ افروز موارد و مطالع یسر

جمع قافلہ — رنجہا — رنجہا — تنگدستی — مکانہائے ورود — مکانہائے ظہور — فراخی وخوشی

شاہبازِ ہمت بلند پروازش لامکانی سیرِ چترِ فیض گسترش

سچ کھنڈ

سایہ بان افراز بالا و زیر - جولان اشہبش قاف تا قاف گرفتہ

تاخت — یعنی اسپ کشتِ او — مشرق تا مغرب

عظمتِ تیغش کران تا کران انتشار پذیرفتہ - مخالفانش ذمیم العاقبت

مشرق تا مغرب — مشہوری — دشمنانِ او — بد

طالبانش سعود العاقبت - رہ نوردِ فیافی طریق - قافلہ سالارِ سبل تحقیق

یعنی سبیل یعنی راہ — نیک — رہ روندہ — جنگل ہائے راہِ حق

مرحلہ پیمائے صحاریٔ وجدان - جلو ریز براریٔ عرفان - متصاعد ذروۂ

منزل روندہ — جمع صحرائے دریافتِ حق — جنگل — جمع بریتی جنگل — شناختِ حق — بالا روندہ

کمالِ دریافتِ ربوبیت - مرتقی مدارج قصواء ادراکِ الوہیت

حق تعالیٰ — حق تعالےٰ — مکان بالا روندہ — کمال دربرتر — دریافت

زیب و زینتِ جہانِ مروّت و مردمی - رونق پیرایۂ عالم ملائک و

فرشتگان — زیب

"آدمی دائم پیوستہ با حق ہمدم" مستدام و ہموارہ بظفر ہمقدم"

ہمیشہ — ہمیشہ — ہمیشہ — ہمیشہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

صاحبِ ووالیٔ خصائل برگزین۔ مقبول و منظورِ رب العالمین۔

صاحب نیکیہا برگزیدہ دو عالم

غالب و قادر بر تمام۔ مسجود و مطاعِ خاص و عام۔ مفضل و ملتفت و

کرم کنندہ کرم کنندہ کرم کنندہ آنکہ مردم اطاعت او کنند آنکہ مردم سجدہ کنندہ بود

مکرم۔ عطوف و رؤف و منعم۔ ناصر و منصور و مظفر۔ نصیر و فیروز مند و

کرم کنندہ کرم کنندہ بخشندہ نعمت دہندہ فتح دہندہ فتح یابندہ فتح یاب فتح کنندہ فتح یاب

نجستہ فر۔ صاحب و خداوندِ فرہنگ و رائے عالی۔ ولی و والیٔ خبرت و

مبارک عظمت صاحب دانش فکر صاحب صاحب دانش

کیاست متعالی۔ خرم انیسِ خلوت کدۂ ایزدی۔ ہمدم و جلیس نورانی

دانش ہم نشین جائے خلوت حق ہمنشین

سرائے صمدی۔ رمز شناس و غوامض کشائے حقایق خفائیت۔

حق تعالے خفی یعنی راز پوشیدہ

سرفراز و ممتاز دولتِ جاودانیت۔ داغ نہ سینہ جفا گستران

ظالمان ہمیشگی

کینہ پرور۔ ساحل نمائے سفینہ عمل پروران فیض گستر۔ راحم و رحیم و

دیاوان دیاوان کشتی بندہ برکنندہ

مترحم۔ ناعم و نعیم و منعیم۔ اسنیٰ و اعلیٰ و افضل۔ اقدس و

دیاوان نعمت بخشندہ نعمت بخشندہ روشن تر بلند بزرگ تر پاک تر

اطہر و اجزل۔ اشرف و احسن و انور۔ مقدس و معلّیٰ و مطہر۔

پاک تر بزرگ تر بزرگ روشن تر پاک بلند تر پاک کنندہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

جزیل و جمیل و اکرم ۔ جلیل و نبیل و اعظم ۔ افخم و معظم و عظیم

بزرگ خوشرو بزرگتر بزرگ بزرگ بزرگتر بزرگتر بزرگ بلند

احسن و مکرّم و قدیم ۔ فرخ و فیروز و فرخندہ ۔ باقی و پائیدار و پائندہ ۔

نیک تر بزرگ ہمیشہ مبارک فتح مند مبارک ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ

زیبا و محسن و خوشخو ۔ جوانمرد و سخی و فصیح گو ۔ غمہائے جہانبان را

زیب دہندہ خوشرو خوشگو

بشادی پیرایہ انجام دادہ ۔ آبلہ زدگان کلفت را مرہم آسائش نہادہ ۔

زیور ہندی چھالکا رنج

آشوبخانہ صورت را انتظام بخشیدہ ۔ تفرقہ زار معنی را

جائے پریشانی دنیا جائے پریشانی

بسلک جمعیت کشیدہ ۔ خرد را صاحب و انصاف را پدر مہربان

عقل

تمیز را دوست دانا و عدالت را پادشاہ حق نشان ۔ عطوفت را

حق از باطل جدا کردن ہندی ہوا

جوہر شناس خوردہ بین ۔ قدر دانی و رواج بخش خجستہ آئین ۔

دانشمند

صلح کل را ایلچی دانش نواز ۔ ظاہر را آرائش و باطن را طراز ۔ وجود فرخش شب دیجور

تاریک زیب پیوند کنندہ

تفرقہ را سحر جمعیت ۔ دولت فرخندہ اش شام اندوہ را صبح بہجت ۔ زمین را سکون و

پریشانی صبح غم خوشی آرام برقراری

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زمان را قیام۔ سیار را نور ثابت را آرام۔ جاہ را وقار و عزت را پیرایہ سلطنت

برقراری مراد از ستارہ گرد سیر کنندہ مراد از ستارہ ہا کہ یکجے ایستادہ اند

رازیب و عدل را سرمایہ۔ گیتی را اتساق و آفاق را انتظام

عالم پیوند در برقراری زمانہ پیوند در برقراری

دوران را ثبات و زمانہ را التیام۔ چشم اقبال را نور بینائی۔ فرق دولت را تاج

زمانہ برقراری

زیبای۔ فیض را آرائش و نصفت را اجمال۔ ظلم را تشویش و فتنہ را زوال۔

فتنہ را زوال دادہ پریشان کنندہ یعنی پریشان کنندہ زنندہ ظلم است خوبی

سپہر اجلال را ماہ تاباں و فلک عظمت را نیر اعظم۔ آسمان شوکت را مہر رخشاں

ستارہ یعنی آفتاب عظمت آفتاب روشن

آسمان بزرگی

وسمای فیض را کوکب افخم۔ جہان جود را چشم و چشم سخاوت را بصر۔ تخت

بینائی آسمان ستارہ یعنی آفتاب بزرگ تر سخاوت

کرامت را بادشاہ و اکلیل مکرمت را گہر۔ شمشیر جہان ستانی را آب و جوہر۔

بزرگی تاج

فرق جہانبانی را دیہیم و افسر۔ گنج خانۂ عالم کشائی را کلید اکبر۔ بازوی گیتی آرائی

تاج تاج تاج

راہیکل از ہر۔ گوہر حق پرستی را آب و صفا۔ یاقوت راست کیشی را رنگ و ضیا۔

جلا تو بزرگ روشن تر

معدن حق شناسی را گوہر والا۔ دریائے فیض بخشی را لولوء یکتا۔ جویبار راستی

مروارید بے مانند بزرگ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

راہبر و سرافراز چمنِ راز حقیقت را گلبنِ جاں نواز شخصِ انصاف را

وجود

قوّت و رخسارِ مرحمت را غازہ۔ جسمِ معنی را جان و جانِ حق بینی را روحِ تازہ۔

گلگونہ و زیب   تن   خوشی

نکتہ دانِ رموزِ کن فیکون۔ رمز شناسِ نکاتِ خفایا مضمون۔ جنانِ مروت

سخن داں   معنی آو اکار   یعنی سمجھانے باریک مضمون آنہا پوشیدہ است تمام آنہا را ے شناسندہ   جمع خفایا یعنی پوشیدہ   دل

راجان۔ جانِ فتوت را جنانِ عالم روح را شاہنشاہ۔ ملکِ باطن را

بہشت مراد از خوشی

والا دستگاہ۔ انسب و اصواب و اولیٰ۔ حنف و منف و عظمیٰ۔

بادشاہ   نیک تر   نیک تر   نیک تر   بزرگ   بزرگ   بزرگ

مسجودِ اشراف و اکابرِ زمان۔ مطاعِ سلاطین و خواتینِ دوران۔

سجدہ کردہ شدہ یعنی آنکہ عالم او را سجدہ می کنند   بزرگان   بزرگان   طاعت کردہ شدہ یعنی بادشاہاں تابعداری او کنند   جمع سلطان   جمع خاقان یعنی بادشاہ بزرگ

ممدوحِ اصفیا و اولیا۔ موصوفِ شرفا و حنفا۔ معرکۂ دیوبندی را

صفت کردہ شدہ   جمع صفی یعنی بزرگ   جمع ولی یعنی بزرگ   جمع شریف یعنی بزرگ   جمع حنیف یعنی بزرگ   میدان

شہسوارِ صف شکن۔ عرصۂ ہزبرگیری را فارسِ کوہ افگن۔ جولانِ

تاخت   میدان   شیر   شہسوار

مرد آزمائی یکہ تازہ آفاق ستان۔ میدانِ دشمن کاہی را سرافراز نصرت نشان۔

عالم گیرندہ

آستینِ والا منشی را طرازِ نگارینِ صحیفۂ حق آئینی را عنوانِ رنگین

سرنامہ   عالی طبع   زیب و نقش   خوش رنگ   کتاب

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

حدیقۂ عالم ستانی را گلبن جاوید بہار۔ دوحۂ کامرانی را ناردان دایم باردار۔

باغ　باغ　درخت انار

ریاحین صیانت را نضارت۔ ریاض امانت را طراوت۔ زلال حقیقت را

گلہا　راستی و عدل و مدد　تازگی　باغہا　تازگی　آب صفا

صفا۔ مشعل طریقت را سنا۔ بارگاہ شاہنشاہی بے زوال را تخت نشین۔

راہ حق　روشنی

سلطنت و جہانبانی بے انتقال را زینت و آئین۔ در محیط خونخوار سفینۂ

کشتی　بے زوال　دریائے بعید

ساحل رسان۔ در میدان کارزار زرہ شیر دمان۔ خاتم فیروزمندی را

کنارہ　جنگ　انگشتری

نگین کبریا۔ نگین بخت بلندی را نقش عالم آرا۔ ارکان جلالت را واسطۂ

وسیلہ　جمع رکن یعنی ستون　بندگی

ثبات۔ طوائف انام را وسیلۂ نجات۔ خلعت حق بینی را آستین

محکم　جمع طایفہ　خلق　بخشش

زیبا نگار۔ قامت حق آئینی را خلعت نادرہ کار۔ چشمۂ فیض را

عظمت　قد　(عظمت) خوبی　صفائی　زیور

زلال جان فزا۔ زلال فضل را پیرایۂ اصفا۔ انجمن بہجت و احتشام را

آب صافی

شمع نور افروز۔ شمع حشمت و شوکت را نور فیض گستر　دل

عظمت　عظمت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

دانش رضیا و باصرہ عقل کل را بصر کشور بینش را شہریار و جہان توحید
را سرور بحر سردین را کشتی سلامت۔ دیوار شفقت را
پشتی استقامت۔ عقد بختیاری را واسطہ۔ انتظام کامگاری را رابطہ۔
سقف جہانداری را ستون پائیدار۔ ملک شہریاری را خسرو نامدار۔
دائرہ یزدان پرستی را مرکز مدار۔ بنیان حق اندیشی را تشئید و استقرار۔
سرپنجہ دولتش بتائید ازلی مؤید۔ بازوی حشمتش با اعانت لم یزلی
متعضد۔ اساس حق آگاہی را تشئید۔ بنای گیتی پناہی را تاکید۔
چار دیواری عناصر را اساس و تقویت۔ ہفت گلشن اجرام را زیب و زینت
توقیر و وقار و تبجیل را احترام۔ تعظیم را افتخار و تکریم را احتشام۔ تجلیل را عزت
و تجزیل را اعتزاز۔ اقتدار را مفخرت و اعتبار را امتیاز۔ نونہال عدل را

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

درخت — میوہ — قطرہ ہائے باران

سایہ والا شجرۂ انصاف را ثمرۂ عظمیٰ چمن زار معنی را ابر فیض امطار

قلعے — حیوانات — گوگرد سرخ کہ از کیمیا شود

گلشن سرائے فیض را چمن گل بہار۔ از زیر وجود ناسوتیان را کبریت احمر

فرشتہا — سرمہ چشم — بزرگی

چشم جان ملکوتیاں را کحل البصر۔ بارگاہ حق پسندی را اجلال وعظمت۔

آرائش — فرمان — بے مانندی — سرنامہ

ایوان راست پیوندی را طاق دولت۔ مثال بے مثالی را طغرای زیبندہ۔

ولایت — باہمہ عظمت

قلمرو فرخ فالی را شہر یار فرخندہ۔ گل والا شکوہی را بوئے و رنگ تازہ فیروز

راستی — بسیار — یعنے باغبان — گلہا — فضل کردن — رحمت کردن

حق پژوہی را آب و رنگ بے اندازہ۔ گلدستہ بند شقایق تفضل و ترحم۔

لطف کردن — نعمت دادن — خوبی — پیشانی — راستی — خوبی

نادرہ پرواز نقوش تلطف و تنعم۔ جمال سیمائی صدق و صفا۔ صفائی چہرۂ

عقل — دانش — بنیاد

خرد و ذکا۔ بیخ برانداز ندۂ اساس جور و جفا۔ جان پرورندۂ ارباب اخلاص و وفا۔

جمع جائے جمع شدن — دو دریا — جائے طلوع شدن دو ستارہ مبارک — بخشندہ

مجمع بحرین جلال و جمال رب المتعال۔ مطلع نیرین فیض و افضال موہب

الفضال مشرق سعدین حق و ضیا۔ مجلای شارقین ولایت و ولا۔ جبہہ

فضل کنندہ — جائے برآمدن نور — دو ستارۂ مبارک — روشنی — جائے ظہور — دو آفتاب — بزرگی — بزرگی — پیشانی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

افروزِ دُوربینی - رُخ آرائی حق گزینی - زخمہ نوازِ اوتارِ جود و فضل - دستان

روشنی کنندہ — جمع وتر تار طنبورہ یا جمورہ آنچہ تارہائے آواز کنند — سرود کنندہ و دستان نوازندہ

زنِ قانونِ انصاف و عدل - از ریزشِ فیضِ وجود جہان پیر را از سرِ نوجوان

نام ساز — بخشش

ساختہ - از یُمنِ حق پرستی خاکیانِ پست قدر را فرقِ عزت بر لا مکان

برکت

افراختہ از آب باریِٔ افضال ریاضِ آمال عالمیان را برومند گردانیدہ -

بلند کردہ — باغہا — اُمیدہا

از تقویتِ دولت و اقبال وجود ناتوانان زمانیان را تنومند نمودہ - از دُور

بسیاری — مد

بخششِ عالمِ عشرت فراموش کردہ را آب رفتہ باز بجوئبار مُراد آوردہ -

از عمومِ فیضِ جہان پژمردہ را غمہائے دیرین از دل بیرون بُردہ - از میامن

برکت

فیض پروری خرابستان صورت را غبہرستان معنی آباد ساختہ - از برکاتِ

بسیاری — جائے نرگس

عدل گستری خارستان عسر را سنبلستان یسر شاد گردانیدہ - چراغِ زندگی

رنج و تنگدستی — جائے سنبل — خوشی و فراخی

و عمرِ جفا پیشگان کینہ سرشت را بصرصرِ غضب فروکشتہ - آتشِ کذب و دروغ

باد سخت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

اربابِ ریا از دریای صدق و صفائش فرو نشسته۔ غبارِ آلودهٔ تهیدستی

و افلاس را از ریاضِ دلها بر افشانده۔ گلبنِ جمعیت و کامرانی در گلشنِ گیتی

باغها — باغِ عالم

بنشانده۔ مقدسانِ علوی در مدحتش چون سوسن سراسر زبان گردیده۔

پاکان — بلند یعنی فرشتگان — صفتِ او — مانند

علویانِ قدسی در توصیفش چون بلبل بر گلزار نوای نادر بر کشیده۔ مقبلانِ حضرت

درگاه — بلندان — پاک — صفت کردن — مانند — آواز

قدس چون نرگس دیده بر پایش دوخته۔ مقربانِ محفلِ انس در هوای

آرزو — پاک یعنی حق — الفتِ حق — مجلس — نزدیکان

عشقش چون لاله داغ بر دل سوخته۔ نظر پروران ازل در ثنائش چون طوطی

حق — صفتِ او

دستان خوش نواخته۔ فیض پذیرانِ ابد در شوقِ دیدارش چون پروانه

آواز — حق

بر شمع گداخته۔ نور پروردهای ایزدی در مجمعِ وصفش چون طاؤس در باغ

هنس مور

بجلوه در آمده۔ پی بردهای منزلِ سرمدی در سماعِ مدحش چون نورِ چراغ

واقفان — مکان — حق — سرود — صفتِ او

دل افروخته۔ مقبولِ درگاهِ حق السبحان۔ منظورِ انظارِ راحم الرحمن محبوبِ حضرت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

رحیم المنان۔ مخصوصِ بارگاہِ نعیم الدیان۔ مطلعِ خاص کردہائے دادارِ یزدان۔

منت نہندہ دیانت دار طاعت کردہ شدہ نام

موصوف سرافراختہائے مہیمن الحنان۔ عمیم الفیض کثیر الاحسان۔ متمول الفضل

صفت کردہ شدہ نام حق خوشگوا بسیار بسیار بسیار

موفور الامتنان۔ افتخار بخشِ خاکساران۔ اعتبار افزای بی اعتباران۔

بسیار

گردن افرازِ طاعت گزینان۔ جان نوازِ سداد آئینان۔ سرشکن دیوسران۔

راستی

گردن زنِ سرکشان۔ قدردانِ قیصرسان۔ مہربانِ کرامت فشان۔ نزدیک تر

ارادت پذیران۔ جاں پرورِ فتراک گیران۔ رہنمائے گمراہان۔ جاں فزائے

کمچہ اسپ

مداحان۔ موفق خدمت گذاران۔ موید جانسپاران۔ پذیرندۂ راستان۔

توفیق دہندہ یاری دہندہ

سوزندۂ کاذبان۔ نوازندۂ عاجزان۔ دستگیرندۂ بیکسان۔ کارکشائے سخت

درماندگان۔ عجز پذیرائے ازہر درراندگان۔ امان پناہندگان۔ ضمانِ پرستندگان

فدامن

کامدہ ناکامان۔ سرانجام بخش بے سرانجامان۔ مقارنِ ستائندگان۔ معاونِ

نزدیک دامنفان یاور

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بندگان - گره کشای سخت بستگان - انتظام بخشنده از ہم گسستگان -

یاور بے یاوران - سرورِ سروران - داقی وفاکاران - کافی صداقت شعاران - معین

نیائشگران - قرینِ تفرعِ گستران - نامش پاکساز جسم و جان - و صفش

برتر از بیانِ ہر زبان - رخشانندۂ ظلمتیان - افشارندۂ سنگدلان - عصار ظالمان -

غفار مذنبان - جبارِ ستمگاران - خائرِ خیر کاران - عذر پذیرِ مجرمان - ہم درویش -

وہم سلطان مطاعِ نام آوران - مسجودِ عالی مغفران - اکلیل آرای تاجداران سریر

آرای شہر یاران ظلمت زدای ناسوتیان - مشعل افروز ملکوتیان - علم دار لاہوتیان -

چہرہ نگار ہاہوتیان - کارگذار کار آگاہان - عزیزِ دار حقیقت پناہان - توان بخشِ

ناتوانان - سامان دہِ بے سامانان دستگیر افتادگان - بشیر آزادگان

شفائے رنجوران - تمنائے مہجوران - چارہ کار بیچارگان - یاورِ غمخوار آوارگان

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

سیریٔ گرسنگان۔ دلیریٔ تہمتنان۔ جبیرِ شکستگان۔ ظہیرِ خستگان۔ سر اندازِ

قوت بخش   مرہم بند   بہادراں

نخوت فروشاں۔ گردن افرازِ خدکوشاں۔ ابتسامِ بہارِ خجستہ اقبالان۔

بختاں   نیک   شگفتگی یعنی شگفانندہ   یعنی مغروراں

اہتزازِ گلزارِ فرخ فالان۔ دیدہ بردوزِ افراہ پسندان۔ خانمان سوزِ کبر پویان

مغروراں   نیک بختاں   غرور تکبر   شگفتگی

آگاہی آگاہ دلان۔ رہنمائے راہِ روان۔ قائدِ برگشتہ راہان۔ رہبرِ حق آگاہان۔

رہبر   خبرداری

مقتسرِ منکسران۔ معاونِ افگندہ سران۔ دلدارِ دلداگان۔ ایزِ خاک

ہمراہ حمد   عاجزان   مددکنندہ   عاجزاں

بردار افتادگان۔ میمونیٔ بخت بلندان۔ خجستگیٔ اقبالمندان۔ آراستگیٔ

نیک بختی نیک بختاں

آراستگان۔ پیراستگیٔ پیراستگان۔ استسقا و بلند اختران۔ اعتزازِ

بزرگی   نیک بخت

عالی افسران۔ ہشیاریٔ ہشیار خراناں۔ عطر آمیزِ عنبر مشامان۔ تربیتِ

یعنی آموزندہ   خوش مغزاں   خوشبو بخش   خبرداران   یعنی آنہاکہ تاج بلند دارند تاج بلندی از دریافتہ

حداقت انتساماں۔ تقیتِ حقیقت انتظامان۔ تقویتِ خرد کامان۔

داناياں   قوت دادن یعنی قوت دہندہ   یعنی آنہاکہ دانا اند۔ جمع ابتسام دانائی از دریافتہ اند   یعنی نقش   پاکی یعنی پاک کنندہ

تہنیتِ فرخ پیامان۔ قدردانِ کار شناسان۔ نشاط انگیزِ خبرت اقتباسان

جمع اقتباس زنماز نور فکر مقتی   دانش

خوشخبری   خوشخبر دہندگان

گرہ کشائی بستہ کاران۔ آرام بخش بیقراران۔ رہنمائے سرگشتگان۔

جمعیت دہ آشفتگان۔ دانائی بخش نادانان۔ تسکین دہ حیرانان۔ تریاق

زہر مہرہ　آرام دادن　پریشاناں

مسمومان۔ نوش مجروحان۔ خیرت ہوشمندان۔ درجیت پایہ بلندان۔

زہر خوردگان　نام دارو　ریش زدگان　دانش یعنی دانش بخش　مرتبہ یعنی مرتبہ بخش

گوشمال ہرزہ درایان۔ سرتاب انانیت ارایان۔ دست پیچ ہرزہ کوشان

بیکاراں　یعنی گردن زنندہ　تکبر و خودی　بیہودہ گویاں

صاعقہ بار حق پوشان۔ مردانہ مردانگان۔ فرزانۂ فرزانگان۔ یگانۂ یگانگان۔

دانا

ہندی بجلی

مستانۂ مستانگان۔ سرداری بخش سرداران۔ جان نواز جانسپاران۔ کار

کشائے بستہ کاران۔ مسند آرای عالی مقداران۔ راحت راستبازان

خوشی یعنی خوش کنندہ

سامان بے سروسازان۔ نوازندۂ خاکساران۔ گدازندۂ ستمگاران۔

پروبال شکستہ بالان۔ جمعیت برگشتہ حالان۔ نجات بخش پائے درگل

قوت بازو　خلاصی

ماندگان۔ موفق دست از دنیا افشاندگان۔ نیاہب خوش خویان۔

توفیق دہندہ　بزرگی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

نزاہتِ فصیح گویان۔ رشدِ عالی نژادان۔ فیضِ والا موادان۔

پاکیزگی — خوش گویان — سعادتمندی بلند اصلان — بلند اصلان

فطنتِ والا فطرتان۔ فطرتِ عالی فطنتان۔ امور ناکِ آموزگان علم آموزِ خبرداران

دانش — بلند اقبال — دانش بلند طبعان — اوستاد — اوستادان

صفرادہ مایہ نسادان۔ اصفا بخشِ خیر نہادان۔ غوغمایِ حق طلبان

تام زحمت کہ دور سردہر رنج مے دہد یعنی مفسدان را — بزرگی

القائے حقیقت مشربان۔ بضاعتِ بی بضاعتان۔ استطاعتِ کم استطاعتان

پائیداری آنہا کہ مذہب حقیقت دارند — رخت وسامان یعنی سامان بخشندہ مفلسان — قوت — ناداران

محرمیت محرمان۔ غفرانِ مجرمان۔ ہمدمِ ہمدمان۔ پایہ شکن عبد الطبعان۔

آنہا کہ مطیع نفس اند — خبرداری یعنی آنہا کہ محرم وواقف — بخشش گنہگاران

سرمایہ بخشِ عبد الہمتان۔ حلہ طرازِ والا ہمتان۔ مقتدایِ پیشوایان۔

آنہا کہ بندۂ ہمت اند — خلعت بخشندہ بلند ہمتان — پیشوائے

پیشوائیِ راست راہان۔ مملکت بخشِ عالم ستان۔ شہنشاہِ بادشاہ نشان۔

دارائی کون و مکان۔ داورِ زمین و زمان۔ تشویر افزائی فاسد مزاجان۔ جگر خائی

بادشاہ — حاکم — غم — بدذاتان — خونخوار

بغض موادان۔ حیاتِ زندہ دلان۔ مباہاتِ ارادت پروران۔ دور بینی ژرف نگاہان

تیز بینندہا — زندگی — بزرگی — یعنی دانایان باریک بین دوربین — نظر

تائیدِ صداقت انتباہان۔ دانش آموزِ اصابت پذیران۔ خاطر افروزِ روشن ضمیران

از وحاصل کردہ اند — مدد یعنی مددکنندہ — راستان — پیوند — دانانے — آراستگی و راستی — دل — دل

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

سخن بخش سخن آرایان ۔ خبرت آرای لطافت سرایان ۔ خرد صواب اندیشان ۔ مرہم

راز ۔ دانش ۔ خوش گویان ۔ عقل یعنی عقل بخشندہ

سینہ ریشاں ۔ پوست برکشندہ سباع سیرتاں ۔ گردن زنندہ بہائم سیرتان ۔

جمع بہیمہ یعنی چارپایہ ۔ بدخویاں ۔ جمع سبع یعنی گرگ ۔ مردم آزاران

رہنمائے سرگرداناں ۔ جمعیت افزای حیرانان ۔ جگرسوز تیرہ رایاں ۔ ادب آموز سرکشی

بلا ندیشاں

کرایان ۔ نیکوئی بخش نیک سگالان ۔ زہرہ شگاف بدخیالان ۔ قسط آرای نکتہ

ترازو یعنی قدرشناس ۔ صاحبان سخن ۔ ہندی پتا ۔ خیر خواہاں

سنجاں ۔ دلکشائی فطنت انجاں ۔ شوکت آرائی فرماں روایان ۔ شکوہ

عظمت ۔ عظمت بخشش ۔ دانش

افزائی کشور کشایاں ۔ فرّہ والا شکوہان ۔ تجلیل حق پژوہان ۔ جاں گداز ریاکاران ۔

مکر و حیلہ ۔ جویاں ۔ بزرگی ۔ عظمت

دل افروز راستی وثاران ۔ فتاح ابواب بخشش و فیضان ۔ سیار گدائی عرش

جنگل ۔ سیر کنندہ ۔ جمع فیض ۔ درہا ۔ کت ائندہ ۔ یعنی لباس

ولامکان ۔ معرفت دہ اہل عرفان ۔ یقین بخش ارباب ایقان ۔ مفخرت خاکیان ۔

بزرگی یعنی بزرگی بخشندہ ۔ یقین ۔ معرفت ۔ شناخت حق

عزت ظلمانیاں ۔ اردای تفیدگاں ۔ انتظام ازہم بریدگان ۔ والا صفا عالی

جنت یعنی نیکی ۔ پرندہ ۔ تشنہ لباں

ملکات ۔ مصدر الحسنات ۔ مظہر العطیات ۔ منبع الفیوضات ۔ مہبط التجلیات ۔

بزرگی یعنی تا ریکیلاں را طفیل او ۔ بزرگی حاصل شدہ

جمع تجلی یعنی نورہا ۔ جائے درود آمدن ۔ فیضہا ۔ چشمہ ۔ جمع عطیہ یعنی بخشش ۔ جائے ظہور ۔ جائے ورود

جمع ملکہ یعنی دنیا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

مطلع الاشعات ۔ مطرح شوارقات ۔ فائض البرکات ۔ کاشف الخفیات ۔

جائے ظہور نورہا ۔ جائے انداختن نورہا ۔ فیض بخش ۔ جمع برکت ۔ ظاہر کنندہ ۔ جمع خفیہ یعنی رازہا

غفار المعصیات ۔ غفران العاصیات ۔ واہب المغتنمات ۔ واجب التعظیمات

بخشندہ ۔ جمع معصیت یعنی گناہا ۔ بخشش ۔ جمع عاصی یعنی گنہگار ۔ بخشندہ یعنی عطا کنندہ ۔ دولت جمع مغتنم یعنی ۔ لائق ۔ جمع تعظیم یعنی بزرگی

راحم المرحومات ۔ کارم المعصومات ۔ مطاع الکائنات ۔ شفیق الممکنات

رحم کنندہ ۔ جمع مرحوم از ہر دو رانندہ ۔ کرم کنندہ ۔ جمع معصوم یعنی پاک ۔ طاعت کردہ شدہ ۔ موجودات ۔ کرم کنندہ ۔ موجودات

فتاح المشکلات ۔ ارتیاح المالومات ۔ انشراح الماثومات ۔ انفراح الملہوفات ۔

کشائندہ ۔ خوشی یعنی راحت دہندہ ۔ جمع مالوم یعنی رنجور ۔ خوشی یعنی خلاصی کنندہ ۔ جمع ماثم یعنی گنہگار ۔ خوشی یعنی فرحت دہندہ ۔ ملہوف یعنی ستم رسیدہ دل سوختہ

ابتہاج المظلومات ۔ رائض الحرونات ۔ قاید المضلولات ۔ ناظم المنظومات ۔

خوشی ۔ جمع مظلوم یعنی ستم رسیدہ ۔ ریاض(?) ۔ جمع حرون یعنی سرکش ۔ رہبر ۔ جمع مضلول یعنی گمراہ

ناشر المنشورات ۔ کثیر الاشفاقات ۔ موفور المراحمات ۔ عمیم التفضلات ۔

نشر کنندہ ۔ بسیار مہربانیاں ۔ بسیار ۔ جمع الجمع مراحم برحمت مفرد یعنی مہربانی ۔ بسیار ۔ مہربانیاں

شموم التفقدات ۔ کریم الشمائلات ۔ عموم الجزایلات ۔ سابق الانعامات ۔

بسیار است مہربانیان او ۔ بزرگ است ۔ جمع شمائل شمیلہ مفرد یعنی خصلت ۔ خصلت ہائے او ۔ بسیار ۔ جمع جزائل جزیلہ مفرد یعنی بخشش ۔ پیشتر است ۔ بخشش ہا

صاحب الاکرامات ۔ لامع الانوارات ۔ ساطع الاشراقات ۔ جبیر المجروحات ۔

جمع اکرام یعنی بخشش ۔ نور تابندہ یعنی نورہائے او درخشان(?) ۔ روشن شوندہ ۔ جمع اشراق ۔ مرہم نہندہ ۔ جمع مجروح یعنی زخم رسیدہ

رحیق المنکوبات ۔ فاتح العقایدات ۔ کشاف الغوامضات ۔ جامع الکرامات ۔

قوت بخشندہ ۔ رنجوری زدہ ۔ جمع منکوب یعنی ۔ کشائندہ ۔ جمع عقاید عقدہ مفرد یعنی گرہ ۔ ظاہر کنندہ ۔ جمع غوامض غامضہ مفرد یعنی راز پوشیدہ ۔ گرد آرندہ بزرگیہا

مجمع المحامدات ۔ راح المحزونات ۔ ریاح المسقومات ۔ علیہ المقامات

جائے جمع ۔ جمع حامد حمیدہ یعنی بزرگی ۔ خوشی بخشندہ ۔ جمع محزون یعنی غمگین ۔ خوشی ۔ جمع مسقوم یعنی غمزدہ ۔ بلند ۔ مقام ہائے او

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

سینہ الکرامات ۔ وفور المامدات ۔ غفور الجرایات ۔ غفرت المذنوبات ۔

روشن است بزرگیہاے او بسیارست بزرگیہاے او بخشندہ جمع جرائم جرم مفرد بخشش جمع مذنوب یعنی گنہگار

رحمت المحرومات ۔ حارق المنکرات ۔ واصل المعترفات ۔ نائر المتکبرات ۔

بخشش جمع مجرم یعنی گنہگار سوزندہ جمع منکر یعنی بے اعتبار رسیدہ جمع معترف یعنی اقرار کنندہ سوزندہ جمع متکبر

باردالنایرات ۔ زینت الارایکات ۔ نقی الصحایفات ۔ روح الارواحات ۔ زریح الاجسامات

سرد کنندہ جمع نایرہ یعنی آتش زیب ارایک جمع ارایکہ مفرد یعنی تخت برگزیدہ صحائف جمع صحیفہ مفرد یعنی کتاب جان جمع ارواح روح مفرد بخشندہ باد یعنی آرام اجسام جمع جسم مفرد یعنی تن

شرف المنقادات ۔ افتخار الساجدات ۔ شافی المعلولات ۔ جابر المخذولات ۔

بزرگی بخشندہ جمع منقاد یعنی مطیع فرمانبردار بزرگی بخشندہ جمع ساجد یعنی سجدہ کنندہ صحت بخشندہ جمع معلول یعنی رنجور غضب کنندہ جمع مخذول یعنی ذلیل خوار

مستجیب المقتضیات ۔ کافی المہمات ۔ وافی المعتصمات ۔ انصرام المدعیات

قبول کنندہ و سرانجام بخشندہ جمع مقتضی یعنی آرزو بس است کارہائے او بسیارست جمع معتصم یعنی دست بدامن زنندہ دست بدامن زنندگان را سرانجام کنندہ جمع مدعا یعنی مطلب

انجاح المقاصدات ۔ مؤید المتضرعات ۔ موفق المخیرات ۔ نظیم المتفرقات

رواکنندہ مطلب ہا مددکنندہ جمع متضرع یعنی عاجزی کنندہ توفیق دہندہ جمع مخیر یعنی نیکوکار پیوند دہندہ جمع متفرق یعنی جدا شدہ

جلیس المنزویات ۔ انیس المرتاضات ۔ نضارت المتعطشات ۔ طراوت المحروق

ہم نشین جمع منزوی یعنی گوشہ نشین ہم نشین و ہمراہ جمع مرتاض یعنی بندگی کنندہ طراوت و سیرابی جمع متعطش یعنی تشنہ لب سیرابی جمع محروق سوختہ و تفتہ شدہ

عشرت الخائفات ۔ فرحت المضطربات ۔ راحت المنہمکات ۔ بہجت المفصلات

خوش کنندہ جمع خائف خوش کنندہ جمع مضطرب یعنی پریشان خوشی جمع منہمک یعنی فرو رفتہ در بلائے یعنی آنہا کہ در بلائے ... خوشی جمع مفصل ... [illegible]

دفاع البلیات ۔ رفاع المخاطرات ۔ دفیع التوہمات ۔ سمیع الملتمسات

دورکنندہ جمع بلیہ یعنی بلا دورکنندہ جمع مخاطرہ یعنی ترس دورکنندہ جمع توہم یعنی اندیشہ و خیال بیجا شنوندہ التماس

قطیع النکبات ۔ رفیع الدرجات ۔ خجستہ آیات ۔ فرخندہ سمات ۔

دورکنندہ جمع نکبت یعنی رنج بلند بلند است مرتبہ ہاے او جمع درجہ یعنی مرتبہ مبارک نشان ہا مبارک نشان ہا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

علّام المخبرات ۔ فہام المأخذات ۔ مالک الکلیات ۔ فاہم الجزویات ۔

خبر دہندہ خبرہا فہمندہ عقل یعنی سخن باریک کہ بعقل تواند دریافت جمع مأخذ یعنی عاجز شدن صاحب جمع کلی یعنی تمام دانندہ جمع جزو

نور البصائرات ۔ ابتسام الضمائرات ۔ ساتر العیوبات ۔ غافر الذنوبات

روشنی چشم ہا شگفتگی دلہا جمع الجمع ضمائر جمع ضمیر مفرد پوشندہ جمع الجمع عیوب جمع عیب مفرد بخشندہ جمع ذنوب ذنب مفرد یعنی گناہ

قامع الاشرارات ۔ غاضب الفجارات ۔ غیاث المستغیثات ۔ قالع الحسادات

بیخ برکنندہ ۔ جمع الجمع ۔ اشرار جمع شریر مفرد یعنی بدذات و بدخو غضب کنندہ زناکنندگان فریادرس جمع مستغیث یعنی فریاد کنندہ از بیخ برآرندہ حاسدہا

انبساط المہجورات ۔ نشاط المفروقات ۔ ندیم الاصافیات ۔ قسیم المخازنات

خوشی یعنی وصال جمع مہجور یعنی فراق زدہ خوشی جمع مفروق یعنی فراق زدہ ہم نشیں جمع الجمع اصافی اصفیٰ مفرد یعنی بزرگ تر قسمت کنندہ جمع الجمع مخازن جمع مخزن مفرد یعنی خزانہ بخشندہ بر عالم

موصوف الملائکات ۔ مسجود القدوسیات ۔ وہیب الرحمات ۔ ولی الوہابات

صفت کردہ شدہ جمع الجمع ملائک جمع ملک مفرد یعنی فرشتہ سجدہ کردہ شدہ جمع قدوس یعنی فرشتہ بخشندہ جمع رحمت یعنی بخشش صاحب جمع وہب یعنی بخشش

اعلی تصاریفات ۔ عظمیٰ اقتدارات ۔ نادر الاعجازات ۔ معمار المخروبات

بلند جمع الجمع تصاریف تصرف مفرد یعنی دستگاہ ۔ معجزہ بلند قدرت عجائب معجزہ ہائے او عمارت کنندہ جمع مخروب یعنی ویران

طراوت الجافات ۔ مجیب المتمنیات ۔ قاتل الموزیات ۔ خارب الظالمات

سیرابی ۔ جمع جاف یعنی خرشک قبول کنندہ جمع متمنا یعنی آرزو و امید قتل کنندہ جمع موزی یعنی موذی و ظالم خراب کنندہ ۔ جمع ظالم

قاطع الاسقامات ۔ دافع الالامات ۔ غریب التصرفات ۔ عام الافضالات

دور کنندہ جمع الجمع اسقام جمع سقم مفرد یعنی رنج دور کنندہ ۔ جمع الجمع آلام جمع الم مفرد یعنی رنج نادر جمع تصرف یعنی دستگاہ و معجزہ بسیار جمع الجمع افضال جمع فضل مفرد

موفر الالطافات ۔ توفیق الخیرات ۔ تائید البرات ۔ شرح الصدورات ۔ انجاح الامورات

بسیار ۔ لطف ہا و مہربانیاں جمع خیر یعنی نیکی مدد جمع بر یعنی نیکی خوشی جمع الجمع صدور جمع صدر مفرد یعنی سینہ روائی کارہا

ضیاء الوجہات ۔ سنا القلوبات ۔ ناسخ التاویلات ۔ نساخ التسویلات

روشنی جمع وجہ یعنی رو یعنی از ہر کجا باشد روئے عالم روشن شود روشنی ۔ جمع الجمع قلوب جمع قلب یعنی دل مفرد بے رواج کنندہ جمع تاویل یعنی سخن دراز ہا بے رواج کنندہ جمع تسویل یعنی سخن ناراست

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

مصنف التصانیف القدسیات ۔ جامع النکات الحقائقات ۔ عالی مدارجات

تصنیف کنندہ تصنیف میکند ۔ جمع کتابہائے پاک ۔ جمع قدس یعنی پاک ۔ جمع کنندہ ۔ جمع نکتہ یعنی سخن باریک ۔ جمع الجمع حقائق جمع حقیقت مفرد یعنی ذات حق ۔ بلند است مراتب او

متعالی المنازلات ۔ راحلۃ المراحلات ۔ مرحلۃ المالکات ۔ مہذب الشمائلات ۔ قدسی

بلند ۔ جمع الجمع منازل جمع منزل مفرد یعنی مرتبہ ۔ ترشراہ یعنی منزل راہ ۔ جمع الجمع مراحل جمع مرحلہ مفرد منزل ۔ راہ ہا ۔ ملکہ مفرد یعنی ہر کہ بحق است آخر منزل او رسیدہ است ۔ پاکیزہ ۔ خصلت شیمہ مفرد ۔ پاک

الفضائلات ۔ کامل الکمالیات ۔ اکمل الجلالیات ۔ طاق السفائینات ۔ زین المدانیات

جمع الجمع فضائل جمع فضیلت مفرد یعنی بزرگی ۔ بر تمام اسم کمالہائے او ۔ کامل ۔ بزرگیہا ۔ خوشی ۔ کشتی ۔ جمع الجمع سفائن جمع سفینہ مفرد یعنی سفینہ ۔ زیب دہندہ ۔ جمع الجمع مدائن جمع مدینہ مفرد یعنی شہرہا

منبع المناقبات ۔ اول الاوائلات ۔ قدیم التقدمات ۔ مہب النسایمات

بلند ۔ بزرگیہا ۔ اول و ہمیشہ ۔ یعنی ہر کسے کہ اول پیدا شدہ ستگو ازو اول است ۔ پیشتر ہا ۔ جائے وزیدن باد ۔ بادہائی خوشبو

مصب الروائحات ۔ معدن الترحمات ۔ محیط التفضیلات ۔ ریاض الفوادات

جائے وزیدن باد ۔ رائح مفرد یعنی باد خوش ۔ جمع الجمع روائح جمع ۔ کان ۔ جمع رحم یعنی بخشش ۔ سمندر ۔ جمع تفضیل یعنی بخشش ۔ باغ یعنی خوشی ۔ جمع فواد یعنی دل

فتح الجنات ۔ غریب البدائعات ۔ بدایع الشواہدات ۔ قبل الماقبلات

کشادگی جمع جنان باغ یعنی بہشت ۔ دروازہ بہشت کشادہ میکوند ۔ جمع بدائع ۔ بدیع مفرد ۔ یعنی کارہائے او نادر اند ۔ عجائب روشنی ۔ یعنی پیش است ستگو ۔ پیداشدہ ۔ آنہا کہ پیشتر اند یعنی از ہمہ اول ستگو ۔ پیداشدہ

بعد المابعدات ۔ متوالی التوالات ۔ متواتر الفضالات ۔ خضرت الجافات

آخر است از آنہا کہ آخر اند ۔ پے در پے ۔ جمع نوال یعنی بخشش ۔ پے در پے ۔ بخشش ہا ۔ سبزی ۔ جمع جاف یعنی خشک

تعمیر المنہدمات ۔ رائحہ البخورات ۔ فائحہ السرورات ۔ مشتمل الدجیات

آبادی ۔ جمع منہدم ۔ بادِ خوشبو ۔ جمع بخور یعنی خوشبوہا ۔ باد خوشبو ۔ خوشی ہا ۔ روشنی ۔ جمع دجی یعنی تاریکی

شمع الظلمات ۔ حرز الزنہارات ۔ فخر الافتخارات ۔ قطاع المسافات

روشنی ۔ تاریکی ۔ پناہ ۔ جمع زنہار یعنی پناہ خواہندہ ۔ قطع کنندہ ۔ جمع مسافت یعنی راہ دور یعنی از برکت نام او راہ ہائے دور و دراز آسان شود

انجام المشتاقات ۔ اجتماع المعشرات ۔ مقتدای المقبلات ۔ نجات الغرقیات

جمع الجمع مشتاق جمع مشتاقت یعنی رنج ۔ جمع شدن یعنی جمع کنندہ ۔ جمع معشر یعنی گروہ ۔ یعنی گروہ عالم را جمع کنندہ ۔ پیشوا ۔ جمع مقبل یعنی قبول کردہ ۔ خلاصی ۔ جمع غریق یعنی غرق شدہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تخلیص الحریقات ۔ ذوالاکرام والاجلات ۔ ذی الانعام والسالات ۔ وارث الاملاکات ۔

خلاص ۔ جمع حریق یعنی از سوختگان ، دوزخ را خلاص میکند از دوزخ برارد ۔ صاحب بخشش ۔ بزرگیہا ۔ صاحب ۔ جمع بسالت یعنی عظمت و بہادری ۔ خاوند یعنی ہر ملک را خاوند است ۔ املاک جمع ۔ ملک مفرد

قامع الاجلافات ۔ وکیل المحتاجات بموکل المعاملات ۔ تاکید الموکدات ۔

از بیخ برآرندہ ۔ جلف مفرد اجلاف جمع کمینہ و ظالم ۔ کارساز ۔ جمع محتاج ۔ کارفرما ۔ کارہا ۔ محکم ۔ جمع موکد یعنی محکم

تشئید المشیدات قیام الارضات ۔ والسماوات ۔ ثبات العرشات ۔

محکم ۔ محکم ہا ۔ استادگی ۔ جمع ارض یعنی زمین ۔ جمع سما یعنی آسمان ۔ استادگی ۔ جمع عرش
یعنی آسمانہا و زمین را طفیل او قائم اند و عرشی و کرسی ہا ہمہ از او قائم

والکرسیات ۔ ہدایت الغادیات ۔ مفرح الصابرات ۔ مفتاح المعاقدات ۔

جمع کرسی ۔ رہنمائی ۔ جمع غادی یعنی گمراہ ۔ خوش کنندہ ۔ جمع صابر یعنی صبر کنندہ ۔ کشایندہ گرہ ہا

شکرالابصارات ۔ مراح الاضطرارات ۔ ینبوع العذبات ۔ عذوبت الینبوعات ۔

جمع ینبوع یعنی چشمہ ۔ جمع عذب یعنی آب شیریں ۔ و جانفزا ۔ چشمہ ۔ رنج ہا ۔ خوشی
یعنی برکت نام خوش چشمہ ہا مست حق مے خورند

مختص المذاہبات ۔ خلوص المشاربات ۔ نظام التنسیقات نسق التنظیمات

خاص کردہ شدہ ۔ یعنی ہر مذہب و ملت را خاص کردہ ۔ جمع مذاہب مذہب مفرد ۔ برگزیدہ ۔ یعنی مذہب یعنی از ہر مذہب برگزیدہ است ۔ شرب مفرد جمع مشارب ۔ پیوند یعنی محکم ۔ پیوند ہا ۔ محکم اند ۔ محکم ۔ پیوند ہائے عالم را

اجمال المفصلات ۔ تفضیل المجلات ۔ کنزالکنوزات ۔ مخزن المخازنات ۔

گنج جمع کنوز ۔ کنز مفرد یعنی گنج ۔ گنج ۔ گنجہا

مقصد التبلیغات متصف الاعاشرات بمقصود الرابعات ۔ برگزین ازثلثات ۔

مجمل یعنی چوں سے طاعت ادرا
مطلب ۔ صفت کردہ شدہ ۔ جمع الجمع اعاشر ۔ عشر مفرد یعنی دہ از چار ۔ مطلب حاصل ۔ جمع رابع یعنی چار سیدہ ۔ خاص تر ۔ جمع ثلث یعنی ۔ مراد از برگزیدہ

برترین ازسدسیات ۔ انفصال المناظرات بسط المضایقات ۔ زلال المحرورات

مطلب ۔ پیغام ہا ۔ جمع محرور یعنی آب صاف سوختہ و تشنہ
برتر ۔ جمع سدس یعنی سدس ستر ۔ سدس گویند دوسدس دوشش ۔ مفصل کنندہ ۔ جمع مناظرہ یعنی گفتگو و جھگڑا مذہب ۔ کشادی ۔ تنگی ہا

سحاب المبرقات مسجود الہندیات ۔ والترکیات والشرقیات والغربیات

ابر ۔ جمع مبرق یعنی سوختہ و تشنہ شدہ ۔ سجدہ کردہ شدہ ۔ جمع ہندی ۔ جمع ترکی ۔ جمع شرقی ۔ جمع غربی

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

مطالع الشمایلات ـ والجنوبیات والتحیات وفوالفوقیات ـ طرقة المشاہدات

طالع کردہ شدہ جمع شمال یعنی طرف اوتر جمع جنوبی طرف دکھن زیر زمین پاتال باسی جمع تحتی یعنی باشندگان عالم بالا ـ سرگ باشی جمع فوقی یعنی باشندگان نادر ست ـ نورہائے او

نادر التجملات ـ شباع المجوعات ـ طراوت الظمارات ـ حیات المنہلکات ـ

عجائب آنخوبی ہائے او سیری بخشندہ جمع مجوع یعنی گرسنہ سیرابی جمع ظما یعنی تشنہ زندگی بخش جمع منہلک یعنی ہلاک شدہ مردگان

ارواء الغلیلات ـ فیاض الناسوتیات والملکوتیات والجبروتیات والاہوتیات

جمع غلیل یعنی تشنہ سیرابی فیض بخش ہر خاکیان فرشتگان باشندگان ہیچ کنند

موصوف العرشیات والکرسیات ـ والہاہوتیات والامکانیات ـ

صفت کردہ شدہ آسمان نہم آسمان ہشتم نکان حق نکان حق

برتر از مانندات والامثالات ـ بے نیاز از خدمات والطاعات ـ

بے مانند جمع الجمع مفرد مثل خدمت جمع طاعت یعنی بندگی

کریم السجایات ـ جزیل الشیامات ـ دواء العلیلات ـ اہتداء الضلیلات ـ

بزرگ جمع سجیہ یعنی خصلت بزرگ شیمہ خو یعنی خصلت جمع الجمع شیام جمع علاج یعنی صحت بخشندہ جمع علیل یعنی رنجور رہنما جمع ضلیل یعنی گمراہ

حصن الحوادثات ـ امان المہلکات ـ ضمان المنجیات ـ مصباح الصباحات ـ

پناہ رنجہا و بلاہا پناہ جمع مہلکہ یعنی رنج و ہلاک ضامن خلاصی ہا چراغ یعنی روشنی صباح روزہا از سنگور روشن اند بے سنگور ہزار آفتاب ـ تاریک نماید

صباء الاسحارات ـ بشیر الثوابات ـ نذیر العذابات ـ فخر النسعات ـ

باد صبح جمع اسحار جمع سحر نزد کار بر خوشخبر دہندہ نتیجہ کارہائے نیک ترسانندہ جمع عذاب رنج بزرگی بخشندہ جمع تسع یعنی نہ اسمان دہ ناقہ

موہب العشرات ـ مظہر الالوف المعجزات ـ بیضاء الصنوف الخوارقات ـ

بخشندہ جمع عشر یعنی دہ دہ یعنی دنت صبح جمع الف یعنی ہزار جائے ظہور معجزہ یعنی کرامات آفتاب تسما قسم معجزہ ہا

اجتباء الثلث ثلثوثات ـ امتیاز السبعات ـ اقتدار الثمنات

بزرگی بخشندہ جمع ثلث ثلثون یعنی تیس کروڑ دیوتا بزرگی از سنگور دریافتہ بزرگی بخشندہ جمع سبع یعنی ہفت جمع ثمن یعنی ہشت سرود وردہا از برکت نام شن حاصل مے شود

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

مکرم الربع ثمانیات ۔ مفخرت الثمن سدسیات ۔
اصطفاء الثمن عشرات ۔ تکرم الربع ثمانیات

جمع ثمان سدسین یعنی الثمینہ ترکہ ۔ بزرگی بخشندہ ۔ ثمانین یعنی چوراسی سدہ ۔ جمع ربع ۔ بزرگی ۔ جمع ثمن عشر یعنی ہژدہ پوناں ۔ بزرگی بخشندہ

بتفضیل التفضیلات ۔ غوث المستغاثیات ۔ مغیث المتظلمات
عادل المقدمات

جمع تفضیل یعنی بزرگی ۔ بزرگی ۔ فریاد کنندہ ۔ فریاد رس جمع مستغاثی یعنی فریاد کنندہ ۔ فریاد رس جمع متظلم یعنی فریاد کنندہ ۔ جمع مقدمہ یعنی کار ۔ عدل کنندہ

استحکام المستحکمات ۔ استقلال المستقلات ۔ بلا بدایات ۔
تجزیل التجزیلات ۔

جمع بدایت یعنی ابتدا ۔ جمع مستقل یعنی محکم ۔ محکم دل ۔ محکم جمع مستحکم یعنی محکم ۔ جمع تجزیل یعنی بزرگی ۔ بزرگی

لاسھیمات یکنون الشمسات والقمرات مشحون الارضیات
بے نہایات ۔ لم عدیلات ۔

درزمینہا ۔ پُرہست ۔ یعنی قمر ماہ ۔ پوشیدہ جمع شمس یعنی آفتاب ۔ جمع سہیم ۔ یعنی برابر ۔ یعنی در آفتاب و ماہ بطور نور آتش پوشیدہ است ۔ یعنی برابر کس ۔ جمع عدیل یعنی برابر یعنی برابر کس ۔ جمع نہایت

بطون البطونات ۔ والاشباحات ۔ فی الارواح ۔ والقطرات ۔
والطبقات بین الذرات ۔

باطن باطنہا ۔ تنہا یعنی در ہر جان ز بس ظہور ۔ ہستگو روا ست ۔ جمع روح یعنی جان ۔ جمع ظہور ہستگرد ۔ و قطرہ ہا ہم ظہور ۔ درمیان ذرہ ہا ۔ آسمانہا

افتاح المسدودات ۔ ترصد المایوسات ۔ تریاق المسمومات ۔
ظہور الظہورات ۔

کشادگی ۔ جمع مسدود یعنی بند شدہ ۔ جمع مایوس یعنی ناامید ۔ جمع مسموم یعنی زہر خوردہ ۔ زہر مہرہ ۔ ظاہر ہا ۔ ظاہر

لا یحصی عنایات ۔ تقویت الروانات ۔ تنقیت النفوسات ۔
اتصال المفروقات ۔

بے شمار جمع عنایت ۔ جمع روان یعنی روح ۔ مدد کردہ شدہ ۔ جمع الجمع نفوس ۔ پاک کنندہ یعنی پاک کنندہ ۔ جمع نفس مفرد یعنی تن ۔ جمع مفروق ۔ دور شدہ از حق ۔ وصال بخشندہ

بما فتراز نقصانات ۔ رجولیت الارجالات ۔ تحلی الامحالات ۔
بے منتہا تلطفات ۔

کینہ ۔ جمع الجمع ارجال جمع رجل مفرد یعنی مرد ۔ مردی یعنی مردی بخشندہ ۔ جمع الجمع محال یعنی مکرہ ۔ یعنی مرد از کری وہر ہا ۔ جمع تلطف یعنی مہربانی کردن ۔ بے حد

تشریف الاثنین عشرات والاتراز
والکنبیات ۔ والاترازملات والدینات

بلند تر ۔ جمع اثنین عشر یعنی دوازدہ ۔ بزرگی ۔ جمع ملت ۔ جمع دین ۔ بلند تر است از دین و مذہب ۔ جمع کنبہ یعنی دو برات

روح الریاحینات ۔ مشحون الکل الموجودات ۔ مملو الجمیع مصنوعات ۔
سبع عشرونات ۔

شگفتگی گلہا ۔ تمام ۔ پُر ۔ جمع مصنوع یعنی پیدا کردہ شدہ ۔ پُر ۔ جمع سبع عشرون یعنی بست و ہفت

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

تبسیم البساتینات. سقایت المعطشات. نضارت المجوفات. کشائندۂ ابواب

جمع الجمع بساتین جمع بستان سیرابی   جمع متعطش یعنی تشنه   سیرابی   جمع مجوف یعنی خوشک   دہا
شگفتگی یعنی شگفته کننده، مفرد یعنی باغ

راجات. نوازندۂ ارباب خشوعات. فروزندۂ ظلمت ابدانات. رخشانندۂ

جمع الجمع ابدان جمع   روشن کننده   عاجزی یعنی   روشن کننده   تاریکی
بدن مفرد یعنی تن آدمیان که تاریک است از برکت ... روشن میشود   عاجزی کنندگان   صاحبان
خوشی

اجسام حیوانات. سعادت بخشندۂ نحوسات. میمنت آرائندۂ میمونات

جمع الجمع نحس   جمع حیوان یعنی   یعنی آنها که طالع بد دارند از برکت   جمع نحس مفرد   خجالت کننده   جمع میمون یعنی مبارک
جمع جسم یعنی تن   چهار پایه و ... طالع و سعادتمند میشوند   یعنی بد طالع

عبور المعابرات. معبر الزخارات. بلند تراز سنودات. والترکات والکفرات

جمع زخار یعنی   جمع ترک
گذارنده یعنی از دریا بر آرنده   کشتی   دریائے خونخوار
جمع الجمع معابر جمع معبر مفرد یعنی کشتی
از برکت نام ستگورو از دریائے سلامت بر آید

والاسلامات. والتوریتات والانجیلات والزبورات. والفرقانات والپیرات

جمع توریت کتاب موسیٰ   جمع انجیل کتاب عیسیٰ   جمع زبور کتاب داؤد   جمع فرقان یعنی کتاب قرآن   جمع پیر

والپیغمبرات. والمرسلات والاولی العزمات. والمشائخات والخلفایات

جمع اولے العزم یعنی آن کسے که مرتبه   جمع الجمع مشائخ جمع شیخ   خلیفه ها یعنی
جمع مرسل یعنی فرستاده حق   خوا بدان نخود   مفرد یعنی بزرگ   بادشاہان عادل
جمع پیغمبر

والقبایات والنجبایات والحنفایات. والاوتادات والابدالات والغوثات

طائفه بزرگان حق   طائفه بزرگان حق   طائفه بزرگان حق   طائفه بزرگان حق   طائفه بزرگان حق   طائفه بزرگان حق   طائفه بزرگان حق

والقطبیات والحلویات والسفلیات. والصبورات والشکورات والکریمات

جمع سفلی، ہندی مات لوک   جمع صبور یعنی صبر کننده   جمع شکور یعنی شکر کننده
طائفه بزرگان حق   جمع علوی   دیپا تالی لوک   د حق پرست   د حق پرست   جمع کریم یعنی سخی

والتقویمات والجنات والانسات والحکمات والعلمات والروحات

جن یعنی   جمع حکمت یعنی دانش   جمع علم
جمع تقویم ہندی جنم پتری و پوتھی   عالم غیب   جمع انس یعنی آدمی   حکمت نوعیست که علمی و عملی   جمع روح یعنی جان

والعقلات والوہمات والفکرات والریاضیات والطبیعیات والالہیات

جمع طبیعی یعنی علم طبابت   جمع الہی یعنی
جمع عقل یعنی دانش خرداری   جمع وہم یعنی   جمع فکر   جمع ریاضی یعنی علم نجوم و جوتش   و نبض شناسی   علم معرفت حق
ہندی سرت و بدھ   اندیشه

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

رفیعتر از سدہاست وناتہاات ومُنّرات وموبخنات وزرات وسنکادکات وبرہمادکا
ت
جمع برہمادک جمع سنکادک جمع زربعنی آدمی جمع مُن جن جمع مُریعنی دیوتا جمع ناتھ جمع سِدہ بلندتر

درام راجات وکشن چندرات وبیدات وپورانات وجوگات وسمرتات وسُوراتٔ
جمع سُور جمع سمرت جمع جوگ جمع پوران جمع بید جمع کشن چندر جمع راجہ

وبیرات وسیوات واندرات وبرہمانات والیسرات وگورکھات ودیویات
جمع دیوی جمع گورکھ جمع الیسر جمع برہمان جمع اندر جمع تیو جمع بیر

ودیوتات ودائوات وجتیات وستیات وسنتوکھیات وپنڈتات و
جمع پنڈت جمع سنتوکھی جمع ستی جمع جتی جمع دائو جمع دیوتا

رکھیسرات ومُنیشرات وتپیسرات وراجہ دھرمات وکریات وکرمات
جمع کرم جمع کریا جمع دھرم راجہ جمع تپیسر جمع مُنیشر جمع رکھیسر

وکھنڈیات وبرہمنڈات وانڈجات وجیرجات وستیجات واتبھوجات
ادبھج سیتج جمع جیرج جمع انڈج جمع برہمنڈ جمع کھنڈ

وپرنات وبیسنترات وچترات وگوپتات وسادہات وسُرگات ومدّھات
جمع مدھ جمع سُرگ جمع سادہ جمع گوپت جمع چتر جمع بیسنتر جمع پرن

وپیالات . سقاۓ المتسقیات . نفاذ المناقدات . صلابت البیرات .
جمع برّ یعنی شیر غلبت یعنی بخشندہ روانگی جمع الجمع . مناقد جمع منقد سفر یعنی راہ سیراب کنندہ . جمع مستقی یعنی تشنہ جمع پیال

والضرغامات والضیغمات والہزبرات والاسدات والغفرنایات .
جمع غفرنا یعنی شیر جمع اسد یعنی شیر جمع ہزبر یعنی شیر جمع ضیغم یعنی شیر . جمع ضرغام یعنی شیر

والہیضمات والہرماسات . سلامت السلیمات . والحلیمات والمتواضعا
ت
جمع متواضع یعنی فروتن کنندہ جمع حلیم یعنی بُردبار جمع سلیم یعنی عاجزی کنندہ سلامتی بخشندہ جمع ہرماس یعنی شیر جمع ہیضم یعنی شیر

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

والعاجزات والخاضعات والخاشعات والضارعات والمتفقرات ۔

جمع عاجز — جمع خاضع یعنی عاجزی کنندہ عاجزی کنندہ — جمع خاشع یعنی — جمع ضارع یعنی عاجزی کنندہ — جمع متفقر یعنی عاجزی کنندہ

مقارن المواقع الزہرات ۔ معاون الغوالب النفسات ۔ افاضات اللوامع

جمع موقع یعنی عروض کنندہ نزدیک یعنی یار و دیار در قدرات — جمع زہرہ یعنی طاعت بزرگ — مددکنندہ — جمع غالب یعنی غالب آمدہ — جمع نفس — یعنی روشنی کنندہ نورہائے انفاس — روشن شدہ — جمع لامعہ نور

الانصافات ۔ اشاعت السواطع الاصنافات ۔ حفص المکارہات ۔ عیار المعیارات

جمع انصاف عدل — روشن کنندہ — جمع ساطع یعنی نور — تمام قسم نورہائے — تمام قسم را روشن کردہ است — پناہ — رنجہا — سرہ کنندہ — سرہا

زمام التوسنات ۔ عتاد المسکینات ۔ بدر الالوف البدرات ۔ قمر الصنوف

واگ — جمع توسن یعنی سرکش — توشہ درماندہ — جمع مسکین یعنی غریب — ماہ چہاردہم — جمع الف — یعنی ہزار — جمع بدر یعنی — ماہ چہاردہم — ماہ تمام قسم

القمرات ۔ یوحاء الالاف الزکایات ۔ شمس الاصناف البیضایات ۔

جمع قمر یعنی ماہ — آفتاب — ہزاراں ہزار — جمع زکا یعنی آفتاب — آفتاب — تمام قسم — جمع بیضا یعنی آفتاب

برتر از انتقالات و الارتحالات ۔ والاتراز تغیرات و التبدیلات ۔

بلندتر — جمع انتقال یعنی زوال — یعنی ذات ستگورو از زوال نیست و تغیر و تبدیل ہم ندارد — جمع ارتحال یعنی زوال — بلندتر — جمع تغیر — جمع تبدیل

ممدوح العوالیات موصوف المتعالیات ۔ مدعاء المستغرقین البحار العلومات

صفت کردہ شدہ — علی مفرد یعنی بلند — جمع الجمع عوالی — یعنی آنہا کہ بلندتر اند صفت ستگورو میکنند — صفت کردہ شدہ — جمع متعالی یعنی بلندتر — مقصود — غرق شدہ — جمع مستغرق یعنی — جمع بحر یعنی دریا — جمع علوم علم مفرد یعنی دانش

استخلاص المنہمکین الاحلال الجہولات ۔ قدر الذوالاقتدارات ۔ بصر الاولی

خلاص کنندہ — جمع منہمک — جمع ظل یعنی خانہ ویراں — چاہ تاریک — مرتبہ بخشندہ — صاحبان — قدرت و دستگاہہا — روشنی بخشندہ

الابصارات ۔ انجام الاتعابات و المشاقات ۔ اتمام التألمات و التحسرات ۔

اہل چشمہا نظرہا — آخر رسانندہ — رنجہا — جمع مشاق مشقت مفرد یعنی رنج — تمام کنندہ — جمع تالم یعنی رنج — جمع تحسر یعنی رنج

قرقف المنکوبات قہوۃ الخرفونات ۔ متوافر التنقدات و التلطفات ۔

شراب یعنی قوت بخشندہ — کوفتہ و بخورد بخشندہ — جمع منکوب یعنی جمعیت — جمع الجمع خرفون جمع — خرف مفرد یعنی بیحواس — بسیار — مہربانیاں او — جمع تلطف یعنی لطف کردن

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

والتعطفات والمکارمات ۔ والعطیات والاکرامات والانعامات ۔

جمع تعطف یعنی لطف کردن ۔ مکرمت مفرد یعنی کرم کردن و بخشیدن ۔ جمع الجمع ۔ مکارم جمع ۔ جمع عطیہ یعنی بخشش ۔ بخشش ۔ بخشش ہا

والعواطفات والتفضلات ۔ متکاثر النعائمات والتناعمات ۔

جمع الجمع ۔ عواطف جمع ۔ عطوفت مفرد ۔ مہربانی ۔ جمع تفضل یعنی بخشیدن ۔ بسیار است نعمت ہائے او ۔ جمع تناعم یعنی نعمت دادن

والجمایلات والشرایفات واللطایفات والغرائبات والعجائبات ۔

بزرگی ہا ۔ بزرگی ہا ۔ جمع الجمع ۔ لطایف جمع ۔ لطیفہ مفرد یعنی کارہائے نادر ۔ کارہائے نادر ۔ کارہائے عجائب

والغوادرات والجلایلات ۔ تہدید الشدید العداد تومات ۔

کارہائے عجائب ۔ جمع الجمع ۔ جلایل جمع جلیل مفرد یعنی بزرگی ۔ سرزنش کنندہ آنہاکہ سخت گیں اند و عداوت بقوم دارند

والمجاہدین الملاہونات والمفسحلین الجمات العوالفونات ۔

کوشش کنندہ ہا ۔ بدکاری ہا ۔ فرو رفتگان کل داری ۔ علایق دنیا

والمنعمین العیون ۔ الجرامیونات ۔ تائید العفیون المعاصبونات ۔

جمع منعمس یعنی فرو رفتہ ۔ چشمہ شور ۔ گناہ ہا ۔ مدد کنندہ ۔ جمع عفی یعنی بخشندہ ۔ جمع الجمع معاصبون ۔ معاص جمع ۔ معصب یعنی گناہ

والمجتہدون المصالحونات والقاطعون الفیافی المعارفونات

جمع مجتہد یعنی کوشش کنندہ ۔ جمع الجمع مصالح جمع مصلحت مفرد ۔ یعنی کار نیک ۔ قطع کنندہ یعنی طے کنندہ ۔ جمع فیفا یعنی جنگل ہا ۔ معرفت یعنی شناخت حق

والعاکفون المواقف القلوبونات ۔ زاد الناسکون المراحل المعانیات ۔

جمع عاکف یعنی ایستندہ ۔ جمع موقف یعنی ایستادگاہ ۔ منتہا الجمع ۔ قلوبات جمع الجمع ۔ قلوب جمع ۔ قلب مفرد یعنی دل ۔ توشہ ۔ جمع ناسک یعنی راہ روندہ ۔ جمع مرحل یعنی منزل ۔ جمع الجمع معانی جمع ۔ معنی مفرد یعنی باطن

ارتقاء المرتقیون المعارج الحقائیات ۔ متواتر التائیدات ۔ متوالی التوفیقات

بلندی بخشندہ ۔ جمع مرتقی یعنی بالا روندہ ۔ مرتبہ ہائے حق ۔ یعنی حقیقت حق ۔ پے در پے بر سد مدہائے ستگر خلق ۔ پے در پے میرسد دہائے ستگر خلق

نوید الابتہاجات ۔ مبشر البشارات ۔ مقلب القلوبات ۔ مہذب الذنابات

خوشخبر دہندہ خوشی ہا ۔ خوشخبر دہندہ ۔ برگرداندہ دلہا ۔ پاک کنندہ ۔ بدکاری ہا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

وجدانی المطالبات ۔ ارزانی المصالحات ۔ فی الافاقات و الاقطارات

دریافت کنندہ مطلبہائے دل ۔ مسلم است ۔ نیکی ہائے او ۔ در ہر دو عالم ۔ طرفہائے عالم

بالنقرات و القطمیرات ۔ ضد الغرالقیون البجار الرسوم و العادات ۔ موفق

جمع نقیر یعنی جزو باریک ۔ جمع تطمیر یعنی جزو باریک ۔ دشمنی ۔ جمع الجمع غرالقیون جمع غرق مفرد یعنی فرق شوندہ ۔ جمع رسم ۔ جمع عادت ۔ توفیق دہندہ

الشناورون الشواطی الخیول والواہمات ۔ قوت القوائ الروحانیات ۔

جمع شناور یعنی تاردریا ۔ جمع شاطی یعنی دریا و نالہ ۔ جمع خیال ۔ جمع واہمہ یعنی خیال باطل کہ در دریائے خیالہائے باطل شنیا برآمدہ اند ۔ جمع قوت یعنی زور ۔ جمع روحانی ۔ لحق حل پیوستہ ستگو رباد و ر آنہا است

غراہت الاعضائ والنفسانیات ۔ عز التارکون التعصبات ۔ افتخار الخادمون

جمع اعضاء یعنی سست کنندہ یعنی باز دارندہ قوت ۔ جمع نفسانی ۔ عزت بخشندہ یعنی ترک کنندہ ۔ جمع تارک ۔ جمع تعصب یعنی کینہ و بغض ۔ عزت بخشندہ ۔ جمع خادم

الموصفات ۔ حافظ از نفسانی وساوسات ۔ حارس از جسمانی ہواجسات ۔

جمع موصف یعنی صفت کنندہ حق است ۔ از وسوسہ ہائے نفسانی ۔ جمع الجمع وساوس جمع وسوسہ مفرد ۔ نگہبان ۔ نگہبان ۔ جمع الجمع ہواجس جمع ہاجسہ مفرد یعنی وسیسہ بیجا

حرز از اقابح نوازلات ۔ حصن از اصاعب نوایبات ۔ مہذب الذمائم الاطوارات ۔

پناہ بخشندہ ۔ جمع اقبح یعنی زبون تر ۔ جمع الجمع نوازل جمع نازلہ مفرد یعنی واقعہ آفت آسمانی ۔ پناہ ۔ جمع اصعب یعنی سخت تر ۔ جمع الجمع نوایب جمع نائبہ مفرد یعنی آفت ۔ پاک کنندہ ۔ جمع ذمیم یعنی بد ۔ جمع الجمع اطوار ۔ جمع طور مفرد یعنی خصلت

والوصفات ۔ والی المجاہد الاوصافات والمدحات ۔ امتناع لاطایل

جمع وصف یعنی خصلت ۔ صاحب ۔ نیک و بزرگ تر یعنی از نیک ستگور و خصلت ہائے بد بخصلتہائے نیک تبدیل مے شوند ۔ جمع اجمع اوصاف جمع وصف مفرد صفت ۔ منع کنندہ ۔ بیہودہ

مقالات و ذمائم فعالات ۔ اندفاع شدائد مصائبات و مصاعب مکاہدات ۔

جمع مقال یعنی سخن ۔ جمع ذمیم یعنی بد ۔ کارہا ۔ دور کنندہ یعنی دور کردن ۔ جمع شدید یعنی سخت ۔ رنجہائے ۔ جمع صعب یعنی سخت ۔ رنجہائے

یعنی ستگور دعالم را از کارہائے بد و سخن ہائے بیہودہ منع مے فرمائید

منکشف الامور الاصعبات ۔ ہادی المناہج الاصوبات ۔ معفر الاوزارات ۔

ظاہر کنندہ و کشائندہ کارہا ۔ جمع اصعب یعنی سخت تر ۔ رہنما ۔ جمع منہج یعنی راہ ۔ جمع اصوب یعنی نیک تر ۔ بخشندہ ۔ جمع الجمع اوزار جمع وزر مفرد یعنی گناہ

معطر العطارات ۔ برہم زندہ قوافل اسہامات ۔ وہمومات وجنود افات وغمومات ۔

خوشبو بخشندہ ۔ جمع عطار یعنی صاحب عطر ۔ پریشان کنندہ و دور کنندہ ۔ جمع قافلہ یعنی بسیار از بسیار ۔ رنجہا ۔ غم ہا و رنجہا ۔ جمع جنود یعنی لشکر زیادہ از بسیار آفت یعنی بلاد و مرض ۔ غم ہا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بیہم فرستندہ عساکر عنایات ۔ و ابتہاجات وجیوش مسرات و انشراحات۔

جمع انشراح یعنی خوشی　خوشی ہا　جمع جیش یعنی لشکر او بسیار از بسیار　جمع ابتہاج یعنی خوشی　بخشش　لشکرہا

فایض الامال الانامات ۔ انجاح الاماتی العوامات ۔ محک الجیادات والقلبات۔

جمع قلب یعنی کھوٹا　جمع الجمع جید یعنی　یعنی سره کننده　ادا کردن ادا کننده　جمع انام یعنی　جمع اہل
جید مفرد یعنی خالص　ہندی کسوٹی　عوام یعنی خلق وعالم　سرانجام بخشنده　خلق وعالم　یعنی امید　فیض بخشنده

برتر از ماضیات و المستقبلات ۔ برد اللواعجات التہاب المصباحات۔

جمع مصباح یعنی چراغ　روشن کننده　سوزش دور کننده　جمع مستقبل یعنی آئنده　جمع ماضی یعنی گذشته　بلند تر
یعنی از بزرگان ماضی و مستقبل ستوده تر است از دو ہمه جا کہ بوس سگ گورو اند

نجات المأخوذات ۔ سعادت المتخلصات ۔ عروه الوثقای المتشبثات۔

جمع متشبث یعنی دست　محکم　دستی
آنہا که دست بدامن ستگور زده اند دامن رسی ستگور محکم است　جمع متخلص یعنی خلاص شده　گرفتار شده　خلاص کننده

بشارت الالقای المتوسلات ۔ ہمت المطیعون الفطرات ۔ مخالف المتمردن

جمع متمرد فرمانبردار　دشمن　جمع فطرت　فرمانبردار　ہمت بخشنده　وسیله جمع　پاشیدار لرزه　خوشخبری دہنده
آنہا که وسیله جو ستگور کرده آنہا را بنابر حق پائیدار میکند

الطبعات ۔ امان از تورعات و تثبتات ۔ و اضطرابات و تشویشات۔

پریشانی　جمع اضطراب یعنی پریشانی　جمع تثبت یعنی　پناه　جمع طبع
رنج و پریشانی　جمع تورع یعنی پریشانی　در ہر نفس که کار را ہے بد خواہد

و تشویرات و عذابات والومات و اندبابات و حرقات و کربات و شدایدات

رنج و پریشانی　رنج　رنج　سوزش و رنج　جمع انداب
پریشانی دل　الم رنج　رنج　رنج　جمع تشویر یعنی رنج

و مکایدات و عوارضات و مکارہات و حوادثات و مضرات و مصیبات و

جمع مضرت یعنی　جمع الجمع حوادث جمع　رنج　رنج
حادثه مفرد　مکروه مفرد یعنی رنج　مفرد عارضه یعنی رنج　جمع الجمع مکاید جمع
کمید مفرد یعنی رنج

دواہیات و تباہیات و تناہیات ۔ حرز از ملاہیات و ترددات و کلفات

جمع کلفت رنج　جمع تردد یعنی پریشانی　جمع ملاہی یعنی رنج　پناه　جمع تناہی یعنی زوال و ختم　جمع تباہی خرابی　جمع الجمع دواہی یعنی رنج

و کدورات و تالمات و تحسرات و تاسفات و کراہیات و استکراہات و نکالات

جمع نکال رنج　رنج　رنج　جمع کراہت رنج　جمع تاسف رنج
جمع تحسر یعنی رنج　جمع تالم یعنی رنج　جمع کدورت رنج

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

وسیف وثناے

دوبالات واختلالات وکلالات ومتاعبات ومصاعبات واثقالات والغابات

جمع وبال یعنی رنج — جمع اختلال یعنی خلل ورنج — جمع کلال رنج — رنجیده — سختی ها — رنجها — رنجها

وآلامات واسهامات ومصائبات . باصر النیات الضمائرات . منتج الحسنات

رنجها — سهم مفرد — رنجها — بینا جمع نیت — ضمیر مفرد دل — جمع الجمع اسهام جمع — جمع الجمع ضمائر جمع — نتیجه بخش نیک

النیات . محب المتحلیون المکارم الاخلاقات . رفیق الموصوفون المحاسن الاوصافات .

جمع نیت یعنی خواهش دل — دوستدار — آراسته — بزرگ — نیک خصلت — مددکننده — صفت کرده شده — جمع حسن یعنی نیک — صفتها

جمعیت الشواردات . طمانیت المتشورات . موافق الحارسون الفوادنات . مخالف

جمعیت بخشنده پریشانی ها — اطمینان بخشنده پریشانی ها — دوست دارنده — نگهبان — دلها — دشمنی

المسخرون النفسونات . تقفیت الحاضرون الکوائف الشریفات والوضیعات .

زمانبردار — نفس که مائل بکار بداست — پایداری بخشنده — واقفان را — جمع کیفیت — بزرگ — خورد و کمتر

تهنیت المحاسبون المعائب البدنات والنفسات . قالع الکاسرون الاساس

خوشنجری — جمع حساب کننده — عیب ها — نفس بندی تن — ازبیخ برکننده شکسته کننده بنیاد

العهودات . فیاض الموکدون المبانی الموعودات . جامع المتفرقینات . استخلاص

قول — فیض بخش — محکم کننده — بنیاد — وعده وقول — وصال بخشنده — فراق زدگان — خلاصی بخشنده

المستمکینات . روائی حوائجات النرام المرامات . انوار اللقایه کالبدر فی الظلمات .

فروزنده دوکان بلا — رواکننده — حاجت ها — سرانجام کننده — جمع مرام یعنی آرزو — نورهائے روئے ستگور مانند ماه چهاردهم در تاریکی

اسرار القلب کالمحیطون المواجات . فضاء الجنانه افسح من الالوف اللامکانات .

جمع سر یعنی راز دل ستگور مانند سمندرها . موجها — میدان دل ستگور فراخ تر — از هزارها لامکانات

تجزیل النفسه اجزل عن الصنوف الروانات . حکیم القدرته مقدام القادر الاقتدارات

بزرگی — نفس ستگور — بزرگ تر — از قسما قسم — جمع روح — دستگاه ستگور — تحقیق کلم صاحب امت — قدرتها

قدرت الحکمة فقد قدر الحاکم الحکامات ۔ وصف الحسنات فقد ثنا ء اللایحصی

دستگاه حکم ستگور پس تحقیق دستگاه حاکم حکام یعنی حق تعالی است صفت نیکویها ستگور پس تحقیق صفت حق است که صفت ها او بے نہایت است

ثنایات ۔ رفعت الدرجات فقد ترفیع المبدع الابداعات ۔ قال العرفانه فقد

بلندی مراتب ستگور پس تحقیق بلندی پیدا کننده پیدائش ها ۔ سخن حق شناسی ستگور پس تحقیق

قدسی المقالات ۔ اقتدار الامرہ فقد امتثال الامتثالات ۔ تراب الاقدامته

نحوہاے ستگور تحقیق سخن حق تعالی پیروی حکم ستگور پس تحقیق پیروی بے مثال یعنی حق تعالی خاک قدمہاے ستگور سرمہ مراد از روشنی

کحل البصائر الملائکات ۔ لمعات اللقایه فرام الظلمت الابدانات ۔

جمع بصر یعنی چشم فرشتہا یعنی ہندی دیوتے نورها روشن ستگور روشن کننده تاریکی جمع البدن جمع بدن ها بود یعنی تن و نفس

میامن الشواہد لوجہ القدسه غفران المذنبات ۔ برکات التقدیم الخدمت

جمع برکت پیش سایندن یعنی بجا آوردن بندگی

الحذامه نجات الماخوذات ۔ مخالفون الخادمونه کالعجایز الفاقد البصائرات

خدمتگاران ستگور خلاص جمع ماخوذ گرفتار جمع مخالف یعنی دشمن یعنی خادم ہاے ستگور جمع عجوزہ یعنی زن پیر کم کننده چشمہاے

یعنی ہر کہ خدمت خادمان ستگور میکند از برکت آن از گرفتاری عذاب خلاص خواہد شد یعنی آنہا کہ دشمن خادمان ستگور اند خالی از عقل نیکی و بد ہا اند

فضدون المعتقدونه کالبہایمونات ۔ واصفش ہزاران ہزار سیناکات

جمع ضد یعنی دشمن مریدان ستگور جمع معتقدان یعنی چارپایه جمع البہیمه ۔ بہائم جمع بہیمه مفرد جمع شیش ناگ

خادمش پیش از شمار بشنات ۔ ستائش گرش الوف ناردات

جمع بشن یعنی واصف ستگور ہزارہا جمع نارد

ثنا گسترش صنوف درودہات ۔ اکسیر السعادات کیریت المیامنات

ثنا گستر ستگور بسیار از بسیار جمع درود کیمیا و پارس جمع سعادت کیمیا و پارس برکت

برہمزنده غضبی قوایات ۔ سست انداز نده شہوی اعضایات ۔ جلوس المجالسات

بازوہاے شہوت رونق مجلس ہاے

توانائے غضب برہم زننده یعنی از برکت ہاے نام ستگور توانائے غضب و شہوت کہ ہمہ آن را کرده کام گویند سست مے شوند

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

زیب المحافلات۔ قلزم القلزمات عمّان العمّانات۔ مناع الافعال الشنائعات۔

جمع الجمع شنائع جمع ۔ جمع عمان ۔ منع کنندہ کارہائے شنیعہ مفرد یعنی کار بد ۔ دریائے بے پایان

رونق ۔ جمع محفل یعنی مجلس ہا ۔ دریائے بے پایاں ۔ جمع قلزم

امتیاز الاوضاع الوجاہات۔ پناہ ازعواصفات حصن ازصرصرات۔

جمع صرصر یعنی باد تند ۔ جمع الجمع عواصف جمع عاصفہ مفرد پناہ ۔ جمع الجمع ۔ وجاہہ جمع ۔ یعنی حادثہ و بلا

بزرگی ۔ خصلت ہا ۔ وجیہہ یعنی نیک پسندیدہ

زین المصباحات استضاء المستنقیات۔ کشاف الدقائق المغالقات

جمع الجمع مغالق جمع مغلق مفرد یعنی سخن سخت باریک ۔ جمع دقیقہ یعنی ۔ جمع مستنقی یعنی روشنی طلبندہ ۔ ظاہر کنندہ ۔ سخن باریک

روشنی بخشندہ ۔ جمع مصباح یعنی چراغ ۔ نور بخشندہ

حلال الغوامض المبایہمات۔ سراج الاماکن الظلامات۔ مشکوت الانوار الاجرامات

نورہا ۔ ستارہ ہا ۔ چراغ یعنی روشن کنندہ ۔ جمع ظلام یعنی تاریک ۔ مکانہا ۔ چراغ ۔ جمع الجمع مبہام جمع ۔ مبہم مفرد یعنی سخت مشکل ۔ جمع غامضہ یعنی ۔ پوشیدہ

حل کنندہ

مدقق التدقیقات محقق التحقیقات۔ والاتر ازساحت قرونات۔

جمع الجمع قرون جمع قرن مفرد ۔ میدان ۔ بلندتر ۔ جمع تحقیق یعنی حق تعالیٰ ۔ تحقیق کنندہ ۔ دانستن برحق را

جمع تدقیق یعنی سخن باریک گفتن

والدہورات والزمانات۔ بلندتر از سطح سنیات والشہورات۔ والادوارات۔

زمانہ ہا ۔ ماہا ۔ سالہا ۔ جمع زمان یعنی وقت ہائے زمین ۔ یعنی بر چھت ۔ سقف

جمع الجمع دہور جمع ۔ دہر مفرد یعنی زمانہ

رفیع تر از قواعد۔ اصطلابات والزیجات والرصدات۔ منیعتر از ضوابط

دستور و ضابطہ ۔ بلندتر ۔ جمع رصد نام مکان ۔ جمع زیج نام ۔ جمع اصطرلاب نام ساز نجومیان

بلندتر ۔ قاعدہ ہا

ہندیات والیونانیات والفارسیات۔ صعود المصاعدون المدارج الاعتلایات۔

بلند ۔ مراتب ۔ جمع مصاعد یعنی ۔ بالا روندہ ۔ جمع فارسی ۔ جمع یونانی ۔ جمع ہندی

طلوع المطالعون الطالع الکبریایات۔ لامع السواطعات۔ ساطع اللوامعات

تابندہ نورہا یعنی نورہائے حق از ۔ روشنی ستگور روشن اند ۔ زور بخشندہ و تابندہ نورہا ۔ جمع الجمع مطالع جمع ۔ روشنی ۔ بزرگیہا

روشنی ۔ مطلع مفرد یعنی جائے طلوع

وجد الملتذون الحلاوات العرفانات۔ فرح المہتزون اللذات الوجدانات

جمع وجدان یعنی دریافت حق ۔ مزہ ۔ جمع مہتز یعنی ۔ خوشی بخشندہ ۔ جمع عرفان یعنی ۔ دریافت حق ۔ حالت مستی یعنی حالت مستی بخشندہ

شیرینی ۔ جمع ملتذ یعنی مزہ گیرندہ

جلیس الخلوتیون المعابدات - انیس الموفقون المجاہدات - مقارن العاکفون -

الصوامع القدسات - مقترن الساکنون المجامع الانسات - اشرف الشرافون -

امجد الاماجدون - افضل الافاضلون - اکمل الاکاملون - اخیر الخایرون -

البصر المبصرون - اکرم الکارمون - اعظم المعظمون - کرام المکرمون - عظام الاکابرون

زبدۃ الکبایرون - عمدۃ المجایدون - نتیجۃ العظامون - اسوۃ الکرامون - فضال

المفضلون مفضل الفضالون - عزیز العزایزون - اعزاز الجلالون -

برالابرارون مشرف المتعبدون - اخلص الخالصون - اطہر الطاہرون -

معز الاعزون - اعز المتعزون - متعلم العالمون - عالم المتعلمون -

منعام الناعمون - مترحم الراحمون - افصح الفصاحون - اقدس القدسون -

نعیم المتنعمون - رحیم المترحمون - قدیم المتقدمون - اخیر المتاخرون -

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

طہر المحدثون - طہارت المطہرون - خیر الاخیارون - حر الاحرارون -

عاشق العاشقون - شفیق المشفقون - غنی المستغنیون - مستغنی المغنیون -

طالب الطالبون - مطلوب السالکون - حاکم الحکامون - ملک الملوکون - اصلح

الصالحون - صالح الاصلحون - اقصی الاقاصیون - اسنی الاسانیون -

اخفی الاخافیون - اجلی الاجالیون - اعلی الاعالیون - معلی المعالیون -

اصدق الصادقون - صادق الصدیقون - اکفی الکافیون - اوفی الوافیون -

امیرون الامیرون - کبیرون الکبیرون - توکل المتوکلون - کمال المکملون - انجم الاناخمون

اعظم الاعاظمون - عصیم العاصمون - غفرت المعاصیون - قیام القایمون

دوام الدایمون - عفت العفیفون - لطف اللطیفون - محسن المحسنون -

محسن الاحسنون - شہامت الغازیون - حشمت المحتشمون - عظمت المتعظمون

تجیل المبتجلون - تکریم المتکرمون - انسب الاناسبون - اصوب الاصادون

بزرگی جمع مبتجل یعنی بزرگ بزرگی بخشنده بزرگ جمع متکرم نیک تر جمع اناسب - انسب مفرد نیا - تر - جمع اصاد - مفرد اصو

تعال المتعالیون - تحمل المتحملون - تجمل المتجملون - عرفان العارفون - ایقان

بلند جمع متعالی یابند بردباری بخشنده جمع متحمل بردبار جمال بخشنده جمع متجمل صاحب جمال جمع عارف حق شناس حق شناسی بخشنده یقین بخشنده

المعارفون - اصفی الصافیون - خاص المختصون - بقی الباقیون - صفاء المصفیون

جمع معارف یعنی حق شناس بزرگ تر و صاف تر - جمع صافی بزرگ تر خالص - جمع مختص یعنی خاص و بزرگ پائیداری بخشنده جمع باقی یعنی پائیدار بزرگی بخشنده جمع مصفا بزرگ

ازہر الزواہرون - قوی القویون - فیض الفائضون - عمق العامقون - نصرت النصیرون

روشن تر جمع زواہر مفرد زاہر روشن جمع قوی زبردست فیض بخشنده جمع فائض یعنی بخشنده بہری اتھاہ جمع عامق اتھاہ فتح بخشنده جمع نصیر فتح کننده

نصیر الناصرون - مولی الموالیون - اہل الاہالیون - وحید الموجہون - موجہ الوجیہون

فتح بخشنده فتح یابنده ہا صاحب بزرگ تر مولی مفرد بزرگ جمع الجمع موالی جمع صاحب و بزرگ اہالی جمع اہل مفرد قبیلہ بزرگ نیا تر جمع موجہ نیا تر و پسندتر نیک تر جمع وجیہ نیک و پسندتر

سبیق السابقون - شفیق الشافقون - انجلا المنجلیون - اعتبار المعتبرون

پیشترو اول تر جمع سابق مہربان جمع شافق مہربان روشنی بخشنده جمع منجلی روشن بزرگی بخشنده جمع معتبر

محب المحبون - مخالصت المخلصون - سخی السخیون - رفیع الرفیعون -

اخلاص بخشنده جمع محب مخلص اخلاص بخشنده جمع مخلص ہندی داتا جمع سخی بلند جمع رفیع

حفی الحفیون - وسیع الوسیعون - معاون المطیعون - قامع الشموسون

مہربانی جمع حفی فراخ و پہن جمع وسیع مدد کننده جمع مطیع یعنی بندگی کننده از بیخ برآرنده جمع شموس یعنی سرکش

زکی المزکیون - اجزل الاجازلون - اجمل الاجاملون - مربی المربیون - مزکی

پاک جمع زکی بزرگ تر جمع الجمع جازل جمع ہندی سمندر اجزل مفرد خوشترو تر اجامل جمع - اجمل مفرد جمع مربی پاک

المزکیون - متفقد المتفقدون - متفضل المتفضلون - اسعد الاساعدون - ارفع

جمع مزکی مہربان جمع متفقد مہربان جمع متفضل مبارک تر و نیکوتر اساعد جمع - اسعد مفرد بلندتر

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

الارفعون ۔ حاذق الحاذقون ۔ رافق الرافقون ۔ تقدس المتقدسون ۔ مترفع

ارافع جمع ۔ ارفع مفرد ہر بیار رامحبت بخشندہ جمع حاذق مہربان جمع رافق پاک جمع متقدس ۔ پاک بلند تر

الارفعون ۔ عطوف العطوفون ۔ رؤف الرؤفون ملتفت الملتفتون متعطف

جمع ارفع یعنی بلندتر مہربان جمع عطوف مہربان جمع روف مہربان جمع ملتفت مہربان مہربانی

المتعطفون ۔ ہیبت المہابیون ۔ مہابت المہیبون قویم القوائمون ۔ نبیل

جمع متعطف عظمت بخشیدہ یعنی صاحب عظمت جمع مہابت ۔ ہیبت مفرد عظمت بخشندہ صاحب عظمت جمع ہیبت یعنی محکم قوائم جمع قویم مفرد بزرگ

النبائلون ۔ لبیب اللبیبون ۔ کیس الکیسون ۔ مسعود المسعودون ۔ منیف

نبائل جمع ۔ نبیل مفرد دانا تر جمع لبیب دانا جمع کیس مبارک تر جمع مسعود بلند

المنیفون ۔ حنیف الحنیفون ۔ نزیہ النزیہون ۔ رضی الرضیون ۔ مشفق

جمع منیف بزرگ تر جمع حنیف بزرگ جمع نزیہ بزرگ جمع رضی مہربان

المشفقون ۔ مکرم المکرمون ✣

جمع مشفق مہربان جمع مکرم

ہ

هم فلک بندهٔ سنگتانش را

همه آسمانها غلام سنگت وخالصه سنگور اند

هم ملک بندهٔ خالصانش را

فرشته

لامکان گوشه از ضمیر شان

لامکان جائے است کہ برتر است از عرش وکرسی

خلد را توشه از خمیر شان

یعنی حق تعالی اچوں گل سنگت را خمیر کرد بہشت ازاں خمیر نعمت یافت

ملک الموت را ہراس از شاں

نام عزائیل ۔ ہندی جم کال

کرسی و عرش را اساس از شاں

حکم عرش از کوکب سنگت

سنگر استادہ است

بحر و بر هر دو ربوا از شان

هم دریا و هم جنگل توشه یعنی فیض از ستگورو یافته

صد هزاران بحارِ علم و حلم

جمع بحر

آسمان و زمین بپا از شان

آبادات

طهر گنگ از غبار پائی شان

پاک یعنی دریائے گنگ از گرد پائے سنگت ستگورو پاک مے شود

عشر از بهر پاسبانی شان

ده یعنی ده اوتار

ثلث در مدحت صفائے شان

صفت

یعنی برهما بشن و مهیش

تسع علوی بمدح شان سرگرم

نه ناته بلند

عشر و دو قصه خوانِ وصف شان

دوازده مذهب جوگ

بیست و هفت هم گدائے شان

۲۷ نچهتر

هژده و خمس و سبع قدوسیه

۱۸ پوران ۵ سهنسی نت ۷ رکه

مهر و مه هر دو رافیا از شان

یعنی آفتاب و مهتاب هر دو روشنی از سنگت ستگورو یافته

از محیطِ ضمیرِ شان یک نم

سمندر یعنی دل سنگت ستگورو آنچنان محیط است که هزاران هزار دریائے علم و حکمت ازان محیط یک نم نمے تواند برد

تحت و تا فوق را بقا از شان

زیر بالا پائداری

شصت و هشت تیرته از لقائے شان

اٹهسٹهه تیرته

ربع سرگرمِ وصف خوانیِ شان

چهار وید

سدس را هم سر ثنائی شان

یعنی ششش شاستر

چار و هشتاد را زِ شان آزرم

چوراسی سدهه

چار ده را نوا ز لطفِ شان

۱۴ طبق یعنی توشه

اربعین نیز از برای شان

چهل جوگ

هم شرقیه و هم غربیه

اهلِ مشرق اهلِ مغرب

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

(اہل جنوب — اہل شمال)

ہم جنوبیہ و ہم شمالیہ — ہم ثرائیہ و ہم سمائیہ!

(اہل زمین — اہل آسمان)

(اہل مات لوک و پاتال لوک آنچہ زیر ماند)

ہم زِ ناسوتیان سفلیہ — ہم زِ ملکوتیانِ علویہ

(اہل دیو لوک آنچہ بلند ماند)

(صاحبِ عظمت)

ہم زِ جبروتیان جبریہ! — ہم زِ لاہوتیان نوریہ!

(اہل برہم لوک — روشن)

(پسندیدہ شدہ)

ہم زِ متعالیاں مرضیہ — ہم زِ روحانیان روحیہ

(نیک لوگ)

قصہ خوانانِ مدحِ شان جملہ — جرعہ خوارانِ قدحِ شان جملہ

ستگورو پاک یار و یاورِ شاں — دستِ فضلش ہمیشہ برسرِ شان

پائی ستگور مدام در دلِ شاں — منزلِ پائدار منزلِ شان

لعل را سر بپائے شان بادا — سرخوشش اندر ثنائے شان بادا

واہگورو جیو ست

نسخہ توصیف و ثنا تصنیف گورسکھ بھائی نندلال منشی ملتانی بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر سنہ ۱۱۹۲ ہجری مطابق تاریخ نوزدہم ماہ چیتر سمت ۱۸۳۲ پیرایۂ تمام یافت

بقلم بھائی سبح رام صاحب

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org